

مولانا روم رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا بہار الملّت میرے والد جب ایک مدت تک مشنوی سے خاموش رہے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ اے زندہ دل! اب والدین فُدرسن کی طرف مشنوی کا اختتام آپ کس وجہ سے بات نہیں کر رہے؟ علم لَدُنِی کا دروازہ آپ نے کیوں بند کر دیا؟ شہزادوں کا قصہ ختم نہیں ہوا اور تیسرے لڑکے کی بات کا موتی ہار میں پرونے سے رہ گیا۔ اُنہوں (مولانا روم رحمہ اللہ) نے فرمایا کہ اب میری گویائی اونٹ کی طرح سو گئی ہے۔ اُس کی حشر تک اب کسی سے کوئی بول چال نہیں ہے۔ تیسرے لڑکے کا قصہ باقی ہے۔ لیکن وہ اندر بند ہو گیا ہے۔ باہر نہیں آ رہا۔ میری گویائی کہتی ہے کہ میں نے منہ بند کر لیا ہے۔ میرا کوچ اور نہر واحدانیت میں کود جانے کا وقت آ گیا ہے۔ بجز اُس ذات کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ اس قصے کا بقیہ حصہ ہر اُس شخص کے دل میں پہنچ جائے گا جو زندہ جان رکھتا ہے۔ بات ختم ہو گئی اور عمر بھی۔ اُس وقت کی خوش خبری آ گئی ہے جب میں جسم کی قید سے چھوٹوں گا۔ جان کے جہان میں جولانی کروں گا۔ اس دنیا کی ذرا سی نمی سے سمندر میں پہنچ جاؤں گا کیونکہ یہ جہان، نمی سے زندہ ہے۔ اس نے یہ نمی اُس سمندر سے پائی ہے۔ جب کہ جان، مٹی اور ٹری میں زندہ ہے تو غور کر، سمندر کی دنیا میں کیسی رہے گی۔

اس جہان کی نمی کو قطرے کی طرح سمجھ اور سمندر تو بے اندازہ ہے۔ اس جہان کی نمی سے اے جان! تُو جاناں کے سمندر میں آ جاتا کہ تُو بقا حاصل کر لے۔ یہاں جو کچھ ہے رُوحِ اعظم کا اثر ہے۔ تو اُس رُوحِ اعظم سے اتصال پیدا کرنے کی عزت حاصل کرتا کہ وہ تجھے اُس جگہ لے جائے جہاں وہ خود ہے۔ خشکی میں سمندر کو ڈھونڈنا تو لغو ہے۔ خاک کا جزو خاکستان کی طرف لے جاتا ہے۔ جان کے سمندر کی لہر جاناں کی طرف لے جاتی ہے۔ جاناں کے وصل کو دل و جان سے طلب کر اور بغیر ہونٹ اور بغیر تالو کے خدا کا نام لے۔ تاکہ تُو اس قید اور فانی جہان سے نجات پا جائے اور ہمیشہ جان کے جہان میں رہے۔ تُو اپنی عمر کے بیجوں کو شور زمین میں بورہا ہے تاکہ آخر کار ہلاک ہو جائے۔ ایسی قیمتی عمر کو تُو بغیر نفع حاصل کئے کیوں ضائع کر رہا ہے؟ اے کام کے آدمی! کیا تجھے نقصان نہ ہوگا کہ چمن دے کر خارستان لیتا ہے؟ جو عمر دنیا میں صرف ہوئی، نہ رہی۔

مبارک ہے وہ جسے اللہ نے اپنی جانب بلا لیا۔ اگر تُو گنی چنتی عمر ہی دے دے گا تو وہ اللہ کی راہ میں لا انتہا ہو جائے گی۔ بندگی میں بسر کی ہوئی دس روزہ زندگی بے حد ہو جائے گی۔ اس بازار کی تجارت کر لے۔ تُو ایک کانٹے کے عوض لاکھوں پھول لے جا۔ تُو جو ایک دانہ بوئے گا، اللہ کی مہربانی سے لاکھوں حاصل کر لے گا۔ شمار تو وہاں ہوتا ہے جہاں آخر ہو اور وہ

نیست اسباب و سائل اے پدر
اسباب اور وسائل تو محض خیال ہیں

از مُنبب میرسد ہر خیر و شر
خیر و شر اسباب کو پیدا کرنے والے کی طرف ہیں

جانب بے شمار ہے جہاں خدا ہو۔

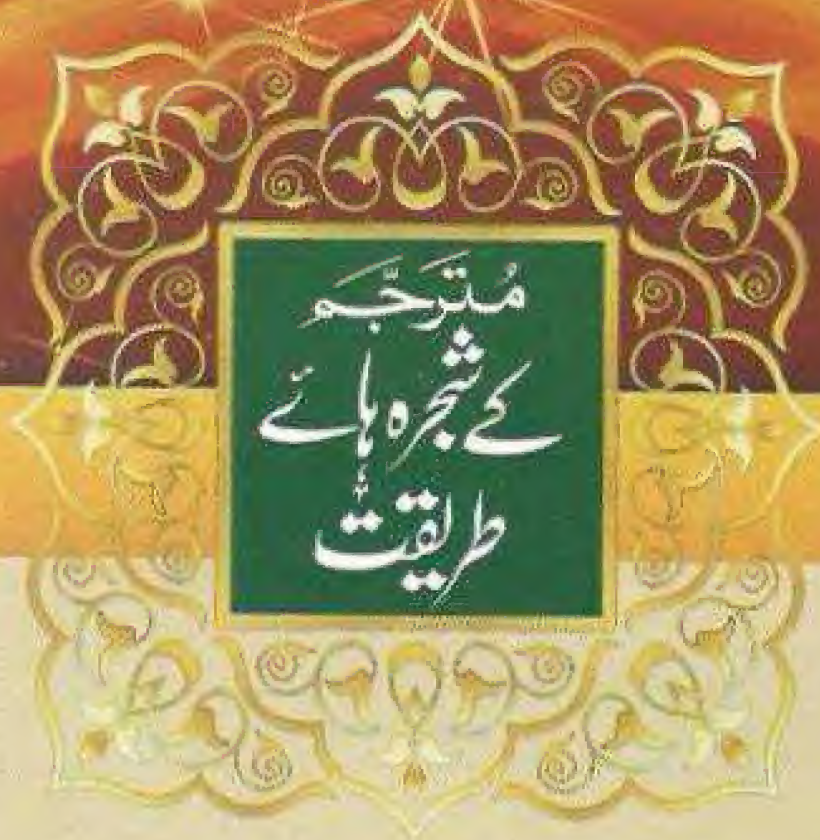
اے علیحدہ ہوئے ہوئے جزو اپنے گل کی طرف جا، ترک خودی اور فنا حاصل کر۔ تیری اس جہان کی گفتگو، صلح و جنگ بلبلے کی طرح ہے اور تُو ٹھٹھلیا جیسے جسم میں پانی کی رُوح ہے۔ یہ نقوش اور صورتیں اس پانی کے اوپر بلبلے کی طرح ہیں یا جھاگ کی طرح تاکہ تیرا راز باہر ظاہر ہو جائے۔ گرمی سے جھاگ سے اور خوشبو سے ہندیا میں پکنے والی چیز ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح انسان کے قول و فعل رُوح کے مرتبہ کفر و ایمان کو اور ولایت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ اپنی رُوح کی پانی کا تعلق رُوح اعظم کے سمندر سے پیدا کر لے ورنہ ایک گڑھے میں ٹھہرا ہوا پانی تو بدبودار ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دودنوں کی حالت یکساں ہو وہ گھائے میں ہے، نفع سے محروم ہے اور شک میں گرفتار ہے۔ اُس کے خالی تھیلے میں ہوا بھری ہوئی ہے سودا نہیں ہے۔ وہ رُوحانی طور پر تنزل اختیار کرتا رہتا ہے۔ دریا کے ساتھ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اُس کی رُوح کا پانی مکدر ہو جاتا ہے۔ جس کو ایمان کا مرتبہ حاصل نہیں وہ مردود بارگاہ ہے اور جہنم کی طرف جارہا ہے۔ اُس حالت سے پہلے تو اللہ کی جانب رجوع کر لے۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی مخلوق ہے اُن سے گزر کر خالق کی بارگاہ میں پہنچ جا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ ذات باری میں فنا حاصل کر لے ورنہ شیطان کی طرح جدا رہے گا۔

اب بات ختم کرتا ہوں۔ میرے پاس جو مضامین تھے وہ میں نے اپنے پیر بھائیوں تک پہنچا دیئے۔ میرا یہ کلام بارگاہ خداوندی کی سیرگھی ہے۔ جو اس کے ذریعے اوپر جائے گا، چھت پر پہنچ جائے گا۔ آسمان کی چھت پر ہی نہیں بلکہ اُس آسمان سے بھی اوپر والی چھت پر اور جس کے لیے سامان گردوں کی چھت سے آتا ہے اور اسی خواہش سے اُس کی ہمیشہ گردش جاری رہتی ہے۔

پس ترا کے بسند اواندر میاں
اہل بصیرت کی نظر ہمیشہ اس صفت تک پہنچ جاتی ہے

گفت یزداں ہر کہ باشد اصل داس
اندہ نے عزرائیل سے فرمایا کہ تم بھی ایک پڑھ ہو



سلسلہ عالیہ قادریہ، ابوالعلائیہ
چشتیہ، جہانگیریہ، شکوریہ، امیریہ



مزار اقدس

شیخ الغارفین سیدنا و مولانا حضرت شاہ مجلس الرحمن جہانگیر علیہ السلام
تاریخ وصال ۱۳۰۱ھ بقعدہ ۱۳۰۶ھ برقاہ سرور اکمل شریف پاکستان - دہلی دہلی



مزار اقدس حضرت شاہ محمد بنی رضا خان علیہ السلام

تاریخ وصال ۲۴ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ برقاہ سرور اکمل شریف پاکستان - دہلی دہلی



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا
فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

المائدہ — ۳۵

ترجمہ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اُس (کے حضور)
تک (تقرب اور رسائی کا) وسیلہ تلاش کرو اور
اُس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

پیش روشن دیدگانِ مسم پروردہ
لیکن اہل بصیرت کے نزدیک تم مرفا ایک پردہ ہو

گرچہ خویش از عامہ پنہاں کردہ
اگرچہ عوام سے تم پوشیدہ ہو

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى

آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

(آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

کے نہد دل بر سبہائے جہاں
وہ کب کسی سبب پر دھیان دے گا

آنکہ بیند او مستب را عیاں
جو شخص سبب پیدا کرے کو ظاہر دیکھتا ہو

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف

هُوَ الشُّكُورُ هُوَ الْهَادِي هُوَ الْأَمِيرُ
بَحْرَمَتِ رَاذَوْنِيَارِ سُلْطَانِ الْعَاشِقِينَ أَمِيرُ الْعَارِفِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ أَمِيرُ الدِّينِ شَاهُ أَمِيرِ الْأَوْلِيَاءِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ
(وصال ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بروز جمعۃ المبارک مزار اقدس بی ۱۲۴۹ میلہ کالونی فیصل آباد)

بَحْرَمَتِ رَاذَوْنِيَارِ إِمَامِ الْعَارِفِينَ شَيْخُ الْوَقْتِ حَضَرَتْ سَيِّدِنَا
سَيِّدُ مُحَمَّدٌ هَادِي عَلَى شَاهُ إِمَامِ الْأَوْلِيَاءِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ
(وصال ۲۴ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مزار اقدس یکن گنج کانپور شریف۔ انڈیا)

بَحْرَمَتِ رَاذَوْنِيَارِ نُورِ الْعَلَمِينَ شَمْسُ الْمُنَوَّرِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
حَضَرَتْ شَاهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الشُّكُورِ تَاجُ الْأَوْلِيَاءِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ
(وصال ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ مزار اقدس جیون ہاٹہ گارڈن ٹاؤن لاہور۔ پاکستان)

بَحْرَمَتِ رَاذَوْنِيَارِ سِرَاجِ السَّالِكِينَ بُرْهَانُ الْوَاصِلِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِنَا شَاهُ مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ رِضَا شَاهُ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ
(وصال ۲۳ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مزار اقدس مسلم قبرستان، لکھنؤ۔ انڈیا)

بَحْرَمَتِ رَاذَوْنِيَارِ فَخْرِ الْعَارِفِينَ وَالْعَاشِقِينَ سُلْطَانُ الْكَامِلِينَ
قُطْبُ الْعَلَمِينَ حَضَرَتْ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا شَاهُ عَبْدُ الْحَيِّ قُدَّسَ سِرَّهُ
(وصال ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ مزار اقدس مرزا کھیل۔ چانگام، بنگلہ دیش)

دہ یکے زان گنج حاصل ناورد
جو دوسرے سو سال میں بھی حاصل نہیں کر سکتے

آنچہ در صد سال مُشت حیلہ مند
مُسبب لایا ہے تعلق دے لوں میں کچھ پائے میں

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَازِ مِنْهَا جُ الْوَاصِلِينَ وَارِثِ عُلُومِ النَّبِيِّينَ
الْفَائِي فِي ذَاتِ السُّبْحَانِ حَضَرَتْ سَيِّدِنَا شَاهُ مُخْلِصُ الرَّحْمَنِ
جَهَانِكِي قُدَّسَ اللهُ سِرَّةُ الْعَزِيزِ

(وصال ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ، مزار اقدس مرزا کھیل، چانگام۔ بنگلہ دیش)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَازِ قُطْبِ الْعَارِفِينَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ الْمَسْعُودِ
نَائِبِ النَّبِيِّ وَارِثِ عُلُومِ الْمُزْتَوِي حَضَرَتْ سَيِّدِنَا شَاهُ
إِمْدَادِ عَلَيَّ قُدَّسَ اللهُ سِرَّةُ الْعَزِيزِ

(وصال ۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ۔ مزار اقدس محلہ قاضی، دلی چک بھاگل پور۔ بہار)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَازِ إِمَامِ الْمَوْجِدِينَ مَحْبُوبِ رِقَابِي حَضَرَتْ سَيِّدِنَا
شَاهُ مُحَمَّدٌ مَهْدِي الْفَارُوقِ الْقَادِرِي قُدَّسَ اللهُ سِرَّةُ الْعَزِيزِ

(وصال ۶ جمادی الاول ۱۲۸۷ھ، مزار اقدس، چھپرہ شریف، محلہ کریم چک، بہار، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَازِ عَاشِقِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ مَقْبُولِ الْكَوْنَيْنِ
وَسَيِّلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ حَضَرَتْ سَيِّدِنَا شَاهُ مَظْهَرِ حُسَيْنِ
قُدَّسَ اللهُ سِرَّةُ الْعَزِيزِ

(وصال ۱۳ ربیع الثانی، مزار اقدس چھپرہ شریف محلہ کریم چک، بہار)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَازِ سُلْطَانِ الْمَعْرِفَةِ حَضَرَتْ سَيِّدِنَا
مَخْدُومِ شَاهِ حَسَنِ دَوَسْتِ الْمُلقَّبِ بِهِ شَاهُ فَرْحَتِ اللهِ
قُدَّسَ اللهُ سِرَّةُ الْعَزِيزِ

(وصال ۹ شعبان ۱۲۲۶ھ۔ مزار اقدس، محلہ کریم چک چھپرہ شریف۔ بہار)

وز سبب سوزیش سوفطائیم

اور اُس کی سبب سوزی سے میں سوفطائی ہوں

از سبب سازیش من سودائیم

اُس کی علت آفرینی سے میں دیوانہ ہوں

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَبَارَكَاهُ لَمُيَزَلْ حَبِيبُ اللَّهِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَمَشَاهُ حَسَنٌ عَلَى قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۲۸ ربيع الاول ۱۲۲۳ھ۔ مزارِ اقدس محلہ خواجہ کلاں گھاٹ، پٹنہ، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَسُلْطَانُ الْوَاصِلِينَ غَوْثُ الْكَامِلِينَ حَضْرَتِ
سَيِّدِنَا شَاهُ مُحَمَّدٌ مُنْعَمٌ بِاَكْبَارُ قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۱۲ رجب المرجب ۱۱۸۵ھ۔ مزارِ اقدس محلہ میٹھن گھاٹ، پٹنہ، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَامَامُ الْمَلَّتِ وَالِدِينَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مِيرِ
سَيِّدِ شَاهُ خَلِيلُ الدِّينِ قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۱۹ ذیقعدہ، مزارِ اقدس: قصبہ بارہ، بہار شریف، پٹنہ، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَالَّذِي مِنْ كُلِّ دَنَسٍ أَطْهَرُ وَلِكُلِّ ظَفِرٍ أَظْفَرُ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مِيرِ شَاهُ جَعْفَرُ قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۲۴ ربيع الاول۔ مزارِ اقدس: قصبہ بارہ، بہار شریف، پٹنہ، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَالْفَائِي فِي اللَّهِ وَالْبَاقِي بِاللَّهِ الْمُتَحَيِّرُ فِي
جَمَالِ اللَّهِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مِيرِ أَهْلُ اللَّهِ قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -
(مزارِ شریف: محلہ بارہ دری، بہار شریف، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَاذَوْنِيَا زَسَيِّدُ الْمُتَوَكِّلِينَ سَيِّدُ الْمُتَوَرِّعِينَ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مِيرِ سَيِّدُ نِظَامِ الدِّينِ
قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةُ الْعَزِيزِ -

(وصال ۴ محرم، مزارِ اقدس: محلہ نئی سرائے موسومہ مکہ بارہ دری، بہار، انڈیا)

در سبب سوزش ہم حیراں شدم
اُس کی سبب سوزی سے بھی میں حیراں ہوں

در سبب سازش مرگواں شدم
اُس کی سبب سازی سے میں مرگواں ہوں

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زَبْدُ الْمُتَّقِينَ شَمْسُ الْمُجَاهِدِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِ نَامِيَرِ سَيِّدِ تَقِيِّ الدِّينِ مُتَّقِي دُرُوشِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(مزار اقدس: محلہ بارہ درہ، بہار شریف، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زُقْدُوهُ السَّالِكِينَ زُبْدَةُ الْعَارِفِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِ نَامِيَرِ سَيِّدِ نَصِيرِ الدِّينِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(مزار اقدس: محلہ بارہ درہ، بہار شریف، پٹنہ - انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زَكَمَلُ الْكَامِلِينَ أَفْضَلُ التَّارِكِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِ نَامِيَرِ سَيِّدِ مَحْمُودِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(مزار اقدس: محلہ بارہ درہ، بہار شریف، پٹنہ - انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زِ الْمَعَارِفِ بِذَاتِ اللَّهِ وَالْمُخَلِقِ
بِأَخْلَاقِ اللَّهِ حَضَرَتْ سَيِّدِ نَامِيَرِ فَضْلُ اللَّهِ عُرْفُ
سَيِّدِ كَسَائِيْنِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(دوال ۵ جمادی الثانی، مزار اقدس: بارہ درہ، بہار شریف - انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زِ ارْشَادِ الرَّاشِدِينَ أَطْهَرُ الظَّاهِرِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِ نَاشَاةِ قُطْبِ الدِّينِ بَيْنَاةِ دِلِّ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(دوال ۲۵ شعبان ۹۲۵ھ - مزار اقدس: محلہ علن پور، جوہپور شریف، انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زِ رَفِيقِ الطَّالِبِينَ أَنِيسُ الْمُتَتَابِعِينَ حَضَرَتْ
سَيِّدِ نَاشَاةِ نَجْمِ الدِّينِ قَلَنْدَرِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(دوال ۲۰ ذی الحجہ مزار اقدس: صوبہ مالوہ، قصبہ تالچھ متصل گھاتی زہرہ انڈیا)

ہم سہری آغاز دو آید بہ پیش
مقابلہ کرے اور مانے آکھڑا ہو

نغم شاگردیکہ با استاد خویش
وہ شاگرد بہت جو اپنے استاد سے

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ الْوَاقِفِ إِسْرَارِ الْعُلُوِّي وَالْعَالِمِ حَضْرَتِ
سَيِّدِنَا نُورِ الدِّينِ صَيِّدِ مَبَارِكِ غَزَا نَوِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۱۲ ربیع الثانی ۱۶۶۲ھ، مزار اقدس عرض شمس، دہلی انڈیا)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عِمَادِ الْمَلَكَةِ وَالذِّينِ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مِيرِ نِظَامِ الدِّينِ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ -

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ رَأْسِ الْأَوْلِيَاءِ الْعَالَمِينَ شَيْخِ الشُّيُوخِ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا شَيْخِ شَهَابِ الدِّينِ عُمَرُ سَهْرُ رُذِّي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ
(وصال عشرہ محرم ۱۶۳۲ھ، مزار اقدس، بغداد شریف، عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا غَوْثِ الثَّقَلَيْنِ مَحْبُوبِ
سُبْحَانِي قُطْبِ رَبَّانِي شَهْبَازِ لَا مَكَانِي سَيِّدِ مِيرَانِ مُحْيِ الدِّينِ
شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۱۱ ربیع الثانی ۱۵۶۱ھ، مزار اقدس، بغداد شریف، عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ سَيِّدِ الْوَاصِلِينَ تَاجِ الْمُتَّقِينَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا
أَبُو سَعِيدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُبَارَكِ مَحْذُومِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۲۵ محرم ۱۵۱۳ھ، مزار اقدس، بغداد شریف، عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَّازِ جَبِيبِ اللَّهِ الْبَارِي الْمُرْتَبِ بِأَخْلَاقِ الْعَالِي
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَنْكَارِي
الْغَزَنَوِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ -
(وصال ۴ محرم ۸۶۶ھ، مزار اقدس، تہران)

پیش اویکھاں ہُویدا و نہاں
جس کے سنے ظاہر و باطن برابر ہیں

باکدام اُستاد اُستاد جہاں
کون سا اُستاد ؟ جو بہان کا اُستاد ہو

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَجَمِيلِ الشَّيْمِ رَفِيقِ الْأُمَمِ حَبِيبِ الْبَارِي
حَضَرْتُ سَيِّدَنَا أَبُو الْفَرَحِ يُوسُفَ طَرُطُوسِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۲ شعبان ۴۴۷ھ، مزار اقدس: طرطوس، شام)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَمُشْكُوَّةِ الْمَعَانِي مِصْبَاحِ الْأَمَالِ وَالْأَمَانِي
حَضَرْتُ سَيِّدَنَا شَيْخُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَمِينِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۲۶ جمادی الثانی ۴۲۵ھ، مزار اقدس: دربار عالیہ امام احمد بن حنبلؒ بغداد شریف)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَانِسُ الْغُرَيْبِينَ رَاحَةُ الْمُسْتَاقِينَ حَضَرْتُ
سَيِّدَنَا شَيْخُ رَحِيمِ الدِّينِ عِيَّاضُ قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۱۳ ربیع الاول ۳۸۷ھ)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَالْعَالِمِ عُلُومِ الْخَفِيِّ وَالْجَلِيِّ حَضَرْتُ
سَيِّدَنَا شَيْخُ أَبُو بَكْرٍ شَبْلِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۷ ذی الحجہ ۳۴۲ھ، مزار اقدس: بغداد شریف، عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَحَضَرْتُ خَوَاجَه سَيِّدِ الطَّائِفَةِ
سَيِّدَنَا أَبُو الْقَاسِمِ شَيْخُ جُنَيْدِ بَعْدَاوِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۱۶ رجب المرجب ۲۹۷ھ، مزار اقدس: بغداد شریف، عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازَوْنِيَا زَسُلْطَانِ الْمُقْبُولِينَ قِبْلَةَ الْمُتَوَسِّلِينَ
سَيِّدِ الْكَامِلِينَ حَضَرْتُ سَيِّدَنَا شَيْخُ أَبُو الْحَسَنِ
بِسَرِّي سَقَطِي قُدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزِ
(وصال ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ، مزار اقدس: بغداد شریف، عراق)

می فرماید کمتری در اختتام
اور اپنی کمتری کو اور زیادہ بڑھاتا ہے

تو حدودی کز فلاں من کمتر
تو حد سے کہتا ہے کہ میں فلاں سے کمتر ہوں

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زَسُلْطَانِ الْعَاشِقِينَ بُرْهَانَ الْكَامِلِينَ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا شَيْخِ مَعْرُوفِ كَرْنِي قُدْسِ اللَّهِ سِرَّةِ الْعَزِيزِ
(وصال ۲ محرم الحرام ۱۲۰۰ھ، مزار اقدس: بغداد شریف - عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زَامَامُ الْأَوْلِيَاءِ سَيِّدِ الْأَتْقِيَاءِ وَالْأَصْفِيَاءِ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا إِمَامِ عَلِيِّ مُوسَى رَضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
(وصال ۹ صفر المظفر ۱۲۰۲ھ، مزار اقدس: مشهد - ایران)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زُذَوِ الْفَضَائِلِ وَالْمُكَارِمِ اعْظَمُ الْعَظَائِمِ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا إِمَامِ مُوسَى كَاطِمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(شهادت ۱۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ، مزار اقدس: کاظمین شریف - عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زَحَبِيبِ الْخَالِقِ أَفْضَلِ الْخَلَائِقِ حَضْرَتِ
سَيِّدِنَا إِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(وصال ۱۵ رجب المرجب ۱۲۸ھ، مزار اقدس: جنت البقیع - مدینہ منورہ)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زَحَبِيبِ اللَّهِ الْأَكْبَرِ مُزَيْنِ الْبَحْرَابِ
الْمُنِيرِ الْمُعْظَمِ وَالْمُفْتَحِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا إِمَامِ مُحَمَّدٍ بَاقِرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(وصال ۱۰ اذی الحج ۱۱۴ھ، مزار اقدس: جنت البقیع - مدینہ منورہ)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِوْنِيَا زَامَامِ الصَّابِرِينَ هُمَامِ الشَّاكِرِينَ سَيِّدِ
السَّاجِدِينَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا إِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(وصال ۱۸ محرم الحرام ۹۴ھ، مزار اقدس: جنت البقیع، مدینہ منورہ)

بلکہ از جملہ بدیہا بدتر است
بلکہ یہ سب بُرائیوں سے بُرہ کر ہے

خود خد نقصان و عیب دیگر است
خود خد ہمیں نقصان دینے والی بُرائی ہے

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زُقْرَةُ الْعَيْنِي رَسُولُ الثَّقَلَيْنِ رَاحَةُ الْقَلْبِ
سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(شہادت ۱۰ محرم الحرام ۱۱ھ، مزار اقدس: کربلائے معلی - عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زَأْسَدُ اللَّهِ الْغَالِبِ الْمَطْلُوبُ كُلِّ طَالِبٍ
مَظْهَرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ مَوْلِينَا وَمَوْلَى الْكُلِّ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ، مزار اقدس: نجف اشرف - عراق)

إِلَهِي بِحُرْمَتِ رَازِ وَنِيَا زَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ شَفِيعِ الْمُنْذَرِينَ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
أَوَّادِنِي أَحْمَدِ مُجْتَبَى مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ صَارَ تَائِبًا عَلَى يَدِ أَوْعَفِ

عِبَادِ اللَّهِ الْقَوِيُّ الشَّيْخُ قَادِرِي
چشتی ابوالعلائی، جہانگیر، شکور، ہادی، امیری عفی اللہ عنہ
فَلَقْنَاهُ كَلِمَةَ التَّوْحِيدِ وَالتَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَامْتِثَالِ
أَوَامِرِهِ وَالْاجْتِنَابِ عَنْ نَوَاهِيهِ

اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ لِمَرْضِيَاتِكَ وَثَبِّتْ أَقْدَامَهُ عَلَى
طَاعَتِكَ وَاحْفَظْهُ عَنِ الشَّرِّ وَالْمَعَاصِي وَاخْتُمْ لَهُ
بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَاحْشُرْهُ فِي زُمْرَةِ مَشَائِخِنَا الْعُظَامِ بِحُرْمَتِ
نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ شَفِيعِ الْآلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ
وَازْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

وز خد خود را بالای منداشت
تو خد کی دجه ده اپنے آپ کو بالا بنانا

آن ابو جہل از محمد ننگ داشت
ابو جہل کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ذلت محسوس ہوئی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَىٰ شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوَلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

ترجمہ

اے ہمارے مولا ! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کہ ساری خلقت کے لیے
خیر ہیں ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام بھیج۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور جن و بشر اور عرب
عجم کے لیے پناہ گاہ ہیں۔
وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حبیب ہیں کہ جو ہر مشکل اور حالت میں ہماری شفاعت
فرمائیں گے۔

اے بسا اہل از حد نا اہل شد
اسی طرح بہت لوگ حد کی وجہ نا اہل ہو گئے

بوا حکم نامش بدو بوجہل شد
اُس کا اصل نام بوا حکم، بوجہل بن گیا

لوری

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

پیارے محمد شاہ عربی توں لکھ واری قربان

اُمت دے رکھوالے جیہڑے دو جگ دے سلطان

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

جیہڑے آون در تیرے تے چمکن وانگ منیر

پاک حضور شکر دے صدقے بل دا پاک امیر

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ہادی شکوری دے در ویکھو کیسی عجب بہار

ہادی دے عرفان دا لو کو کھڑیا ہے گلزار

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

مَنْ دِي دُنْيَا اَنْ دَسَاوْ مَنْ لَوْ شَاہِ شُكُوْر

ہادی علی شاہ تیتھوں صدقے عرضاں کر منظور

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

در تیرے تے آیا ماہی بن کے اوگن ہار

اَللّٰهُ دِي ضَرْب لُکَا کے کر دیو بیڑا پار

هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ هَادِي اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ هُوَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سچ اہمیت پر از خوئے نیکو
نیک نسل کے سوا کوئی اور اہمیت نہیں دیکھی

مَنْ ندیدم در جہان جستجو
اس دنیا کی تنگ دو دیں میں نے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝
مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝
(آمین)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

تا پدید آید خد ہا در خلق
تا کہ خد اُن کی روشنی میں نمایاں ہو جائے

انبیاء واسطہ زان کرد حق
اللہ نے انبیاء کو اسی لئے واسطہ بنایا ہے

شجرہ طیبہ منظوم

سلسلہ عالیہ قادریہ شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُوَ الْاَمِيْرُ

هُوَ الْهَادِي

هُوَ الشُّكُوْرُ

جس نے پیدا کی ہر اک شے مُصْطَفٰ کے واسطے
ذَرّہ ذَرّہ دہر کا ہے مُصْطَفٰ کے واسطے
وقفِ جن کی زندگی تیری رضا کے واسطے
باعثِ برکت ہیں جو ارض و سما کے واسطے
برگزیدہ بندگانِ با صفا کے واسطے
نیرِ بُرجِ ولا نورِ الہٰدی کے واسطے

حمد ہے اُس خالق ہر دوسرا کے واسطے
پتہ پتہ سے ہویدا شانِ لَوْلَا کے لَمَّا
وہ کہ جن کے دم سے قائم ہے نظامِ کائنات
جن کے دم سے گلشنِ توحید ہے پھولا پھولا
التجاء مقبول فرمائے خدائے انس و جان
جن کے پر تو سے چمک اُٹھی ہے بزمِ کائنات

شاہ امیر الدین امیر الاولیاء کے واسطے
اُس شاہِ ہادی علی پیرِ ہدی کے واسطے
عارفِ باللہ تاج الاولیاء کے واسطے
قبلۂ ایمان و دیں شاہِ رضا کے واسطے
شاہِ عبدالحی غوث الاولیاء کے واسطے

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما (۳۰ باب)
شمعِ راہِ ہدایت عارفاں را دستگیر
دل کو روشن کر طفیلِ حضرت عبد الشکور
مُختصر تیری رضا پر زندگی و موت ہو
دل ہو معمورِ محبت لب پر حُجّی لَا یَمُوت

از سگاں و عو عوایشاں چہ باک
بگوش اور اُن کے بھونکنے سے کیا خوف ہے

در شبِ مہتاب مہ را بر سہاک
چاندنی رات میں چہ اند کو بلند منزل پر

جو کروں میں اہ میں تیری بصرِ خلاص ہو
 اے خدائے دو جہاں ہر حال میں امداد کر
 ہو نصیب مجھ کو خدایا ارتقاء معرفت
 دل کا ہر گوشہ ہو مرکزِ الفتِ حسنین کا
 مجھ کو تیرے ذکر سے ہر لمحہ فرحت نصیب
 جو قدم اٹھے الہی وہ اٹھے سونے حسن
 منعم مطلق عطا کر دو جہاں کی نعمتیں
 یا الہی کر مجھے بھی حاملِ سرِ جنیل
 دل میں ہو میرے تجلیاتِ جعفرِ ضو فگن
 کر عطا مجھ کو حسدِ ایا عشقِ اہل اللہ کا
 یا الہی ہو نظامِ دین و دنیا سب دست
 اتقائے دین و دنیا ہو مجھے یارب نصیب
 یا الہی تیری نصرت شامل ہر حال ہو
 عاقبت محمود و کمیری خدائے دو جہاں
 یا الہی ہر گھڑی ہو بارشِ ابر کرم
 دے محبتِ قطبِ دیں کی یا الہ العالمین
 دل ضیائے نجم دیں سے تا ابد روشن رہے

مخلص الرحمان جان اولیاء کے واسطے
 شاہ امداد علی بحرِ عطا کے واسطے
 شاہ محمد مہدی شاہ ہدی کے واسطے
 حضرت مظہر حسین پارسا کے واسطے
 فرحت اللہ شاہ محبوب خدا کے واسطے
 حسن علی شاہ حسن بحرِ عطا کے واسطے
 شاہ منعم پاکباز و پارسا کے واسطے
 شاہ خلیل الدین سید ملہقا کے واسطے
 میر سید جعفر نہت فضا کے واسطے
 سید اہل اللہ شان اولیاء کے واسطے
 شاہ نظام الدین جان اصفیاء کے واسطے
 شاہ تقی الدین شاہ اتقیاء کے واسطے
 شاہ نصیر الدین احمد خوش لقا کے واسطے
 سید محمود بدرِ الاتقیاء کے واسطے
 میر فضل اللہ شاہ اصفیاء کے واسطے
 شاہ قطب الدین قطب الاولیاء کے واسطے
 شاہ نجم الدین نجم الاصفیاء کے واسطے

مہ وظیفہ خود برُخ می گستر
 اور چاند (اپنا کام) روشنی انکے برُخ پڑا ہے

سگ وظیفہ خود بجای آورد
 گنا اپنا بھونکنے کا کام کرتا ہے

وہ کرم ہو تیرا بن جائے مبارک ہر گھڑی
 میں جیوں جب تک نظام زندگی برہم نہ ہو
 جگمگائے قلب کو نور شہاب الدین سے
 وہ محی الحق والدین غوث عالم دیں پناہ
 اے غیاث المستغیثین قادر مطلق ہے تو
 اے خدا مجھ کو بنا دے دین دنیا میں سعید
 اے خدا کر دے عطا توفیق اعمال حسن
 ظاہر و باطن ہو میرا حسن یوسف کی طرح
 یا الہی مجھ کو رکھنا اپنے بندوں میں عزیز
 تیری رحمت کا ہو سایہ اے رحیم ہیشال
 دل میں در عشق اپنا مثل شبلی دے مجھے
 ذرۂ دُر و جنیدی یا الہی ہو عطا
 واقف اترار الانسان بر سر می کر مجھے
 خود فراموشی کر عطا مست اور بے خود بنا
 نعمت صبر و رضا سے دل میرا معمور کر
 میری جان دل جمال کاظمی پہ ہونثار
 جعفری علم و عمل کی خوشہ چینی ہو نصیب

مکر کن تا فرد گردی از حد
 اور حد کی بُرائی سے نجات پائے گا

مکر کن تا وار ہی از مکر خود
 ابھی سوچے ہی تو اپنے نفس کے کمرے

جذبہ باقر کا صدقہ دُور کر رنج و الم
 ہو رگ پے میں سہریت حُبِّ زین العابدین
 زینت کون و مکان فخر زمین و آسمان
 نور چشم مُصطفیٰ حضرت حسینؑ با صفا
 اے خدا ہو جان زیادہ مجھے حُبِّ حسینؑ
 ہو شہید کر بلا کا ساتھ یارب حشر میں
 شہر یارِ لافتنی سرکارِ عالی مرتبہ
 لَا أَقْتِي إِلَّا عَلَى لَأْسِيفِ الْأَذْدِ وَالْفَقَادُ
 میرے ہر مومن بدن سہو عیاں حُبِّ رسول
 حشر میں یارب رہوں زیرِ لوا الحمد میں
 مرتے دم تک لب پہ ہونا محمد مصطفیٰ
 ایک جاں تو جان کیا دے سینکڑوں جانیں اگر
 حضرت باقر شاہ جو د و عطا کے واسطے
 شاہ زین العابدین زین العبا کے واسطے
 سید السادات شاہ کر بلا کے واسطے
 سید عالم امام دوسرا کے واسطے
 رحمت عالم حبیبِ مُصطفیٰ کے واسطے
 حیدرِ صفدر علی مُشکل کشا کے واسطے
 حضرت مولا علی مرتضیٰ کے واسطے
 شیرِ یزدان قوتِ ربِّ العلا کے واسطے
 باعث کون و مکان خیر الوری کے واسطے
 رحمت عالم محمد مُصطفیٰ کے واسطے
 سید الکونین خاتم الانبیاء کے واسطے
 میں کروں صدقے حبیبِ کبریا کے واسطے

اے خدا مقبول ہوں میری عقیدت کے یہ پھول
 قلبِ مضطرب نے چنے تیری رضا کے واسطے



مکر کن تا فرد گردی از حد
 اور حد کی بُرائی سے نجات پاتے گا

مکر کن تا وارہی از مکر خود
 ابھی سوچے ہی تو اپنے نفس کے مکر سے

مُنَاجَاث

موجزن بحر کرامت ہو عطا کے واسطے
تجھ کو تیرا واسطہ ہے اے میرے پروردگار
وہ درِ اقدس کہ جس سے فیضیابِ عالم ہوا
یا الہی ظلُّ مُرشد ما ابد قائم رہے
میں ہوں میری زندگی ہو میرے مُرشد کیلئے
مجھ کو ہر لحظہ تیرے جلوں میں استغراق ہو
جگمگا اٹھے الہی میرے دل کی انجمن
تا قیامت ذرہ ذرہ دہر کا شاہد رہے
دینِ دُنیا میں نہیں کچھ چاہتا تیرے ہوا
ما سوا تیرے نہ ہو مجھ کو کسی سے کچھ غرض
دو جہاں کو بھول جاؤں کر عطا وہ بخودی
تیری بخشش کے تصدق تیری رحمت کی نثار
وَ اَہُو آغوشِ اِجابَتِ اَبِ دُعَا کے واسطے
دوڑ کر رحمت تیری آئے گدا کے واسطے
وَ اِقیامت تک رہے جُود و عطا کے واسطے
ہاتھ اٹھے ہیں ادبِ اِس دُعَا کے واسطے
جو قدم اٹھے وہ ہو اُن کی رضا کے واسطے
میرا ہر ہر سانس ہو تیری رضا کے واسطے
جس کی ضو ہو ضوِ فلکِ ارض و سما کے واسطے
میں مٹوں انا محبت میں خُدا کے واسطے
تُو ہو تیرے جلوئے ہوں بس بے نوا کے واسطے
جو کروں تیرے لئے تیری رضا کے واسطے
تُو ہو تیری یاد ہو قلبِ صفا کے واسطے
کر عطا سب کچھ فقیر بے نوا کے واسطے

پیش کرتا ہے ادبِ عبدِ الستارِ حزیں
ہو دُعَا مقبول اِس کی اولیاء کے واسطے



اِس زبان پر دہ است بردگاہاں
ہماری زبان ہماری حقیقت پر پردہ کی طرح ہے

آدمی مخفیست در زیرِ زباں
ہر انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّهُ حَاصِلٌ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اِلٰهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَبَرَكْتَ

الحمد شریف: ایک بار کلمہ شہادت: ایک بار

یا الہی بخش دے، کل انبیاء کے واسطے
رکھ شریعت اور طریقت پر مجھے ثابت قدم
امیر الدین امیر الاولیاء شہباز لاہوتی
حافظ ناموس دین مصطفیٰ عبدالشکور
آل اصحاب اہل بیت با صفا کے واسطے
شاہ عالم حایل صدق و صفا کے واسطے
ہادی علی شاہ امام الاولیاء کے واسطے
عارف باللہ تاج الاولیاء کے واسطے
عشق کر اپنا عطا شاہ رضا کے واسطے

حضرت عبدالحی و مخلص الرحمن شاہ
شاہ مظہر فرحت اللہ حسن علی اولیاء
سید جعفر شاہ حاجت روا کے واسطے
شاہ تقی الدین نصیر الدین شاہ متقی
شاہ نجم الدین قلندر اور مبارک غزنوی

سید اہل اللہ و شاہ نظام الدین ولی
سید محمود و فضل اللہ و قطب الدین سخی
شاہ نظام الدین با صدق و صفا کے واسطے
عوث الاعظم شاہ محی الدین جان مصطفیٰ
بوسعید و بواکسن، بویوسف مرد خدا

دوست حق شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین شاہ
شیخ عبدالقادر جیلانی تاج الاولیاء
حضرت عبدالعزیز با حیا کے واسطے
حضرت سید حسنید الطائفہ جان جہاں
حضرت سید علی موسیٰ رضا شاہ شہاں

شاہ رحیم الدین شاہ بوبکر شبلی زماں
شاہ سبزی سقلی و شاہ معروف کرخی عارفان
موسى کاظم امام پیشوا کے واسطے
صابروں کے تاج حضرت عابد و صابر امام
شاہ مردان شیر نیراں حضرت علی علیہ السلام

جعفر صادق محمد باقر عالی مقام
سید الشہداء شہید کربلا حسین نام
حضرت احمد محمد مصطفیٰ کے واسطے

سبز صحن خانہ شد برما پدید
تو ہمارا باطن صاف نظر آجاتا ہے

چونکہ بادے پردہ را در ہم کشید
بولنے سے ہوا اُس پردے کو ہٹا دیتی ہے

معمولات شیخ

اس سلسلہ عالیہ کے پیران عظام کے نزدیک فرافض و سنن کے بعد ذکر و مراقبہ مذکورہ اور ان معمولات میں مشغول رہنا بہتر ہے۔

ان سب پر باقاعدگی سے عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لیے اکیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ لَا تَوْفِيقَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

◎ (پہر نماز کے بعد) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ (گیارہ مرتبہ)

◎ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ط (۳۲ مرتبہ)

◎ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط (۲۰ مرتبہ)

◎ دُعَايُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذُنُوبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (تین مرتبہ)

ترجمہ سید الاستغفار: اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے ساتھ عہد و پیمان پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اور جو کچھ میں نے کیا اس کی بُرائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

اے رُباں ہم رینج بے درماں توئی
اے ثُبان! (بُرائی سے) لا علاج مرض بھی تُو ہے

اے رُباں ہم گنج بے پایاں توئی
اے ثُبان! (بھلائی سے) بے شمار غزانہ تُو ہے

تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے
کہ تیرے ہوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔

◎ وظیفہ غوثیہ : اَلْمُحِيطُ الرَّبُّ الشَّهِيدُ الْحَيُّ الْفَعَّالُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ - رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ - (۱۱ مرتبہ بقرآن عصر)
ترجمہ وظیفہ غوثیہ : اللہ تعالیٰ احاطہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، کفایت کرنے والا،
افعال کا بنانے والا، صورتوں کا پیدا کرنے والا۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں
میری مدد فرما۔

◎ درود شریف غوثیہ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلَوةً تُحَلِّ بِهَا الْعَقْدُ وَ
تُفَكِّ بِهَا الْكَرْبُ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَ لِحَقِّهِ
اَدَاءٌ وَّ اِلَيْهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ - (گیارہ مرتبہ)

◎ اسمائے مبارک سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ :
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ اَمْرُ اللّٰهِ - شَيْخُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ فَضْلُ اللّٰهِ -
اَوْلِيَاءُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ اَمَانُ اللّٰهِ - مُسْكِنُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ نُوْرُ اللّٰهِ -
غَوْثُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ قُطْبُ اللّٰهِ - سُلْطَانُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ سَيْفُ اللّٰهِ -
خَوَاجَهْ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ قُرْبَانُ اللّٰهِ - مَخْدُوْمُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ بُرْهَانُ اللّٰهِ -
دُرُوْشُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ اٰیَةُ اللّٰهِ - بَادِشَاہْ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ غَوْثُ اللّٰهِ -
فَقِيْرُ مُحَمَّدٍ الدِّیْنِ شَآهِدُ اللّٰهِ - (گیارہ مرتبہ)

قشر گشتن چوں فروں شد مغز رفت
با توئی کا چسکا جب سے جاتا ہے مغز غم ہر جاتا ہے

مرد کم گویندہ را فکریست رفت
کم عمر انسان کا خیال وزنی ہوتا ہے

© درود شریف غوثیہ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَيِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ (گیارہ مرتبہ)
 © دُعَاے استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ (گیارہ مرتبہ)

© چہل کاف : كَفَاكَ رَبُّكَ كَمَا يَكْفِيكَ وَ اِكْفَاةً هَكَفٌ كَا فُهَا
 كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كُلِّ كَا تَكْزُكْرًا كَكْرًا كَكْرِيْ كَبَدٌ تَجَلٰى
 مُشْكِكَةً كُلُّكَ لَكَ كَا كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ
 كُزَيْتَهُ يَا كُوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كُوْكَبَ الْفَلَكَاط (تین مرتبہ)

ترجمہ : اے دل جس پر ردگار نے بہت مصیبتوں میں تیری کفایت (حمایت) کی ہے وہی (پر ردگار) ان مصائب میں جو بھاری شکر کی طرح گھات میں ہیں تیری کفایت کرے گا۔ اُن مصائب میں تیرے لیے کافی ہوگا جو مصائب کہ پے درپے (اور) سخت (اور) مضبوط رستی (کی مانند) اور نیزہ زن، مسلح لشکر اور فربہ اور قوی اونٹ کی طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ اے ستارے! (اے قلب روشن) جو آسمانی ستارے کی مانند (منور اور درخشاں) ہے (یقین رکھ! کہ) تیرا رب (تیرا مولا) تمام پریشانیوں سے اب بھی تجھے کفایت کرے گا جیسے کہ گزشتہ پریشانیوں میں (اُس قادر و کریم نے) تیری کفایت کی۔

© درود شریف : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (گیارہ مرتبہ)

مغز را بگذاشت کُلی دید پوست
 وہ مغز کو بھول گیا اُس نے صرف چمکا دیکھا

ہر کہ خود بینی کند در راہ دوست
 جس کسی نے دوست کی راہ میں خود بینی کی

◎ آیت کریمہ : يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔
۱۱ مرتبہ (اڈل آغرد و د شریف گیارہ مرتبہ)

اورادِ خاص حضور پر نور روحی فدا

بعد ہر نماز چاروں قل اور سورۃ فاتحہ تین تین مرتبہ۔ اَلْحَمْدُ لَكَ مُفْلِحُونَ
ایک مرتبہ۔ آیت الکرسی تین مرتبہ۔ درود شریف تین مرتبہ۔ تید الاستغفار تین مرتبہ
چہل کاف تین مرتبہ پھر درود شریف تین مرتبہ۔

معمولات شریف

○ پچھلی رات کو تہجد گزار ہونا ○ تہجد نماز فجر ذکر اور مراقبہ میں مشغول
ہونا ○ فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید ○ دلائل الخیرات شریف بروایت
علی حریری رحمۃ اللہ علیہ ○ دُعائے حزب البحر شریف بروایت مولوی
برہان علی صاحب فرنگی محلی لکھنوی ○ نماز چاشت چار رکعت دو سلام
کے ساتھ ○ دنیا کے کاموں کو دیکھنا ○ دوپہر کو کھانا کھا کر فرصت ہو تو قیلولہ
کرنا ○ بعد نماز ظہر امور است و نیوی ○ بعد نماز عصر کسی ایک درود شریف
کو تین سو مرتبہ پڑھنا ○ بعد نماز مغرب تا عشاء مراقبہ۔

زانکہ از خود ہیں نیاید بسز فساد
کیونکہ خود ہیں سے سوائے فساد کے کچھ نہیں ہوتا

دشمن من در جہاں خود ہیں مباد
اللہ کے کریم دشمن بھی دنیا میں خود ہیں نہ ہو

ذکر

ذکر کے لغوی معنی ”یاد کرنا“ ہیں۔ اصطلاح تصوف میں ”تمام عالم سے الگ ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا اور ایک دھیان سے یاد کرنا ہے۔“ **وَ اذْكُرْ سُحْرَ رَبِّكَ وَ تَبَسَّلْ بِالْيَمِينِ تَبَسُّلاً** (اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیں اور اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہیں)

سب سے افضل ذکر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ہے۔ اس کو نفی اثبات بھی کہتے ہیں اور اس کو کرنے کا سب سے افضل طریقہ پاس انفاس خفی ہے جو کہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں رائج ہے جب سانس جسم میں اندر جائے تو دل میں **لَا إِلَهَ** اور جب باہر جائے تو **إِلَّا اللَّهُ** کہیں۔ سر یا کسی عضو کو نہیں بلانا۔ زبان تالو سے لگی رہے اور تلفظ ادا نہ ہو۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اس ذکر میں مشغول رہنا چاہیے، کوئی سانس بھی اس سے خالی نہ جائے۔ سوتے وقت بھی یہ ذکر کرتے رہنا چاہیے تاکہ سو جانے پر بھی یہ جاری رہے۔ زبان سے کیے جانے والے اذکار میں دھیان ضروری نہیں لیکن اس ذکر کے لیے دھیان (دل و دماغ کی یکسوئی) درکار ہے۔

اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ذکر قبلہ رُخ ہو کر حضوری شیخ میں بیٹھے، اگر مجلس شیخ میں حاضر نہیں تو پھر شیخ کا تصور کر لے۔ دوزانو اس طرح بیٹھا جائے کہ دائیں پاؤں کا انگوٹھا بائیں پاؤں پر ہو۔ گیارہ مرتبہ درود شریف کے بعد سر کو بائیں طرف جھکا کر بائیں گھٹنے کے پاس لے جا کر سانس اندر کھینچنا شروع کرے اور دل میں لفظ **لَا** کہنا شروع کرے۔ سر کو دائیں گھٹنے پر لائے **إِلَہ** شروع کرے اور دائیں شانے پر ختم کر کے سر کو تھوڑا سا پشت کی جانب خم کرے۔ وہاں سے بغیر زبان ہلائے **إِلَّا اللَّهُ** کہتا ہوا رُکے ہوئے سانس کی ضرب کو زور سے قلب پر لگائے۔ یہ ذکر **وَ اذْكُرْ سُحْرَ رَبِّكَ**

زشت آید پیش آں زیباے ما
اُس محبوب کے سامنے کچھ بھسلی نہیں ہیں

رُو مکن زشتی کہ نیکہاے ما
گناہ کی طرف رُخ نہ موز کیوں کہ ہماری نیکیاں بھی

بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں، کے مطابق نماز فجر و مغرب کے بعد کم از کم تین منٹ یا بقدر ہمت و ذوق کرنا ہے۔ بعد از ذکر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ اس سلسلہ عالیہ کی تعلیم مختصر ہے عموماً اسی طور سے ذکر کی تعلیم کی جاتی ہے اور اسی پر ختم۔

مراقب

اس کے لغوی معنی رقیب ہونا یعنی نگہبان ہونا ہے۔ اصطلاح تصوف میں غیر اللہ سے قلب کا نگہبان ہونا اور غیر اللہ کے خطرات کو قلب سے دور کرنا مراقبہ ہے یعنی ذات حق کا اپنے باطن میں مشاہدہ کرنے کے لیے ایک دھیان اور تصور میں رہنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ ابتدا میں طالب بعد از نماز فجر و مغرب کچھ دیر کے لیے مراقبہ کرے۔ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد بھی کچھ دیر مراقبہ ہے۔ مراقبہ کو روز بروز ترقی دے یہاں تک کہ قلب سے ایک لمحہ بھی مراقبہ ساقط نہ ہو پائے۔

طالب دوزانو ہو کر بطریق نشست قریضا (دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھ کر) آنکھیں بند کرے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَشَعْرُہُ اللّٰہِ (پس تم جدھر بھی رخ کر دے اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہے، یعنی ہر سمت ہی اللہ کی ذات جلوہ گر ہے) کے مطابق برزخ شیخ کو چہرہ حقیقی سمجھ کر اور یقین کر کے صحیح ملاحظہ کے ساتھ مراقبہ ہے۔ وہ صورت کبھی سامنے، کبھی قلب کے اندر نظر آئے گی اور کبھی غائب ہو جائے گی۔ لیکن طالب اپنے تصور سے برزخ شیخ کو ایک لمحہ بھی نہ اُترنے دے مراقبہ میں برزخ شیخ کے علاوہ جو بھی انوار و تجلیات ظاہر یا محسوس ہوں اُن کی طرف توجہ نہ دے۔ اس مراقبہ یعنی مراقبہ برزخ شیخ کے فوائد تحریر و بیان سے بالاتر ہیں۔



تو لوئے جرم ازاں آفراشتی
تو توئے خطا کاری کا جہنم ڈالند کر دیا

خدمت خود را منزا پنداشتی
اگر توئے اپنی عبادت کو اچھا سمجھا ہے

ترتیب ستم شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا
هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا
مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۖ هُوَ اللَّهُ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۖ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ ۖ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۖ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

دل برضوان و ثواب آں نہند
اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اُنکے ثواب کی امید کرتے ہیں

بس کساں کا نشان عبادت ہاکنند
بہشت انسان میں جو عبادت کرتے ہیں

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ
لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝
وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝ وَلَا اَنَا عٰبِدُ
مَا عٰبَدْتُمْ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝
لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِی دِیْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝ تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِ

بس گدڑ کا نرا تو پنداری صافی
بہت مکڑ پانی پوتے ہیں جن کو مضاف پانی سمجھا ہے

خود حقیقت معصیت باشد خفی
(لیکن) وہ بھی بُری گنہ گاری ہوتی ہے

فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝

إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝

الَّذِي يُوسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ

نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ آمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْمَ ۝ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى

لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ

زانا کہ توت ناس سٹون جاں بود
کیونکہ روئی کی غذا جان کا سٹون ہے

آدمی اول حریص ناں بود
آدمی پہلے روئی کا حریص ہوتا ہے

الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ
 يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
 قَبْلِكَ ۚ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَى
 هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
 وَاللَّهُ كُتْمٌ أَلَدٌ ۚ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ
 الرَّحِيمُ ۝ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ
 مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ دَعَوْهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ
 اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ
 دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ
 رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
 النَّبِيِّينَ ۝ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ

عاشق نام ست و مدح شاعران
 تو اپنی نام دری اور اپنی تعریف کی بند کرنے لگتا ہے

چوں بنا در گشت مستغنی ز ناں
 جب اتفاقاً روئی سے بے نیاز ہو جائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ۝

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (تین بار)

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

کہ مسلمان مردنش باشد امید
ہو سکتا ہے کہ وہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے

یہ سچ کافر را بخوار می سنگرد
کسی کافر کو بُری نگاہ سے نہ دیکھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ



سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شریف

حضرت سیدنا خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا قبلہ محمد عالم امیری تظلۃ العالی
حضرت سیدنا خواجہ علی اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا خواجہ محمد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ یعقوب چرخمی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا ہادی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ بہاء الدین بہاء الحق نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا مولانا عبد الشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شیخ رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمد بابا سہاسی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا مولانا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ مخلص الرحمان جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمود الخیر قنوی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ امداد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ محمد مہدی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ عبدالحق عجمی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ محمد یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ فرحت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابوعلی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ حسن علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ محمد منعم پاکباز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا امیر اسد اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سلطان العارفين یازید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ شہر باد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیدنا شاہ دوست محمد بڑا پوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صلیق رضی اللہ عنہ	حضرت سیدنا امیر ابوالعلا اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	حضرت سیدنا امیر عبد اللہ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	حضرت سیدنا خواجہ محمد یحییٰ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

سُرورِ کائنات، فخرِ موجودات، جامعِ الصفات، مجمعِ خنات

حبیبِ خدا

اَحْمَدِ مُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تا بگردانی از و یکبارہ رو
کہ تو نے اپنا چہرہ اُس سے پھیر لیا ہے

چہ خبر داری ز ختمِ عمر او
تہیں اُس کی عمر کے خاتمے کی کیا خبر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ



سلسلہ عالیہ تادریہ شریف

حضرت سیدنا شاہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ نجم الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا نور الدین میر سید غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین عمر شہرودی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا غوث الفکرین نور محمد بن عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابو سعید بن علی المبارک الحدادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابو الحسن علی بن محمود البکری القرشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابو الفرج یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز بن منی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ رحیم الدین عیاض رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ ابو بکر شبلہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا سید الخائف ابو القاسم شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ابو الحسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شیخ معروف کرخمی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام علی موسوی رضا رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام موسوی کاظم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا قبلہ محمد عالم امیری نفلہ العالی
حضرت سیدنا خواجہ محمد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا ہادی علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا عبد الشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا بنی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا مولانا شاہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مخلص الرحمان جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ امداد علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد مہدی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ فرحت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ حسن علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ محمد نعم پاکباز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ حلیل الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر سید جعفر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا شاہ میر محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سیدنا میر سید فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سرور کائنات، فخر موجودات، جامع الصفات، مجمع حسنات

حبیب خدا

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں اندر جاننے کے مغرور ضال
تیری روح میں اور کوئی نہیں ہے، لے لے گمراہ مغرور!

علت بدتر ز پسند ارحمال
کمال کے گمنام سے زیادہ بدتر بیماری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ



سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف

حضرت سیدنا شاہ محمد جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ محمد علی الدین علی احمد صاحب کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ بابا فرید الدین سکود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ معین الدین حسن بن خوی بہار رحمتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ عثمان باریونی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ محمد صالحی شریف زبیدی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ ناصر الدین ابوالوفی سفیانی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ ابی محمد بن خواجہ ابی احمد حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ ابی احمد ابدالی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ محمد دہلوی بنوری رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ امین الدین ابی مہر بصری رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا سلطان ابراہیم بن ادھم بکفی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا ابی الفیض فیض بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا ابی الفضل عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا قبلہ محمد عالم امیری تظللہ العالی
 حضرت سیدنا خواجہ محمد امیر الدین الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا ہادی عسکری شاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا خواجہ عبدالشکور الشاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا نبی رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا مولانا شاہ عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا ماسی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا ماسی جی شاہ نور محمد نجفیانوسی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ عبدالرحیم فاضل شہید رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ عبدالباری امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ عبدالہادی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ غصنہ الدین امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ محمدی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ محبوب الدین صدیقی الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ ابوسعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ نظام الدین بک فادوی تھانیسی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ جلال الدین مسعود فادوی تھانیسی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا قاضی عالم شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شیخ محمد بن شیخ عارف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا محمد شیخ عارف احمد علی حق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
 حضرت سیدنا شاہ محمد احمد عبدالحمید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سُرُورِ کائنات، فخرِ موجودات، جامعِ الصفات، مجبِ حقائق

حَبِیبِ خُدا

اَحْمَدِ مُجْتَبٰی مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

وہی مرض در نفس ہر مخلوق ہست
 یہ مرض ہر مخلوق کے نفس میں موجود ہے

عَلَّتْ ابْلِیسُ اَنَا خَيْرٌ بِدَسْتِ
 شیطان کی بیماری "میں بہتر ہوں" تھی

لغٹ

ابو الوقت: وہ صاحب مقام سالک یا صوفی جس کو احوال پر قابو ہوتا ہے اور اُس کو روح و نفس پر پوری طرح سے قدرت حاصل ہوتی ہے۔ اُس سے کرامات کا ظہور نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان باتوں کو سنت اللہ کے خلاف سمجھتا ہے۔

ابولہب اور اس کی بیوی: ابولہب کنیت اور نام عبدالعزیٰ ہے۔ اُس کی بیوی کا نام اردوی اور کنیت اُم جمیل تھی۔ ابولہب رسول کریم کا حقیقی چچا تھا لیکن یہ دونوں میاں بیوی رسول کریم کو تکلیف پہنچانے میں سب سے پیش پیش تھے۔ ابتدائے دعوت سے آخر دم تک رسول کریم کی مخالفت کرتے رہے۔ بالآخر ان دونوں کی کفر کی حالت میں موت ہوئی۔ سورۃ لہب انہی دونوں کے متعلق نازل ہوئی۔

ابو البشر: انسانوں کے باپ یعنی حضرت آدم ابو حنیفہ: آپ کا اسم گرامی نعمان والد کا نام ثابت اور آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے۔ آپ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ علم و شریعت کے مہر و ماہ بن کر آسمان طریقت پر روشن ہوئے۔ آپ نہ صرف رموز حقیقت سے آگاہ تھے بلکہ دقیق سے دقیق مسائل و علوم کے معانی و مطالب واضح کر دینے میں مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ کی عظمت و جلالت کی یہ دلیل ہے کہ غیر مسلم بھی آپ کی تعریف و احترام کرتے تھے اور آپ کی عبادت و ریاضت کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے۔ آپ کو بڑے بڑے جلیل القدر

آب دار: تازہ و سیراب

آزردہ: ناراض۔ ناخوش۔ خفا

آصف بر خیا: حضرت سلیمان کے وزیر تھے۔

آفرینش: پیدائش۔ مخلوق۔ دنیا

آویزاں: لٹکا ہوا

آہ و فغاں: رونا پیٹنا۔ واویلا کرنا

آباحت: اجازت۔ جواز

إستلاء: آزمائش۔ مصیبت

ابدال: اہل تکوین۔ اولیاء اللہ کا ایک طبقہ۔ جن کی تعداد چالیس ہوتی ہے

ابرار: اہل تکوین اولیاء اللہ کا ایک طبقہ۔ ان کی تعداد سات ہوتی ہے۔ ابرار کا ایک معنی نیک اور پرہیزگار لوگ بھی ہے

ابر و برق: بادل اور بجلی

ابربہ: حبشہ کا عیسائی حاکم جس نے کعبہ شریف سے حسد کی بنا پر اقلیس کا گر جا بنایا۔ اور جب باوجود ہمد کوشش اس میں کعبہ جیسی رونق نہ ہوئی تو کعبہ کی تخریب کے لئے ہاتھیوں کا لشکر بھیجا جو کہ تمام کا تمام بحکم الہی لبائیل پرندوں کی کنکریوں سے تباہ و برباد ہو گیا۔

ابن الوقت: وہ صوفی یا سالک جو احوال اور تجلیات پر قابو نہ پاسکے اور اُس سے خوارق اور کرامات کا اضطراب ظہور ہونے لگے۔

آدمی مشربہ زعزت شرف
لیکن آدمی دنیاوی عز و شرف مٹا ہوتا ہے

جانور مشربہ شود لیک از علف
جانور چارے سے مٹتا ہوتا ہے

صحابہ سے شرفِ نیاز حاصل رہا۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ حضرت ابراہیم ادریسؒ اور حضرت بشر حافیؒ جیسے جلیل القدر اولیاء کرام آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپ کا وصال 150ھ کو ہوا اور آپ کا مزار اقدس عراق میں ہے۔

ابلیس: خدا کی رحمت سے ناامید۔ شیطان

اتباع: پیروی کرنا۔ اطاعت

اتحادِ تام: مکمل اتحاد۔ ایسا اتحاد جس میں دوئی کا تصور نہ ہو۔

اتصال: ملاپ۔ قرب۔ کسی کام کا لگا تار ہونا

اتہام: تہمت۔ الزام۔ شک و شبہ۔

انگل: اندازہ۔ قیاس۔ شناخت

انگل بچو: خیالی۔ اوٹ پانگ۔ بغیر اندازے کے۔

اجتہاد: فقہ اسلامی کی اصطلاح میں قرآن و حدیث اور اجماع پر

قیاس کر کے شرعی مسائل کا اخذ کرنا۔

اجل: موت۔ قضا

اجل: بہت بزرگ۔ جلیل القدر

احتیاج: حاجت۔ ضرورت۔ خواہش

احتمال: شک و شبہ۔ وہم۔ گمان

أحدیت: ایک ہونا۔ یکتائی

أحسن تقویم: عمدہ طور سے درست کرنا۔ سب سے اچھی صورت

مراد انسان

أحوال: وہ کیفیات جو سالک پر طاری ہوتی ہیں۔

اختلاف طبعی: طبیعتوں کا فرق

أخروی: اگلے جہان (آخرت) کے متعلق

أنھی: پوشیدہ کرنا۔ چھپانا۔ لطافت سے میں سے ایک لطیفہ کا نام بھی ہے۔ جو اُم الدماغ میں ہوتا ہے۔ نور اس کا مثل سیاہی چشم کے سیاہ ہوتا ہے۔

اخلاق رذیلہ: اخلاقِ زمیمہ: بری عادتیں

أوراک: دریافت کرنا۔ عقل۔ فہم۔ رسائی

أوراک بسیط: حق تعالیٰ کے وجود کا اوراک

أرغنون: وہ بچہ جس کا موجد افلاطون ہے۔

أزیر: نوک زبان زبانی یاد کر لینا

أرذل: بہت ذلیل۔ نہایت کمینہ

إسباب و علل: سبب و علت کی جمع۔ وجوہات۔ وسائل

إستسقاء: وہ بیماری جس میں پانی کی حرص بڑھ جاتی ہے۔ جتنا زیادہ

پانی پیا جاتا ہے اتنی ہی پیاس بڑھتی جاتی ہے۔

أسپ: گھوڑا۔ شطرنج کا مہرہ

استدلال: دلیل۔ ثبوت

إستغراق: محویت۔ خدا کی یاد میں محو ہو جانا

إستغناء: بے پروائی۔ بے فکری

إستدراج: غیر مسلموں سے خرق عادات افعال کا ظاہر ہونا

إستفاضة: فیض پانا۔ فائدہ اٹھانا

أسفل: نہایت نیچا۔ انتہا کا ذلیل

آدمی مشربہ زعفران شرف

لیکن آدمی دنیاوی عز و شرف سے مٹتا ہوتا ہے

جانور مشربہ شود لیک از علف

جانور چارے سے مٹتا ہوتا ہے

اسرار نامہ: حضرت شیخ فرید الدین عطار کی فارسی شاعری کی ایک کتاب، موضوع مسائل تصوف ہے۔ روایت ہے کہ حضرت مولانا روم جب اپنے بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ”اسرار نامہ“ بطور تحفہ مولانا کو عطا کیا۔
اسرائیل: ایک مقرب فرشتے کا نام جس کو قیامت کے دن صور پھونکنے کی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے۔

اسرائیل: حضرت یعقوب کو قرآن میں اس نام سے بھی پکارا گیا ہے۔ لفظی معنی ”رات کے وقت خدا کی جانب جانے والا ہے“ کے ہیں۔ یہ ان کا عبرانی نام ہے۔

اشتباہ: مشابہ ہونا۔ دو چیزوں کا اس طرح ہم شکل ہونا کہ دھوکہ ہو جائے۔

اشرار: برے لوگ۔ شیطان صفت۔ شرارتی لوگ
اشغال بالعمل: عمل کے ساتھ مصروفیت۔ عمل میں مصروف
اشکال: مشکل۔ دشواری

اشہب: کالے رنگ کا گھوڑا جس پر سفیدی غالب ہو۔
اشہب باز: سفید باز۔ سفید عقاب (عقابوں کی نایاب قسم)
اصطرلاب: ایک آلہ جس سے ستاروں کی بلندی مقام اور رفتار معلوم کرتے ہیں۔

اطلس: ایک قسم کا ریشمی کپڑا
اعادہ: لوٹنا۔ دوہرنا۔ بار بار کرنا۔
اغراض: منہ پھیرنا۔ روگردانی کرنا

افسوس: جادو۔ سحر۔ فریب
افاضہ: فیض پہنچانا۔ فائدہ پہنچانا
افاضہ حیات: زندگی کو فیض یا فائدہ پہنچانا
اقبال: خوش قسمتی۔ خوشحالی۔ عروج
اقلیم: ولایت

اکراہ: نفرت۔ کراہت۔ ناخوشی۔
اکسیر: نہایت مؤثر دوا۔ کیمیا، وہ شے جو تانبے کو سونا اور چمچل کو چاندی بنا دے۔

اکل حلال: حلال کی روزی
الی الحق: حق کی طرف۔ اللہ تعالیٰ کی طرف
الش: پس، خوردہ، بچا ہوا، سامنے کا کھانا

القاذۃ النہ: غیب سے دل میں ڈالنا۔ وہ بات جو خدا دل میں ڈال دے۔

الوہیت: خداوندی۔ شان خداوندی۔ ربانیت
الہام: اس کو حکمت، علم لدنی، فیض، فتح اور کشف سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جو اولیاء اللہ کے قلوب پر خدا کی جانب سے نازل کیا جاتا ہے۔ جو علم انبیاء اور رسولوں کو عنایت ہوتا ہے وہ وحی ہے اور اگر اس کی تلاوت بھی ہوتی ہو تو وہ وحی، مکتوب ہے جیسا کہ قرآن، توریت، انجیل، زبور۔ اگر اس کی تلاوت نہ ہو تو حدیث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وحی، خداوندی غلطی اور غلطی سے بالکل محفوظ ہے۔ الہام میں غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لیے بسا اوقات انسان القاء شیطانی

درمیاں شاں ہست قدر مشترک
تو ان میں کوئی نہ کوئی قدر مشترک ضرور ہوتی ہے

چوں دو کس بریم زند بے یسج شک
جب دو انسان آپس میں ملتے ہیں

کو الہام ربانی سمجھ بیٹھا ہے۔

الہی نامہ: حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کی فارسی شاعری کا رسالہ جس میں تصوف کے گہرے اور نازک مسائل کو نثر کی سی روایتی اور سادگی سے بیان کیا گیا ہے۔

امرگن: کن (ہوجا) کا فرمان

امعان: لغوی معنی چشمہ کو جاری کرنے اور روانہ کرنے کے ہیں۔ چونکہ روح جسم سے جدا ہو کر روانہ ہوتی ہے۔ اس لیے اُس کو رواں کہتے ہیں۔ لہذا امعان کے معنی نظر کو گہرائی کی طرف روانہ کرنے کے ہوئے۔

امید و بیم: امید اور ڈر۔ مشترکہ حالت

اُمی: مراد رسول کریمؐ ہیں۔ آپ کا لقب ہے۔ آپ نے دنیا کے کسی مکتب میں تعلیم نہ پائی تھی۔ اور نہ ہی کسی دنیاوی استاد سے علم حاصل کیا تھا۔

انا الحق: میں خدا ہوں۔ حضرت منصورؒ محویت کے عالم میں یہ کلمہ کہہ اٹھے اور علماء نے سولی پر لٹکا دیا۔

انانیت: خودی۔ غرور۔ خود بینی

انبساط یا بسط: خوشی۔ کھلنا۔ شادمانی۔ وہ کیفیت جس میں مسلسل وارداتِ فیزیکی کی وجہ سے روح میں نشاط رہتا ہے۔

انجذاب: جذب کرنا یا ہونا

انجیل: الہامی کتاب جو کہ حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

انس بن مالک: آپ مالک کے بیٹے تھے اور آپ کی والدہ کی

کنیت اُم سلیم تھی۔ مالک کے بعد حضرت اُم سلیمؓ نے حضرت ابو طلحہ انصاریؓ سے شادی کر لی۔ حضرت انسؓ کی تربیت حضرت ابو طلحہؓ نے کی۔ جب رسول کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت انسؓ دس سال کے تھے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے آپؐ اور آپؐ کی والدہ کو رسول کریمؐ کی خدمت پر مامور کر دیا۔ انہوں نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے دس سال تک آپؐ کی خدمت کی اور خادمِ خاص کا رُجہ پایا۔ آپؐ حضرت انسؓ سے بہت خوش تھے اور بہت دعائیں دیتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں آپؐ بصرہ میں آباد ہو گئے تھے۔ ۹۱ ہجری میں آپؐ کا بصرہ ہی میں وصال ہوا۔ بصرہ میں رہنے والے صحابہ کرام میں آپؐ کا سب سے بعد میں وصال ہوا۔

انشریح: کھلنا۔ کشادہ ہونا۔

انشریح صدر: سینے کا کشادہ ہونا

انشریح: وہ حالت جس میں احوال کھلے ہوئے اور واضح ہوں۔

انفس: بہت نفیس۔ بہت اچھا۔

انفس: نفوس۔ روئیں

انفعال: الگ ہونا۔ جدا ہونا

انفاس: نفس کی جمع۔ سانس۔ دم

انقطاع: منقطع ہونا۔ کاٹا ہوا ہونا۔ بریدہ ہونا۔

انگیس: جنت میں شہد کی نہر

اوقیہ: وزن کرنے کا ایک قدیم پیمانہ جو چالیس درہم کے وزن کے

صُحبتِ نابِ جنس گورست و لحد
کیونکہ نابِ جنس کی صُحبتِ قبر کی طرح ہے

کے پردہ مرنے مگر باجنس خود
ہر پرندہ اپنے ہم جنس کے ساتھ ہی اڑتا ہے

برابر ہوتا تھا۔

اوبام: وہم کی جمع۔ ذہنی تصور

اہرمین: قدیم ایرانیوں کے عقیدہ کے مطابق وہ خدا جو شر کا خالق ہے۔

اہرن: سندان۔ لوہے کی بنائی ہوئی جس پر لوہار لوہا کو مٹتے ہیں اور سنا سونا چاندی گھڑتے ہیں۔

اولیس قرنی: آپؐ عامر کے بیٹے تھے اور یمن کے علاقہ قرن کے باشندے تھے۔ آپؐ کو رسول کریمؐ سے والہانہ عشق تھا۔ چونکہ اُن کی والدہ اُن کی خدمت کی محتاج تھیں۔ اس وجہ سے اُن کی رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضری نہ ہو سکی۔ آخری عمر میں بصرہ میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اُن کو نبی کریمؐ کا سلام پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت اولیس قرنیؓ کی نسبت سے نسبت اویسیہ وہ نسبت کہلاتی ہے جو کسی مرید کو شیخ سے جسمانی ملاقات کے بغیر حاصل ہو جائے۔

اہل اللہ: اللہ والے۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم

اہل دید: دیکھنے والے لوگ۔ صاحب نظر۔ صاحب باطن

اہل شنید: سننے والے لوگ

اہل شقاوت: بد نصیب لوگ۔ سنگدل لوگ

اہل ارشاد: وہ اولیاء ہیں جن کے سپرد مخلوق کی ہدایت، قلوب کی اصلاح و تربیت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی تعلیم ہوتی ہے اُن اولیاء میں سے اپنے زمانے میں سب سے افضل کو ”قلب الارشاد“

کہتے ہیں۔

اہل تکوین: وہ اولیاء اللہ جن کے سپرد مخلوق کے معاش کی اصلاح، دنیا کا انتظام کرنا ہوتا ہے اُن میں سے سب سے افضل کو قطب التکوین کہتے ہیں۔

اتھاہ: جس کی گہرائی کا پتا نہ چلے۔
اشٹھن: مردہ، کھنچاؤ

(ب)

باد خزاں: پت جھڑکی ہوا

باد بہاری: موسم بہار کی تازہ ہوا

باد سموم: بہت گرم ہوا۔ کو

باطن: پوشیدہ چیز۔ اندرون۔ ظاہر کی ضد

بار بردار: بوجھ اٹھانے والا

باز بچہ: کھلونا

بالیدگی: افزائش۔ بدھوتی

بام: بالائی منزل۔ صبح۔ سویرا

باہ: قوت مردی۔ قوت جماع

بایزید بسطامی: آپؐ کا اصل نام طیبور تھا۔ آپؐ سے جو سلسلہ

تصوف جاری ہوا وہ سلسلہ طیبوریہ کہلاتا ہے۔ طریقت اور تصوف

کے دوسرے سلسلے بھی آپؐ تک پہنچتے ہیں۔ ریاضتوں، مجاہدات اور

کرامات میں یکتا اور فرد تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے کہ

”اولیاء اللہ میں آپؐ کا وہی مقام ہے جو فرشتوں میں حضرت

کفر کا فرار و مُرشد را رُشد
کفر کا فرار اور ہدایت دینے والا بدایت لینے والا کہ

در جہاں ہر چیز چسبہ می کشد
دنیا میں ہر چیز دوسری چیز کو کھینچتی ہے

جبرائیل کا۔۔۔ شہر بسطام میں ۱۳ شعبان ۲۳۲ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔

بر: خشکی۔ جنگل۔ بیاباں
برگشتہ: پھر اہوا۔ منحرف۔ مخالف

بخارا: ماوراء النہر یعنی ترکستان کا ایک مشہور شہر جو کہ تجارت کا مرکز ہونے کے ساتھ علماء و فضلاء کا مولد و مسکن رہا ہے۔ مولانا روم کے دور میں بخارا شہر تمدنی ترقیات کا گہوارہ تھا اور علمائے ظواہر کا وہاں پر مجمع تھا۔ امام بخاری یعنی امام اسماعیل بخاری مؤلف صحیح بخاری اسی شہر کے رہنے والے تھے اور یہیں مدفون ہیں۔ اس وقت یہ روس کی آزاد ریاست ازبکستان کے صوبہ بخارا کا صدر مقام ہے۔

برگ: چم۔ ورق
برم: مجلس، محفل

بخشی اونٹ: اس نسل کا اونٹ جو بخت نصر نے عربی اونٹنی اور عجمی اونٹ سے بنائی تھی۔ یہ سرخ رنگ کا عظیم الجثہ اونٹ ہوتا ہے۔

برساط: فرش۔ ہمت، طاقت۔ چوسر اور شطرنج کھیلنے کا کپڑا یا لکڑی بسطط: کشادہ۔ وسیع
بسیار: بہت زیادہ۔ بے انتہا
بسیارگوئی: بہت زیادہ بولنا
بشرہ: چہرہ۔ حلیہ۔

بدوں: ماسواں بغیر
بدرجہ اتم: مکمل طور پر

بصیرت: بینائی۔ دل کی بینائی۔ فطندی۔ دانائی
بعث: مردے کو زندہ کرنا۔ پیغام بر بھیجنا۔
بعید: دور۔ فاصلے پر۔ علیحدہ۔ قیامت

بدطینت: بری عادت والا۔ بدخصلت
برات: نجات۔ آزادی چھٹکارا

براق: وہ بہشتی چوپایہ جس پر حضور شب معراج کو سوار ہو کر آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

برودہ: غلام
برودہ فروش: غلاموں کی تجارت کرنے والا

بردبار: برداشت کرنے والا۔ متحمل۔ صابر
برزخ: دو مخالف چیزوں کے درمیان کی چیز۔ مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ

برزخ: دو مخالف چیزوں کے درمیان کی چیز۔ مرنے کے بعد قیامت تک کا زمانہ

اے کے چوں نیست با اختیار
جو شخص نیکوں کا یار نہیں ہے

لا جرم شد پہلوی فخر جبار
لا محالہ بندوں کے پہلو کا پڑوسی بنا

ہونے کی وجہ سے مرجع خاص و عام ہے۔

بقال: سبزی فروش

بقائے دائمی: ہمیشہ کی زندگی۔ حیات جاودانی

بقعہ: زمین کا علاقہ

بلخ: افغانستان کے موجودہ صوبے بلخ کا ایک چھوٹا شہر ہے۔ یہ صوبہ کے صدر مقام مزار شریف سے تقریباً بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کا دنیا کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ عرب اس کو اُم البلاء یعنی شہروں کی ماں کہتے تھے۔ مولانا روم بھی اسی تاریخی شہر میں پیدا ہوئے۔

بلعم باعور: بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے عالم اور برگزیدہ ولی تھے۔ چونکہ اُس نے حضرت موسیٰ کی قوم کے مخالفین کے حق میں دعا کی تھی۔ اس لیے حضرت یوشع نے اُس کے حق میں بددعا کی اور اس کی ولایت جاتی رہی اور وہ مردود ہو گیا۔

بلال بن رباح: المشہور سیدنا بلال حبشی: اُمیہ بن خلف کے حبشی انسل غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے پر مالک کے بے انتہا ظلم و ستم کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق نے خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت سیدنا بلال کو مؤذن رسول ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

بلائے جان: جان کیلئے مصیبت

بمئزلہ: کے برابر۔ کے مطابق

بنسلی: بانسری۔ نئے۔ مرلی

بنی نصیر: یہ یہود کا ایک قبیلہ تھا جو کہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔

انہوں نے مخفی طور پر رسول کریم کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ جس کا رسول کریم پر انکشاف ہو گیا۔ اس جرم کی پاداش میں اُن کو مدینہ کے اطراف سے ۴ ہجری میں جلا وطن کر کے خیبر میں آباد ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بنو قریظہ: یہ یہود کا قبیلہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا۔ رسول کریم نے اُن کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا۔ جس کی رو سے فریقین کو دشمن کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنا ضروری تھا۔ لیکن غزوہ خندق کے موقع پر مسلمانوں کی مدد تو درکنار یہ مخالفین سے مل کر مسلمانوں سے برسر پیکار ہو گئے۔ جب مسلمانوں کو فتح و نصرت ہو گئی تو رسول کریم نے اُن لوگوں کو معاہدہ شکن کی سزا موت دی جو کہ خود یہود کی شریعت کے مطابق تھی۔

بوالفضول: یہود

بوستان: باغ۔ گلستان کی طرح بوستان بھی شیخ سعدی کی دوسری اہم تصنیف ہے۔ جس طرح فارسی نثر میں گلستان کو امتیاز و شرف حاصل ہے بوستان کو نظم میں وہی درجہ میسر ہے۔ بوستان کی تقریباً تمام حکایات شاعر کی اپنی سرگزشت اور تجربہ و مشاہدات پر مبنی ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان تجربات اور واقعات سے جو اخلاقی نتائج اور پند و مواظظ اخذ کئے ہیں ان کا پڑھنے والوں کے دل پر گہرا اور دیر پا اثر ہوتا ہے۔

بودا: بزدل۔ لاغر۔ بے مزہ۔ پرانا۔ مٹھس مٹھسا

بود و باش: سکونت۔ قیام

حق ذات پاک اللہ الصمد
اللہ پاک بے نیاز کی قسم

کہ بود بہ مارِ بد از یارِ بد
بُڑے ساتھی سے بُرا سانپ بہتر ہوتا ہے

بہر وحدت: وحدت کا سمندر۔ اللہ تعالیٰ

بہمہ وجود: تمام تر وجود کے ساتھ

بہمیت: جانوروں والی خصوصیات

ہکی: ایک پھل کا نام جو کہ سیب سے مشابہ ہے۔

بے بہرہ: بد قسمت۔ بد نصیب

بے تامل: ہچکچاہٹ کے بغیر۔ بے فکر

بے ثباتی: جس میں قرار نہ ہو۔ قابل تغیر۔ ناپائیداری

تیچوں: وہ ذات جس کی حقیقت دریافت نہ کی جاسکے۔

بے چون و چرا: بے دلیل۔ کسی عذر کے بغیر

بے سرو پا: حیران و پریشان۔ بے بنیاد

بید: لباس کا بے پھل درخت۔ دوسرے درختوں کے پھل سورج کے

قرب سے پکتے ہیں جبکہ بید کو اس قرب کا کوئی فائدہ نہیں۔

بیج: فروخت

(پ)

پاداش: نتیجہ۔ سزا۔ بدلہ

پارہ پارہ کرنا: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ دھجیاں اڑانا

پاک طہنت: پاک عادت والا

پالان: وہ گدا جو گدھے کی کمر پر بیٹھنے کے لیے کسا جاتا ہے۔

پالن ہار: پالنے والا

پڑمردگی: افسردگی۔ کملاہٹ۔ مرجھاہٹ

پچھتوا: مغرب سے آنے والی ہوا

پراگندہ: پریشان۔ حیران۔ متفکر

پرتو: عکس۔ سایہ۔ روشنی۔ کرن

پرواختہ: آراستہ کیا ہوا۔ سنوارا ہوا

پردہ ذری: عیب کھول دینا

پرکاہ: بہت ہکا

پرگو: باتونی

پروا: بادِ شرق۔ صبا

پروین: سات ستاروں کا جھرمٹ

پڑبال: آنکھ کی ایک بیماری جس میں پکوں کے اندر سے مڑے

ہوئے بال نکل آتے ہیں اور آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے رہتے ہیں۔

پس خوردہ: پچا ہوا۔ اُلش۔ سامنے کا کھانا

پکھال: بڑی مشک۔ پانی بھرنے والا کھال کا تھیلا

پلییدی: ناپاکی۔ نجاست

پنہاں: ٹھہرا ہوا

پوشین: لومڑی کی کھال سے بنا لباس جو کہ سردیوں میں پہنا جاتا

ہے۔

پیادہ: پیدل۔ خطرِ نج کا مہرہ

پیام برد: قاصد۔ سفیر۔ ایچی

پیراہن: لباس۔ جامدہ۔ کرتا

پیر نایاغ: بے وقوف بوڑھا

پیش خیمہ: کسی واقعہ کی تمہید

یارِ بد آرد سُوی نارِ جِسم
لیکن بُرا یار تو ہمیں جہنم میں پہنچا دے گا

مارِ بد جانے ستاندے سلیم
بُرا سانپ تو صرف تہا رہی جان لے سکتا ہے

پیش بینی: دور اندیشی

پیہم: نگار۔ ستار۔ پے در پے

(ت)

تازیانہ: کوڑا۔ چابک

تائم: پورا۔ تمام۔ مکمل

تائم: شام۔ گھبراہٹ۔ تابا

تانا بانا: وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں عرض و طول میں دیئے جاتے

ہیں۔ عرض (چوڑائی) والے دھاگے کو تانا اور طول (لمبائی) والے

دھاگے کو بانا کہا جاتا ہے۔

تاویل: شرح۔ بیان۔ حیلہ شرعی۔ عذر بیجا

تاویل: شرح۔ بیان۔ حیلہ شرعی۔ عذر بیجا

تھر: کھڑی

تھرا: نفرت۔ لعن۔ ہزاری

تجاہل عارفانہ: جان بوجھ کر انجان بننا۔ ارادنا ناواقفیت ظاہر کرنا۔

تجاذب اجسام: کائنات کے تمام اجسام ایک دوسرے کو اپنی

طرف کھینچ رہے ہیں اور اسی تجاذب اور کشش پر نظام کائنات قائم

ہے۔ یہی وہ مسئلہ ہے جس کی تفصیل نیوٹن نے کی۔ اور یہ نظریہ

اُس کی طرف منسوب کیا گیا جبکہ مولانا نے سینکڑوں برس قبل یہ

نظریہ بیان فرما دیا تھا۔

تجاذب ذرات: اب یہ بات جدید سائنس نے سمجھا دی ہے کہ

اجسام کی ترکیب ذرات سے ہے اور ان ذرات میں کشش اور

تجاذب یکساں نہیں جیسا کہ لوہا اور لکڑی۔ اس مسئلہ کو مولانا نے

سینکڑوں سال قبل بیان فرما دیا تھا۔

تجدد: نیا ہونا۔ جدت۔ نیا پن

تحریف: تحریر میں اصل الفاظ بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔

تحریر: بہترین کا انتخاب۔ قبلہ کی سمت معلوم نہ ہونے پر خود سے

تعیین کرنا۔

تحسیر: حیرانی۔ تعجب۔

تجدد و امثال: ہر چیز کا اُسی جیسا ہر آن ہو جانا، حکماء اور صوفیاء ہر

چیز کا منبع و مخرج اور مرجع ذات واحد کو مانتے ہیں اور کائنات کی ہر

چیز ہر آن اُسی ذات واحد سے فیض حاصل کر رہی ہے۔ ہر چیز کے

تمام قوی اور وجود کا منبع ذات واحد ہے۔ چونکہ کائنات کی ہر چیز فانی

ہے۔ اُس کے قوی اور وجود ہر آن فنا ہو رہا ہے اور جدید قوت اور

وجود اُسی ذات واحد سے حاصل کر رہی ہے۔ تو گویا کائنات کی ہر

چیز ہر آن اپنے موجودہ وجود اور قوت کو فنا کر دیتی ہے اور اُسی جیسا

ایک جدید وجود اور قوت حاصل کر لیتی ہے۔ محسوسات میں اس کی

مثال اسی طور پر سمجھ لی جائے کہ بجلی کے ایک منبع سے وابستہ تمام قوتیں

(بلب) ہر آن ایک نیا کرنٹ منبع سے حاصل کرتے ہیں اور اُن میں

ہر آن پہلا کرنٹ ختم ہو کر نیا کرنٹ مرکز سے پہنچ جاتا ہے۔

تخم ریزی: بیج بونا۔ بیج ڈالنا

تدازک: گم شدہ چیز کا پانا

ترج: چکو ترا (پھل)

نیک با بد چوں نشیند بد شود
نیک جب بد کیسا تو بڑا ہو جاتا ہے

ہست تنہائی بہ از یاران بد
بُرے دوستوں سے تنہائی بہتر ہوتی ہے

رہتی۔ یہاں سالک کو ان چیزوں سے استغناء حاصل ہو جاتا ہے اور وہ بحث و مباحثے سے بھی گریز کرتا ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ فِشْكِّ تَحِيَّرًا (ترجمہ) "اے ہمارے رب! اپنے بارے میں مجھے زیادہ سے زیادہ حیرانی عطا فرما دے۔"

تتأثر: نفرت۔ بیزاری۔ کراہت

تن: پروری: آرام طلبی۔ عیش پرستی۔ خود غرضی

ثندی: حیزی۔ چڑچڑاہن۔ سختی۔ غصہ

تزل: زوال۔ گھٹاؤ۔ کمی

تثريبہ: بری باتوں سے دور رکھنا۔ عیب سے پاک کرنا

تواضع: خیر و۔ ملازم۔ ماتحت

تورات: الہامی کتاب جو کہ حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

توسل: وسیلہ ڈھونڈنا۔ ذریعہ۔ سفارش

توشہ: سامان۔ زاوراہ

تہہ دل: نہایت خلوص سے۔ سچے دل سے

تہی دست: خالی ہاتھ۔ مفلس۔ غریب

تیشہ: ایک اوزار جس سے پتھر توڑتے، لکڑی کاٹتے اور اینٹ

گھڑتے ہیں

تیمم: پاک کرنا، طہارت اگر غسل و وضو کے لیے پانی نہ ملے تو

دونوں ہتھیلیاں مع انگلیوں کے پاک مٹی یا کسی اور چیز پر (جس سے

مٹی چھنتی ہو) مارتے ہیں اور اس کے بعد منہ اور بازو پر پھیرتے

ہیں۔

تریاق: زہرہ مہرہ۔ زہر کی دوائی

تصرف: کچھ کا کچھ کر دینا۔ کرامت۔ قبضہ

تعارض: ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔ برابری کرنا

تعدد: تعداد میں زیادہ ہونا۔ کثرت۔ بہتات

تعیّنات: تقرریاں۔ نوکری۔ فرض

تغیرات: تبدیلیاں

تقصیر: درودنا۔ مت سماجت

تفاوت: فاصلہ۔ دوری۔ فرق

تفریس: غیر زبان کے لفظ کو فارسی بنانا۔ پھاڑنا

تقدّم زمانی: پہلا زمانہ

تقدیس: پاکیزگی۔ پاکی

تقدیم: پیش کرنا۔ مقدم سمجھنا۔ ترجیح دینا۔ فوقیت

تکف: تھوک، لعنت

تکفول: دولت مندی۔ مال داری

تنازع للبقا: ہر چیز دوسری چیز کو کھا جاتی ہے اور پھر کھانے والی چیز

کی غذا بن جاتی ہے۔ زندگی کی دوڑ دھوپ۔ کشمکش حیات

تناسخ: اس عقیدے کے مطابق روح اپنی جزا اور سزا کے اعتبار سے

مختلف حیوانات کا جسم اختیار کرتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ کروڑوں باریں

تک اسی طرح چلتا رہتا ہے۔

تجیر خیرت یا مقام خیرت: وہ مقام یا کیفیت جس میں تجلیات

رب کی فراوانی کی وجہ سے سالک کی ذکر و فکر کی طرف توجہ نہیں

عاقبت زخمت زند از جاہلی

وہ اپنی جہالت سے تمہیں نقصان پہنچائے گا

جاہل اربا تو نمساید ہمدلی

اللہ اور دین کے جاہل سے صحبت نہ کر

جینیہ: وہ بیابان جس میں بنی اسرائیل چالیس سال تک محبوس اور مقید رہے۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اللہ سے جنگ کرنے کا حکم دیا جو کہ ملک شام پر قابض تھے۔ بنی اسرائیل نے حیلے بہانے سے اس جہاد میں شرکت سے انکار کر دیا۔ اس جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو حنیہ کے میدان میں مقید کر دیا۔ وہ اس میں بھٹکتے پھرتے تھے اور اُن کو اس جنگل بیاباں سے نکلنے کا راستہ نہ ملتا تھا۔ ہر جماعت حضرت یعقوبؑ کے کسی ایک فرزند کی نسل میں سے تھی اور پچاس ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ یہ لوگ تمام دن راستہ طے کرتے تھے۔ صبح کو سوکرائٹھے تو اپنے آپ کو اسی مقام پر پاتے جنہاں سے گزشتہ صبح کو چلے تھے۔

(ث)

شمرہ: حاصل۔ فائدہ۔ بدلہ

شنا گو: تعریف کرنے والا۔ مداح

حنویہ: وہ فرقہ جو دو خداؤں کا قائل ہے۔ خالق خیر کو "یزدان" اور خالق شر کو "اہرمین" کہتا ہے

(ج)

جالوت: کافر بادشاہ جو کہ قوم عاد سے تھا اور بنی اسرائیل کا دشمن تھا۔ جالوت کی موت طالوت بادشاہ کے دور میں دوران جنگ حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں ہوئی۔

جالینوس حکیم: یہ یونان کا مشہور حکیم ہے جو کہ سکندر یونانی سے پچاس سال پہلے ہوا تھا۔ اُس نے علم طب میں چار سو کتابیں تصنیف کیں۔

جام ر حیق: صاف شراب کا جام

جائی: آپ کا نام نور الدین عبدالرحمن تھا اور جابی تخلص۔ خراسان کے قصبہ جام میں 817ھ کو پیدائش ہوئی۔ روحانی تربیت مشہور نقشبندی بزرگ حضرت شیخ سعد الدین محمد کاشغریؒ نے کی۔ حضرت شیخ سعد الدینؒ کا سلسلہ طریقت دو واسطوں سے حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبندؒ سے جاملتا ہے۔ حضرت جابیؒ اپنے وقت میں علوم شریعت و طریقت کے شہباز تھے۔ آپ صحیح معنوں میں ایک درویش اور صوفی تھے۔ عاشق رسولؐ تھے۔ 18 محرم 898ھ بمصر 81 سال ہرات میں وصال پایا۔ خیابان ہرات میں اپنے مرشد کے مزار کے قریب دفن کئے گئے۔ آپ کی تصنیفات کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ نثر و شاعری دونوں میں آپ کی 44 کتب ہیں۔ آپ کا نعتیہ کلام ہر ہر دور میں عشاق کے دلوں میں گونجتا رہا ہے۔

جاں فزا: فرحت انگیز۔ دل کو خوش کرنے والا

جاں گداز: جان کو گھلانے والا۔ دل پر اثر کرنے والا

جانناں: محبوب

جھاؤ: ایک قسم کا پودا جو دریا کے کنارے اُگتا ہے اور اُس سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ کپڑا وغیرہ ناپنے کے لکڑی کے آلے کو بھی کہا جاتا ہے۔

جبرائیل: فرشتوں کے سرداران کے ذمہ اللہ کا پیغام اور وحی انبیاء کے پاس لیے کر آتا ہے۔

جبری: زبردستی۔ مجبور کر کے

اِس عسیر با بوا حکم ہمارا بُود
یہ حضرت عمرؓ ابو جہل کے ساتھ ہمارا تھے

اِس زماں کہ بحث عقلی ساز بُود
جس زمانہ میں عقلی بحث ہیا تھی

جبریہ: وہ فرقہ جس کا عقیدہ ہے کہ انسان کو اپنے اعمال و افعال پر کوئی اختیار نہیں ہے۔

جبر و قدر: اس مسئلہ کی بنیاد اس نظریہ پر ہے کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے یا انسان کے افعال کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

جبلت: سرشت۔ فطرت۔ طبیعت

جزیرہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری کے شاگرد جو کہ فلسطین میں رہتے تھے۔ یہ پنجبر متعدد بار قتل کئے گئے لیکن قدرت الہی ہر بار اُن کو زندہ کر دیتی۔

جزو لا ینفک: وہ حصہ جو علیحدہ نہ ہو سکے۔ اٹوٹ انگ۔

جسم مثالی: اہل شروع اور اہل تصوف متعدد عوالم کو موجود مانتے ہیں۔ جن میں سے ایک عالم شہود ہے۔ وہ یہی عالم ہے کہ جس میں ہم سب اس زندگی کے ساتھ موجود ہیں۔ یہاں تمام اجسام سادہ اور

عنصر سے بنے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک عالم مثال ہے جس میں ہر

وہ مخلوق جو عالم شہود میں ہے اُس عالم میں ہے۔ اس عالم میں بھی

ہے۔ لیکن اُس عالم میں مادہ اور عناصر کا وجود نہیں ہے۔ وہ موجود جسم

کو عنصری نہیں بلکہ جسم مثالی کہتے ہیں۔

جست: چھلانگ۔ پھاند

جست: ایک دھات کا نام

جسد عنصری: مادی جسم

جسمانی علاقہ: جسمانی تعلقات۔ جسمانی بکھیرے

جسمانی عوارض: جسم کا دکھ۔ بیماریاں

جمادات: بے جان چیزیں جیسے دھات۔ پتھر۔ معدنی اشیاء

جذب: کشش۔ چوسنا

جنس: پیداوار۔ اسباب۔ صنف۔ نسل

جوہر: ایک فرضی شخصیت جس کی طرف فارسی ادب میں بہت سے

پُر مذاق قصے منسوب ہیں جیسے کہ اُردو ادب میں مُلّا دو پیازہ یا شیخ

چلی۔

جوہر و جفا: ظلم و زیادتی

جوع البقر: وہ انسان جس میں انسان کھاتا رہتا ہے اور اُس کا دل

نہیں بھرتا۔

جولہا: کپڑے والے

جوہر: قیمتی پتھر۔ خلاصہ۔ لب لباب۔ اصل حقیقت

جولانی: گھوڑے کی دوڑ۔ طبیعت کی روانی۔ رفتار کی تیزی۔ پھرتی

جہات: سمتیں۔ طرفین۔ جہت کی جمع

جہاد اصغر: کافروں سے جہاد۔

جہاد اکبر: نفس سے جہاد

جوی آب: جنت میں پانی کی نہر

جوی التیمین: جنت میں شہد کی نہر

جوی شیر: جنت میں دودھ کی نہر

جوی یابود: جنت میں شراب کی نہر

جو یا جو یاں: ڈھونڈنے والا تلاش کرنے والا

جیحوں: ترکستان کا ایک مشہور دریا جو جھیل ارال میں گرتا ہے۔

بُؤا الحکم بُؤجیل شد در بحث آل
اُن کی بحث میں برا الحکم، البرجیل بن گیا

چوں عمر از عقل آمد سوائے جاں
عمر جب عقل سے رُوح کی طرف آئے

(ج)

چار میخ: سزا کا ایک طریقہ جس میں مجرم کے چاروں ہاتھ پاؤں کیلوں سے باندھ دیے جاتے ہیں۔

چاشت: سپردن چڑھے کا وقت۔ صبح کا کھانا۔ حاضری۔ ایک نقلی نماز جو سپردن چڑھے پڑھتے ہیں۔

چاہ بابل: شہر بابل کا ایک کنواں۔ جس کی بابت کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت دونوں فرشتے وہاں قید ہیں۔

چرب زبان: چکنی چڑی باتیں کرنے والا۔ خوشامدی پُختہ: الو کی ایک چھوٹی قسم

چقماق: ایک پتھر جس میں سے آگ نکلتی ہے۔

چگونگی: کیفیت۔ اصلیت۔ خاصیت

چلی: شریف مہذب اور خوش خلق۔

چند ہا: وہ شخص جس کی آنکھیں روشنی کی تاب نہ لاسکیں۔

چھاچھ: دی بلو کر کھن نکالنے کے بعد باقی رہ جانے والی لسی۔

(ح)

حال: وجود۔ بخودی۔ موجودہ زمانہ۔

حاتم طائی: قبیلہ بنو طے کے مشہور مخنی سردار جو رسول کریم کی نبوت سے قبل وفات پا گئے۔ اُن کے صاحبزادے عدی بن حاتم مسلمان ہوئے تھے۔

حادث: قدیم کی ضد۔ نئی چیز جو پہلے نہ ہو فانی

حاذق: ماہر

حُت: جاہ: منصب و رتبہ کی محبت

حجاج بن یوسف ثقفی: خلیفہ عبدالملک مروانی کے دور کا عراق کا مشہور ظالم گورنر

حجت: دلیل۔ بحث۔ تکرار

حدیقۃ الحقیقت: تصوف کے موضوع پر پہلی منظوم کتاب جو کہ حکیم سنائی کی فارسی شاعری کا شاہکار۔ اس کو تصوف کے موضوع پر فارسی شاعری کی پہلی کتاب ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ مولانا روم، حکیم سنائی اور حدیقۃ الحقیقت کو بہت عزت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حُسن: خوبصورتی

حُز: آزاد۔ جو کسی کا غلام نہ ہو۔ جمع احرار

حرم سرا: زنا خانہ۔ بیگموں اور حرموں (لونڈی، کنیز) کے رہنے کی جگہ

حریم: گھر کی چار دیواری۔ خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار۔ مکان۔ گھر

حریر: زبشی کپڑا

حسن ازلی: ہمیشہ سے حسین

حسنات: نیکیاں۔ بھلائیاں

حقانیت: خدا کی طرف منسوب ہونا۔ سچائی۔ صداقت

حق ین: سچی بات پر نظر رکھنے والا

حق پرست: سچا آدمی۔ حق بات کرنے والا

حق الیقین: تصوف کی اصطلاح۔ اللہ کو دل کی آنکھ سے دیکھنا۔

کوست فتنہ ہر شریف و ہر خیس
کیونکہ وہ ہر شریف و دلیل کے لئے فتنہ ہے

من بحجت برنسیا یم با بلیس
میں دلیل کے ذریعہ شیطان سے نہیں جیت سکتا

اللہ پر پورا یقین۔

حلقوم: گلا، نخرہ، سینے اور گلے کے بیچ کا گڑھا

حلم: بردباری، برداشت، نرمی

حلیمہ سعدیہ: قبیلہ بنو سعد کی خوش نصیب خاتون، جن کو یہ اعزاز

حاصل ہے کہ انہوں نے رسول کریم کو دودھ پلایا اور چھ سال تک

آپ کی دیکھ بھال کی۔ لہذا یہ آپ کی رضاعی ماں ہیں۔

حیلہ باز: مکاری، فریبی، دغا بازی

حیف: افسوس

حیرت: دیکھنے، تحیر

حواس خمسہ: پانچ ظاہری حسیں، دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور

محسوس کرنے کی حسیں

حوادث: تکلیفیں، مصیبتیں، حادثہ کی جمع

(خ)

خار پشت: اس کو اردو میں سہہ کہتے ہیں۔

خارج: کافر، مرتد، علیحدہ

خازن: خزانچی

خٹکن: ترکستان کا ایک علاقہ جہاں کا منگ مشہور ہے۔

خر: گدھا

خراسان: موجودہ ایران کا صوبہ۔ جس میں مشہد شریف کا شہر بھی

ہے۔ قدیم وقتوں میں خراسان ایران کے مشرق اور افغانستان کے

مغرب میں ایک ملک تھا۔ جس میں ہرات، مشہد اور بلخ مشہور شہر

تھے۔

خرمن: کھلیان۔ غلے کا وہ ڈھیر جس میں سے بھوسا الگ نہ کیا گیا

ہو۔

خریف: موسم خزاں

خود ہیں: مغرور، تکبر، خود پسند

خدایو: خداوند، آقا، مصر کے بادشاہوں کا لقب

خس: سوکھی گھاس، ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس

خشت: اینٹ

خسے، ہیسے، مٹے

خضر: ایک پیغمبر جن کی نسبت مشہور ہے کہ انہوں نے آپ حیات پیا

ہے اور وہ قیامت تک ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کچھ اہل علم کے نزدیک

آپ ولی اللہ ہیں۔ اُن کو اس وجہ سے خضر کہا جاتا ہے کہ اُن کی

کرامت یہ ہے کہ جہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ وہاں سبزہ اُگ آتا ہے۔

خفی: پوشیدہ، چھپا ہوا

خفہ: سویا ہوا، خوابیدہ

خلاق: بہت زیادہ پیدا کرنے والا۔ اللہ کا صفاتی نام

خلعت: وہ پوشاک جو بادشاہ یا امراء کی طرف سے بطور عزت

افزائی ملے۔ تخت، عظیم، تحسین

خم: میڑھ۔ جھکاؤ

خم: شراب کا منکا یا پیالہ

خناق: ایک مرض جس میں گلے اور حلق پر درم آ جاتا ہے اور سانس

آدمے کو عَلَّمَہَ الْأَسْمَاءَ بَکْرَتِ
حضرت آدمؑ جو کہ عَلَّمَہَ الْأَسْمَاءَ کے مالک ہیں

درنگ چوں برقِ ایں سب بے تگت
وہ بھی اِس گئے کے آگے ہار گئے

بند ہو جانے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

خو: عادت

خوابہ تاش: ایک آقا کے دو غلام ہوں تو ہر ایک دوسرے کا خوابہ تاش کہلائے گا۔

خوان: دسترخوان۔ تھال۔ طشت

خوش الحان: اچھی آواز والا سُر ملا

خوگر: عادت خصلت رسم و رواج

خیمبر: مدینہ منورہ کے نزدیک مشہور قلعہ جسے حضرت علیؑ نے یہودیوں سے فتح کیا تھا۔

خیر الخلائق: مخلوقات میں سے سب سے بہتر۔ مراد رسول کریمؐ

(د)

داد و دہش: فیاضی

دار العمل: عمل کی جگہ۔ مراد دنیا

داؤد: عبرانی لفظ ہے۔ معنی محبوب اور عزیز کے ہیں۔ ایک پیغمبر کا

نام جو کہ حضرت سلیمانؑ کے والد تھے۔ آسمانی کتاب زبور حضرت

داؤدؑ پر نازل ہوئی۔

داعیہ: داعی: دعوت دینے والا۔ دعا کرنے والا

دام فریب: فریب کا جال یا پھندا

دباغ: کچا چمڑہ رنگنے والا

دُور: پیٹھ۔ پیچھا۔ پشت۔ کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ مقعد

دُور: پچھوا ہوا۔ باد صبا۔ بادِ نسیم

دجلہ: ایشیائی روم کے مشہور دریا کا نام جو بغداد کے نیچے بہتا ہے

دُختران لغش یا بنات اللغش: بنات تین ستارے ہیں اور لغش چار

ستاروں کا مجموعہ ہے۔ بنات اللغش اُن سات ستاروں کے مجموعے

کو کہتے ہیں جو چار پائی کی صورت میں نظر آئے۔

دُر: موتی

دُر دُرہ: بچہ پیدا ہونے کا درد

دُر یکتا: اکیلا موتی۔ نایاب موتی

دُر گاہ: آستانہ خاقانہ دُر بار شاہی

دُر ماں: علاج

دُفینہ: دفن کیا ہوا مال گڑا ہوا خزانہ

دُقیانوسی: پرانا۔ قدیمی۔ فرسودہ

دُمری: چھدام۔ پیسے کا چوتھا حصہ

دُم عیسیٰ: حضرت عیسیٰؑ نے گارے سے چمکا ذری شکل کا ایک پرندہ

بنایا اور اُس پر دم کیا تو وہ اڑنے لگا۔

دُنوی علائق: دنیاوی بکھیرے۔ دنیاوی تعلقات

دوئی: دو سمجھنا

دہریہ: وہ فرقہ جو اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ نظام

کائنات خود بخود چل رہا ہے اور بغیر کسی متصرف کے اسی طرح قدیم

سے چلا آ رہا ہے چونکہ یہ دہر اور زمانے کو متصرف مانتا ہے اس لیے

ان کو دہریہ کہا جاتا ہے۔

دیریت: خون بہا۔ جرمانہ

جُہد کُن تا از تو حکمت کم شود
کوشش کر کہ تیری دانائی کم ہو جائے

گر تو خواہی ایں شقاوت کم شود
اگر تو چاہتا ہے کہ تیری یہ بد بختی کم ہو جائے

دیدنی: دیکھنے کے قابل۔ دیکھا ہوا

دیدہ ور: ہوش مند صاحب نظر

دیوث: بے حیا مرد بیوی کی بدکاری سے جانتے بوجھتے ہوئے چشم پوشی کرنے والا بھڑواؤہ شخص جو دوسروں کی بیوی سے فسق کرتا ہے۔

ڈوم: مغنی۔ میراثی۔ قوال

ڈینگیں: شیخی۔ لاف زنی۔ تعلی

(ذ)

ذکاوت: ذہن کی تیزی۔ ذہانت

ذریت: تخم۔ اولاد۔ نسل

ذی حس: جاندار۔ احساس رکھنے والا

(ر)

راحت: رسائی: آرام پہنچانا

راست رو: سیدھا چلنے والا۔ ایماندار

راضی برضا: اللہ کے حکم پر راضی

رائدہ درگاہ: درگاہ الہی یا دربار بادشاہی سے نکالا ہوا۔

راہ رو: مسافر۔ راہ گیر

رباب: ایک قسم کی سارنگی

رباط: سرائے

ربیع: موسم بہار

رزم و بزم: میدان جنگ اور محفل بُرائی اور عیش و عشرت کی جگہ

رذیلہ: کمینگی۔ اچھا پن

رعشہ: لرزہ ایک بیماری جس میں ہاتھ پاؤں خود بخود ہلکے ہیں

رفعت: بلندی۔ ترقی۔ عزت۔ بزرگی

رموز: رمز کی جمع۔ اشارہ۔ راز۔ بھید

رنجور: رنج و غم۔ بیمار۔ افسردہ

رنڈی: رقا صہ۔ بازاری عورت

روزان: سوراخ۔ روشندان۔ شکاف

روئے سخن: بات کا رخ۔ خطاب

روش: طور طریقہ

رے: عراق کا ایک مشہور شہر علامہ فخر الدین اسی کی نسبت سے رازی کہلاتے تھے۔

رہٹ: وہ چرخ جس کے ذریعے کنویں سے پانی نکالتے ہیں۔

(ز)

زار و زار: بدلا پتلا۔ کمزور۔ ناتواں۔ لاغر

زاع: گوا۔ کاگ۔ کمان کے گوشے کی نوک۔ موسیقی کے ایک راگ

کانام

زبور: الہامی کتاب جو کہ حضرت داؤد پر نازل ہوئی۔

زعم: گمان۔ ظن۔ غرور

زکا: بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔ امیر۔ فوراً ادا کرنے والا

زمرے: جماعت ہمراہی قوت

زہریر: نہایت سردی۔ دوزخ کا وہ حصہ جس میں سردی کا عذاب

دیا جائے گا۔

جُہد کن تا از تو حکمت کم شود
کوشش کر کہ تیری دانائی کم ہو جائے

گر تو خواہی ایں شقاوت کم شود
اگر تو چاہتا ہے کہ تیری یہ بدسختی کم ہو جائے

زُتار: صلیب کا دھماکہ جو عیسائی اپنے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

زنجبیل: سونٹھ۔ بہشت کی ایک نہر کا نام

زنگی: حبشی ملک زنجبار کا رہنے والا

زیر تنگیں: ماتحت۔ حکومت میں۔ تصرف میں

زیر و بم: نیچا اور اونچا سُر۔ طبلے یا نقارے کا دایاں بایاں رُخ، زیر کا

مطلب ہلکا سُر اور بم کا مطلب بھاری سُر۔

(س)

ساربان: اونٹ والے

سالمک: راہ چلنے والا۔ تصوف کی اصطلاح میں قرب الہی کا معنی

سامری: ایک یہودی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں

چاندی سونے کا ایک پتھر بنا کر بنی اسرائیل سے اُس کی پرستش

کروائی۔

سبا: یمن کا قدیم نام جس کی حکمران ملکہ بلقیس تھی اور بعد از قبول

ایمان حضرت سلیمان کے نکاح میں آئیں۔

نسبیت: یہ اصول کہ ہر شے کا کوئی سبب یا علت ہوتی ہے۔

سبطی: بنی اسرائیل کا فرد حضرت یعقوب کی اولاد حضرت موسیٰ کی

قوم کا فرد

سبک روی: تیز چال

ستار: پردہ پوش۔ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام

سجین: دوزخ کی ایک گھاٹی

سحر: جادو۔ سحر کا تعلق محض ساحر کی توجہ اور تصرف سے ہے۔ لہذا

جادوگر کی غفلت کے وقت سحر کا کوئی اثر نہیں رہتا

سدرہ: بیری کا درخت

سدرۃ المنتہی: بیری کا وہ درخت جو ساتویں آسمان پر ہے۔ جو

حضرت جبرائیل کی پرواز اور مخلوق کے علم کی انتہا ہے

سُر: باطن ذاتی رائے

سُر اب: رتلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی

کا دھوکا ہوتا ہے۔ دھوکا ہی دھوکا

سُر بمہر: بند کر کے مہر لگایا ہوا۔ جسے سیل کر دیا گیا ہو۔

سُر بستہ: چھپا ہوا۔ پوشیدہ

سُر شت: نغو۔ خصلت۔ عادت۔ مزاج

سُر مدی عشق: غیر فانی عشق، دائمی عشق، خدائی یا حقیقی عشق

سُر گراں: بختا۔ ناراض۔ برہم۔ جو نشے کے خماریں ہو

سُر عت: جلدی۔ تیزی۔ پھرتی

سعادت: اقبال مندی۔ خوش نصیبی

سعد: مبارک۔ نیک۔ چاند کی بائیسویں منزل

سعدی: شیخ شرف الدین مصلح سعدی شیرازی: نام شرف الدین

لقب مصلح اور تخلص سعدی شیراز (ایران) اُن کا وطن تھا۔ شیراز

صدیوں ایران کا پایہ تخت اور علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ پیدائش

تقریباً 491ھ میں اور وفات 589ھ میں ہوئی۔ اس طرح شیخ

نے ایک سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ تخلص سعدی کی وجہ یہ بتائی گئی

ہے کہ شیخ کے والد محترم عبداللہ شیرازی، بادشاہ اتابک سعد زنگی کے

حکمتے بے فیض نور ذوالحلال

وہ دانائی اللہ کے نور سے بے فیض ہے

حکمتے کز طبع زاید وز خیال

وہ دانائی جو خیال یا طبیعت سے پیدا ہو

تھا۔ جس نے دارا شاہ ایران کو شکست دی تھی۔ یہ سکندر ذوالقمرین سے صدیوں بعد گزرا ہے۔

سلسبیل: بہشت کی ایک نہر۔ خوشگوار چیز۔

سماک: انتہائی بلندی پر دو ستارے ہیں۔ ایک کو سماک اعزل اور دوسرے کو سماک راع کہتے ہیں۔

سہک: قدیم عقیدے کے مطابق وہ مچھلی جس پر زمین مکی ہوئی ہے۔ یعنی زمین کا سب سے نچلا طبقہ

سمن: چنبیلی کا پھول۔ یا سمن کا مخفف

سمور: لومڑی کی قسم کا ایک جانور جس کی کھال سُرخ مائل سیاہی ہوتی ہے۔ اُس کے بال بہت نرم ہوتے ہیں اور اُس سے عمدہ قمیضیں لباس بنتے ہیں۔

سنائی: حکیم ابوالحجید محمد بن آدم سنائی غزنویؒ فارسی کے عظیم شاعر تھے۔ 1100ء سے 1200ء کے درمیان افغانستان کے شہر غزنی

میں رہتے تھے۔ بہرام شاہ بادشاہ کے دربار سے وابستہ تھے۔ اُسی عرصہ میں تصوف سے وابستگی کی وجہ سے دربار سے علیحدگی اختیار

کر لی۔ اُن کی شاعری نے بعد میں آنے والے فارسی شعراء اور فارسی ادب پر گہرا اثر ڈالا۔ وہ فارسی زبان کے پہلے شاعر خیال کے

جاتے ہیں۔ جنہوں نے قصیدہ، مثنوی اور غزل کی اصناف کو اپنے فلسفیانہ مسائل تصوف کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

سنگ خارا: ایک قسم کا نیلگوں پتھر

سنگریزے: سنگر۔ روڑی۔ بھری

ملازم تھے اور شیخ نے اسی بادشاہ کے عہد میں شاعری شروع کی اس لیے اُن کے نام کی نسبت سے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔ آپ نے

ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد علم و علماء کے مرکز بغداد کے شہرہ آفاق دارالعلوم نظامیہ میں داخلہ لیا۔ آپ اپنے وقت کے

نہایت جلیل القدر اُستاد علامہ ابوالفرج عبدالرحمن بن جوزی کے شاگرد خاص تھے۔ آپ کی جادو بیانی اور نصاحت و بلاغت کا شہرہ

آپ کی زندگی ہی میں چہار سو پچھل چکا تھا۔ طریقت میں آپ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ سے فیض یافتہ ہیں۔

سعید: نیک۔ بھلا۔ مبارک۔ خوش نصیب

سُفلی: پستی کا۔ نچلے درجے کا وہ منتر جاو یا عمل جس میں غیبت اور اج سے مدد لی جاتی ہے۔

سقا: پانی لانے یا پلانے والا۔ ماشکی

سُقوط: گر پڑنا۔ جنگ ہارنا، خطا کرنا۔ کسی حرف کا وزن شعر کے خلاف ہونا۔

سُکر: خمار۔ نشہ۔ بے ہوشی۔ وہ کیفیت جس میں سالک کے لیے ظاہری و باطنی احکام میں فرق اُٹھ جائے۔

سکورا: مٹی کا پیالہ

سکندر ذوالقمرین: ایک خدا پرست اور برگزیدہ بادشاہ جس کا قصہ قرآن پاک میں مذکور ہے۔ آب حیات کی جستجو اور اُس سے محرومی کا

قصہ بھی اسی کی طرف منسوب ہے۔ یہ سکندر اعظم جس کو سکندر روی (یونانی) بھی کہتے ہیں کے علاوہ شخصیت ہے۔ سکندر روی شاہ یونان

حکمت بے فیض نورِ ذوالسبب لال
وہ دانائی اللہ کے نور سے بے فیض ہے

حکمت کز طبع زاید وز خیال
وہ دانائی جو خیال یا طبیعت سے پیدا ہو

سنگسار: پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالنا۔ شرع اسلامی میں زانی اور

انگامی کی ایک سزا

سُورن: سونا، طلا

سوز: درد۔ مرثیہ خوانی کی ایک طرز۔ جلن

سوزش: جلن۔ کھولن۔ درد۔ تکلیف

سوختہ: جلا ہوا، مصیبت زدہ، افسردہ

سوفسطائیہ: توہم پرست فلاسفہ کے ایک گروہ کا پیرو۔ یہ فلاسفہ

اشیاء کی حقیقت کے منکر ہیں

سیات: برائیاں۔ بدیاں

سیرغ: ایک بڑا خیالی پرندہ جس کا وطن کوہ قاف بتایا جاتا ہے

(ش)

شافعی (امام شافعی): بہت بڑے مجتہد اور امام اور چاروں اماموں

میں سے ایک اصل نام محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع

تھا۔ ۵۴ سال کی عمر پر ۲۰۳ھ میں وصال پایا۔

شاق: دوبھر۔ مشکل۔ دستور۔ ناگوار

شاہنامہ فردوسی: یہ فردوسی کا فارسی شاعری کا شاہکار ہے۔ لغوی

معنی بادشاہوں کی کتاب کے ہیں۔ اسی میں فردوسی نے ایران کے

قدیم بادشاہوں کے حالات و واقعات بیان کئے ہیں اس ضخیم کتاب

کو فردوسی نے (30) تیس سال کے عرصہ میں مکمل کیا اور اس کے

اشعار کی تعداد تقریباً (50,000) پچاس ہزار ہے۔

شائبہ: آمیزش۔ شک۔ احتمال

شکوک: وہ فقیر جو درخت پر بیٹھ کر رات کو بھیک مانگے تاکہ اُس کو

کوئی دیکھ نہ سکے

شتر: اونٹ

شجاع: بہادر۔ دلیر۔ جری

شرح: تفسیر۔ کھول کر بیان کرنا۔ ترغ۔ بھاؤ

شرف: بزرگی۔ بلندی۔ ترجیح۔ فوقیت۔ کسی سیارے کا اپنے اصلی

برج میں واپس آنا

شش: جہات: چھ اطراف مشرق، مغرب، شمال، جنوب اور پیچھے

تمام عالم۔ پوری کائنات

شفق: سرخی جو طلوع آفتاب سے پیشتر صبح کو اور غروب آفتاب کے

بعد نمودار ہوتی ہے۔

شفیع: سفارش کرنے والا رسول کریمؐ کے ۹۹ ناموں میں سے ایک

مبارک نام

شقاوت: بد بختی۔ بد نصیبی۔ سنگدلی

شق القمر: حضورؐ کا کفار کے طلب کرنے پر چاند کے دو ٹکڑے

کر دینے کا معجزہ

شق صدر: رسول کریمؐ کے سینہ مبارک کو چاک کیا جانا، پہلی مرتبہ ایسا

آپؐ کے بچپن میں ہوا۔ دوسری مرتبہ آپؐ کی عمر مبارک دس برس

تھی۔ تیسری مرتبہ آپؐ کی بعثت کے وقت ہمر ۴۰ سال اور چوتھی

مرتبہ واقعہ معراج کے وقت ایسا پیش آیا

شقی: سنگدل و بد بخت

حکمت دینی برد فوق فلک

دین کی سمجھ آسمان پر لے جاتی ہے

حکمت دنیافزا یدن و شک

دنیاوی حکمت داناں ظن اور شک بڑھاتی ہے

شکست: در سخت: ٹوٹ پھوٹ۔ نقصان

شنیدنی: سننے کے قابل، قابل سماعت

شور زمین: وہ زمین جس میں نمک یا شورہ ہو۔ ناقابل استعمال زمین

شورش: فتنہ۔ فساد۔ ہنگامہ۔ بلوہ

شہاب: ٹوٹنے والا ستارہ

شہسوار: گھوڑے کی سواری کا ماہر۔ اپنے شعبے کا ماہر

شہوت: خواہش۔ آرزو۔ حصول لذت۔ خواہش جماع۔ جنسی

خواہش

شیطنیت: سرکشی، تکبر

(ص)

صاحب: دوست۔ ساتھی۔ خدا۔ مالک۔ خاوند۔ کلمہ تعظیم

صاحبزاد: وہ خوش نصیب جس کی ولادت یا نطفہ کے استقرار کے

وقت داخل اور مشتری ایک ہی برج میں ہوں

صالح: نیک پارسا۔ پرہیزگار۔ ایک پیغمبر جو اللہ کی طرف سے قوم

شود میں بھیجے گئے۔

صلاح الدین زرکوب: حضرت شمس تبریز کی جدائی کے بعد مولانا

روم نورس تک حضرت صلاح الدین زرکوب کی صحبت میں رہے۔

اُن کا وصال ۶۲۶ھ میں ہوا۔ وہ مولانا روم کے استاد حضرت سیدنا

برہان الدین محقق سے بیعت تھے۔ انہوں نے مولانا روم کی صحبت

میں اپنا سب کچھ لٹا دیا۔ صاحب حال بزرگ تھے۔

صبح: صبح کی شراب

صبح: حسین

صانع: کاریگر۔ بنانے والا۔ پیدا کرنے والا

صبح صادق: نور کا تڑکا۔ پوپھنا

صبح کاذب: صبح کی روشنی جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔

صبر: جھٹکا۔ بگاڑوں پر نری کرنے والا۔ اللہ کا صفاتی نام۔ صبر

صحو: ہوشیاری۔ بیداری۔ وہ حالت جس میں ظاہر اور باطنی احکام

میں فرق باقی رہتا ہے

صدر: میر مجلس سربراہ مملکت سید سردار

صدقہ جاریہ: ایسی خیرات جس سے لوگوں کو ہمیشہ فائدہ پہنچتا

ہے۔

صدور: صادر ہونا۔ اجراء

صریح نص: صاف حکم یعنی بغیر کسی شک و شبہ سے

صفا: پاک۔ پاکیزہ۔ مجلہ۔ ہموار۔ مکہ شریف کی ایک پہاڑی جہاں

دوڑنا ارکان حج میں شامل ہے۔

صفاوی مزاج: بلخی مزاج والا۔ تلخ مزاج

صناعی: کاریگری۔ ہنرمندی

صور: بگلی، نفیری

صورت گر: مصور۔ نقاش

صلح حدیبیہ: ۶۱۰ھ میں رسول کریم نے مکہ معظمہ سے ۶ میل کے

فاصل پر حدیبیہ کے مقام پر اپنے چودہ صحابہ کی موجودگی میں کفار

پائے چوبیس سخت بے تمکیں بود
(اور) لکڑی کا پیر بہت کمزور ہوتا ہے

پائے استدلالیاں چوبیس بود
(عقلی) دلائل والوں کا پیر لکڑی کا ہوتا ہے

مکہ سے صلح کا ایک دس سالہ معاہدہ کیا۔ اس کو قرآن نے فتح مبین

سے تعبیر کیا ہے۔ مسلمان عمرہ کی نیت سے گئے تھے لیکن کفار مکہ نے

اُن کو مکہ معظمہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

صیقِل: صفائی۔ آب۔ چمک۔ جلا

(ط)

طا قحہ: چھوٹا طاق۔ محراب۔ محراب دارِ اُٹ جو کہ دیوار میں بناتے

ہیں۔

طا لوت: یہ بنی اسرائیل کا ایک نیک بادشاہ تھا۔ اُس کی بادشاہت

کے دوران اس کو ایک سخت قومی دشمن جالوت سے جنگ کرنا پڑی۔

حضرت داؤد کا بچپن تھا اور وہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت

شمویلؑ نے طا لوت کو بشارت دی کہ جالوت کی موت حضرت داؤدؑ

کے ہاتھوں ہوگی۔ طا لوت نے حضرت داؤد کو فوج میں شامل

کر لیا۔ دورانِ سفر چند پتھروں نے حضرت داؤدؑ سے کہا کہ ہم کو

ساتھ لے لو۔ جالوت ہماری ضرب سے مرے گا۔ جب طا لوت

سے مقابلہ ہوا تو حضرت داؤدؑ نے وہی پتھر اُس کو مارے۔ جس سے

جالوت ہلاک ہو گیا۔

طمطراق: شان و شوکت

طوبی: جنت کا ایک درخت جس کی شاخیں ہر جنتی کے گھر میں ہوں

گی۔ جس سے وہ خوشبودار پھل حاصل کریں گے۔

طور (کوہ طور): مشہور پہاڑ جو عرب کے شمال مغرب میں واقع

ہے۔ اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ہمکنار ہوئے اور بنی

اسرائیل کے لئے ہدایت لائے۔

طو مار: لمبی جوڑی تحریر

طوق: گلوبند۔ گلے کا ایک زیور۔ حلقہ

طول: لمبائی

طی الارض: زمین کا لپٹ جانا، اولیاء اللہ کے لیے بسا اوقات زمین

لپیٹ دی جاتی ہے اور وہ مہینوں کا سفر سیکنڈوں میں طے کر لیتے

ہیں۔

طاہرانِ قدس: پاک جان کا پرندہ۔ مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام

(ظ)

ظرف: دانائی۔ زیرکی۔ برتن۔ حوصلہ

ظنی علوم: قیاسی علوم

ظریف: خوش طبع

(ع)

عاشورہ: محرم کی دسویں تاریخ

عاد: وہ عدد جو ایک معلوم عدد کو پورا تقسیم کر دے۔ ایک قوم جس کے

پیغمبر حضرت ہودؑ تھے۔

عالم ارواح: روحوں کا جہاں

عالم بالا: آسمان۔ عرش۔ بہشت کے عالی درجہ لوگوں کے رہنے کی

جگہ

عالم سفلی: دنیا۔ زمین

عالم شہود: وہ عالم جس میں سب کچھ نظر آئے۔ تصوف کی اصطلاح

پائے چوبیس سخت بے تمکین بود

(اور) لکڑی کا پیر بہت کمزور ہوتا ہے

پائے استدلالیاں چوبیس بود

(عقل، دلائل والوں کا پیر لکڑی کا ہوتا ہے)

میں وہ حالت جس میں ہر چیز کے اندر خدا کا وجود نظر آئے۔
عالم صغیر: دنیا۔

عالم کبیر: آدمی کا جسم (اصطلاح تصوف میں)

عالم کون و فساد: دنیا

عالم خلق: یہ دنیا کہلاتی ہے جہاں اشیاء اپنے سارے مقدار کے ساتھ موجود ہیں۔

عالم مثال: وہ عالم ہے جو عالم خلق سے بالا ہے۔ وہاں اشیاء میں مقدار تو ہے مادہ نہیں ہے۔

عالم امر یا عالم روح: وہ عالم ہے جو عالم مثال سے بھی بالا ہے۔ وہاں اشیاء بغیر مادہ اور مقدار کے موجود ہیں۔

عالم ناسوت: فانی دنیا

عشرت: بے فائدہ۔ بلا وجہ۔ ناحق

عدن: بہشت جس میں آدم علیہ السلام کو رکھا گیا۔

عدیم المثال: بے مثل۔ بے نظیر۔

عذر: بہانہ۔ جیلہ

عریاں: ننگا۔ بے پردہ۔ برہنہ

عڑی: ایک بت۔ عرب کا ایک درخت جسے کافر جوں کی طرح پوجتے تھے۔

عشر: شرعی اعتبار سے زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ خیرات کرنا

عشق حقیقی: خدا تعالیٰ کا عشق۔ محبت الہی

عطار: عطر فروش

عطار: حضرت خواجہ فرید الدین عطار: 513ھ میں نیشاپور کے

ایک صوبے میں پیدا ہوئے۔ فرید الدین لقب ہے۔ ابو حامد اور

ابو طالب کنیت ہے۔ پورا نام محمد بن ابوبکر بن اسحاق ہے چونکہ آبائی

پیشہ عطاری تھا۔ اس لیے تخلص کے طور پر عطار لکھتے تھے۔ وہ صرف

ایک ادیب اور شاعر کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ علم تصوف اور علم

اخلاق کے ایسے نامور استاد مانے گئے کہ جن کے اقوال زریں پر

آج بھی اقوام عالم مردہن رہی ہیں۔ انہوں نے تصوف کے گہرے

اور نازک مسائل کو اس قدر بے تکلفی روانی اور سادگی سے ادا کیا ہے

کہ نثر میں بھی اس سے زیادہ آسان اور نیکی ممکن نہ ہوئی۔ اسرار نامہ

الہی نامہ مصیبت نامہ شاہنامہ پند نامہ منطق الطیر اور تذکرۃ

الاولیاء ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ مولانا روم ان کی عظمت و کمال

کے انتخابی معترف تھے۔ اور فرماتے تھے: "ما از پس سنائی و عطار

آمدیم"

شیخ عطار: حضرت سیدنا مجدد الدین بغدادی کے مرید تھے اور شیخ

مجدد الدین بغدادی: حضرت شیخ نجم الدین کبرئی کے مرید و خلیفہ

تھے۔ حضرت شیخ عطار نے 625ھ ہجر 114 سال میں شہادت

پائی۔ آپ کا مزار اقدس نیشاپور میں ہے۔

عفت: پرہیز گاری۔ عصمت۔ پاکدامنی

عقده کشائی: گرہ کھولنا۔ مشکل آسان کرنا۔ مسئلہ حل کرنا۔

عقل معاش: وہ عقل جو دنیاوی امور میں تیز اور آخرت سے نابلد

ہو۔ اس کو عقل جزوی اور عقل ناقص بھی کہا جاتا ہے۔

تاشا سیم آل نشان کر زراست
کہ ہم غلط علامت کو صحیح علامت چھو اچان سکیں

یارب آل تمیز دہ مارا بخواست
لے خدا! التحب پر ہمیں وہ تمیز عطا کر دے

عقل معاد: وہ عقل جو دینی اور اخروی معاملات میں تیز ہو۔ اس کو عقل کل اور عقل کامل بھی کہتے ہیں۔

علمت: بیماری۔ وجہ۔ عادت بد۔ نقص۔ اضرار

علم احکام: وہ علم جو قانون کلی کی صورت میں انبیاء اور مرسلین کو دیا جاتا ہے

علم الیقین: کسی چیز کی کیفیت اور ماہیت سے پوری پوری آگاہی۔

علم لدنی: وہ علم جو کسی کو خدا کی طرف سے براہ راست یعنی بغیر استاد کے حاصل ہو۔

علو: بلندی برتری اخصت

علوی: وہ شخص جو حضرت علی کی نسل سے ہو مگر حضرت بی بی فاطمہ کے بطن سے نہ ہو۔

علوی: فرشتہ۔ آسمانی ستارہ۔ اعلیٰ درجہ کا

علویت: بلندی۔ رفعت

علیین: بہشت کا نام۔ آٹھواں آسمان۔

علائق: بکھیرے۔ تعلقات

عمر جاوداں: ہمیشہ کی زندگی

عندلیب: بلبل

عند اللہ: اللہ کے نزدیک

عنبر: ایک خوشبودار چیز جو کہ سمندر میں ہوتی ہے۔

عتقا: سمرغ۔ ایک فرضی پرندہ۔ نایاب چیز

عوارض: مرض۔ دکھ۔ بیماریاں

عہد و پیمان: قسم قسمی۔ اقرار۔ مدار۔ قول و قرار

عہد الست: نازل میں حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت سے اللہ تعالیٰ

نے فرمایا تھا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے جواب میں کہا تھا: بَلٰی کیوں نہیں۔

عیب گیری: عیب ڈھونڈنا۔ حرف گیری۔ نکلتہ

عینیت: اصل ذات یا اصل حقیقت

عین الیقین: کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا۔

(غ)

غنائیت: نغمے کی کیفیت۔ موسیقیت

غنچہ: بکلی شگوفہ

(ف)

فاعل: کام کرنے والا

فاعل حقیقی: خدائے تعالیٰ

فرات: مینھا اور ٹھنڈا پانی۔ عراق کا مشہور میٹھے پانی کا دریا جو کوفہ

کے قریب بہتا ہے۔

فراق: جدائی۔ ہجر۔ علیحدگی۔

فرہی: موتائی۔ تناوری۔ جسم کی تناوری

فردوسی: حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی: فارسی زبان کے عظیم شاعر

تھے۔ 940ء میں پیدائش ہوئی اور تقریباً 80-79 سال کی عمر پا کر

1020ء میں وفات ہوئی۔ ان کا مزار ایران کے صوبہ خراسان کے

شہر طوس میں ہے۔

زَاكِرٌ حَسْبُ يَنْظُرُ بِسُورِ اللّٰهِ بُوَد
بجگر جن کو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے بن جائے

حَسْبُ رَا تَمِيْزِ زَدَانِي چُوں شُوَد
تجھے معلوم ہے جن کو تمیز کیے حاصل ہوتی ہے؟

تھیں۔ یہ حضرت موسیٰ کا چچرا بھائی تھا۔ حضرت موسیٰ نے اُسے بجل و ظلم سے مال جمع کرنے سے روکا اور زکوٰۃ دینے کے لیے کہا۔ اس پر یہ اُن کا مخالف ہو گیا اور آخر کار اپنے خزانوں سمیت تباہ و برباد ہو کر زمین میں غرق ہو گیا۔

قاضی القضاۃ: سب سے بڑا قاضی۔ چیف جسٹس قبض: وہ کیفیت جس میں وارداتِ غیبی کے القطار کی وجہ سے روح کو ایک جگہ اور گرفتِ محسوس ہوتی ہے۔

قبیلہ: فرعون کی قوم کا فرد قبط کی اولاد مصر کے اصلی باشندے قباد: ایک کیانی (ایرانی) بادشاہ کا نام قبیح: قباحت والا۔ بُرا۔ نازیبا۔ بد صورت قدح: بھو عیب گوئی، تردید نہ ا بھلا کہنا قدریہ: تقدیر کا منکر فرقہ۔ یہ بندہ کو اپنے افعال پر قادر مطلق مانتے ہیں۔

قریش: عرب کا جلیل القدر اور معزز قبیلہ جو نصر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔ رسول کریم اسی قبیلہ سے ہیں۔

قصاد قلبی: سنگ دلی۔ دل کی بے رحمی

قصاص: بدلہ جزا خون کا بدلہ خون

قضا و قدر: وہ حکم جو اللہ نے کائنات کی نسبت روزِ ازل سے لگا دیئے ہیں۔ تقدیر الہی۔ رضا الہی

قندیل: شیشے کا وہ برتن (فانوس) جس میں چراغ روشن کر کے چھت میں زنجیر سے لٹکا دیتے ہیں۔

فرط شوق: شوق کا غلبہ یا زیادتی

فرع: ٹہنی۔ شاخ۔ جس کی اصل کوئی اور چیز ہو

فرعون: یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا

فروع: روشنی۔ نور۔ چمک

فروعی: شاخیں۔ ڈالیاں۔ مذہبی اصطلاح میں وہ مسائل جو عمل سے متعلق ہوں۔

فرد: بچے زیرِ حکم کم رتبہ

فردینی: غریبی۔ عاجزی۔ مسکینی۔ تواضع

فرقان: حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ قرآن مجید فسخ: منسوخ کرنا

فسق و فجور: بدکاری۔ گناہ کاری

فدیہ: نقد معاوضہ خون بہا مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی رہا ہو فیمل: ہاتھی۔

قائیل: حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو اپنی بہن کے حسد میں مار ڈالا۔ (دیکھیے ہابیل و قاتیل)

(ق)

قارورہ: شیشی خاص طور پر وہ شیشی جس میں پیشاب جمع کر کے طیب کو دکھایا جاتا ہے تاکہ وہ اُس کے معائنہ سے مرض کی تشخیص کر سکے۔

قارون: ایک بہت ہی دولت مند انسان تھا۔ اُس کے چالیس خزانے تھے۔ جن کی چابیاں کئی اونٹوں پر اُس کے ساتھ موجود رہتی

کہ ملائکہ سر نہندش از محل
کہ فشتہ اُن کے سامنے سر نہجکادیں

یک نشانِ آدم آں بُد از ازل
حضرت آدم علیہ السلام کی ایک نشانی یہ تھی

قوام: قیام۔ ٹھہراؤ۔ نظام۔ چاشنی۔ شیرہ۔ اصل۔ مادہ خمیر

قیاس: جانچ۔ اندازہ۔ دو جملوں سے مرکب قول جس سے نتیجہ

لازم آئے۔ قیافہ

قیوم: قائم رہنے والا۔ مستحکم۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام۔

قیل وقال: بحث و مباحثہ

(ک)

کار ساز: کام بنانے والا۔ صانع۔ قادر مطلق

کار گاہ: کام کرنے کی جگہ۔ کارخانہ

کافور: ایک نہایت تیز خوشبودار اور تلخ ذائقہ کا سفید مادہ جو بطور دوا

استعمال ہوتا ہے۔

کبوتر: بزرگی، غرور

کبوتر: بڑھاپا، سیری

کثافت: گاڑھا پن۔ موٹائی۔ غلاظت

کج بین: ترجمہ نگاہ سے دیکھنا۔ بد بطنی

کج روی: نیزھی چال چلنا۔ اُلٹے راستے پر چلنا

کج فہم: نا سمجھ، اُلٹی رائے

کجی: ترجمہ اپن، خمیدگی، نیزھا پن

کدو: کدو (ہنری) کو خشک کر کے اُس کے اندر سے گودا نکال کر

اُس میں شراب بھر لیتے ہیں

کردگار: خالق، خدا تعالیٰ

کمزور: غر، نشان و شوکت۔ دھوم دھام

کسی: پیشہ ور۔ دستکار۔ اپنی کوشش سے حاصل کیا ہوا مال۔ قاحشہ

عورت

کسوف: گرہن

کسوٹی: وہ پتھر جس پر سونے کا کس (خالص پن) دیکھتے ہیں۔

کشف و شہود: ظاہر کرنا۔ پردہ اٹھانا۔ غیب کی باتوں کا اظہار

کڑوا: گیند، ہر گول۔ چیز

کاریز: کھیتوں کو پانی دینے کے لیے زیر زمین نالی

کفران: ناشکری۔ ناپاسی

کفرانِ نعمت: نعمت کی ناشکری

گلغت: رنج۔ تکلیف۔ کدورت۔ رنجش

کلیات: ایک ہی شخص کی منظومات یا تصنیفات کا مجموعہ۔

کلیلہ دمنہ: کلیلہ اور دمنہ دو فرضی گیندوں کے نام ہیں جن کی زبانی

بہت نصیحت آموز قصے کہانیاں نقل کی گئی ہیں۔ یہ اصل کتاب

سنسکرت میں تھی۔ پھر اس کا فارسی ترجمہ ہوا اور پھر خلیفہ ہارون

الرشید نے فارسی سے عربی میں منتقل کروائی۔

کما حقہ: ٹھیک ٹھاک۔ بخوبی۔ جیسا اس کا حق ہے۔

کن فکاں: ہو جا۔ پس وہ ہو گئی۔ مجازاً دنیا، مخلوقات کائنات

کنعان: حضرت نوحؑ کا بیٹا جس نے آپؑ کی کشتی میں بیٹھنے سے

انکار کیا اور طوفان سے بچاؤ کے لیے پہاڑ کی چوٹی کی طرف بھاگا

اور طوفان کی نظر ہو گیا۔

کو تاہ عقل: کم عقل

نہدش سرکہ منم شاہ وریس
سر نہ جھکایا، اگر نہ کہا کہ میں اُسی ہوں

یک نشان دیگر آں کہ آں بلیس
دوسری نشانی یہ تھی کہ ابلیس نے

کوتاہ اندیش: بے سوچے سمجھے کام کرنا۔ عاقبت نااندیش۔ کم فہم۔
کوتاہ عقل: کم عقل

کور چشم: اندھا نابینا

کوڑی: ایک قسم کا چھوٹا سنگ جو ادنیٰ سنگے کا کام دیتا ہے۔ روپیہ۔
مقدار قلیل: کٹاری کی نوک۔ دمڑی۔ پانی

کوزہ: ڈونگا۔ مصری کے گول گول ڈلے۔ مٹی کا برتن۔

کھربا: ایک پتھر جو گھاس کے تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

کھکشاں: ایک لمبی سفیدی ہے جو راستہ کی صورت میں نظر آتی
ہے۔ موسم برسات میں سرشام نظر آنے لگتی ہے۔ اُس کا ایک سرا
جنوب کی جانب اور دوسرا شمال کی جانب ہوتا ہے۔

کیمیاء: وہ عمل جس سے قلعی تانبے وغیرہ کو چاندی سونا بنا دیا جاتا
ہے۔

کھلیان: وہ جگہ جہاں اتانج کا ڈھیر لگاتے ہیں
(گ)

گال: رخسار۔ ایک قسم کا تمباکو۔ لقمہ۔ گالی

گمت: حالت۔ کیفیت۔ طرز۔ زد و کوب۔ سر۔ نغمہ۔ عیاری

گردان: ترتیب کے مطابق صیغوں کا دہرائنا۔ پھراؤ

گردوں: آسمان فلک

گرز: ایک ہتھیار جو اوپر سے گول موٹا اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے۔

گریاں: روتا ہوا رونے والا

گرگریہ: رونا۔ پیٹنا۔ آہ و زاری کرنا

گفتار: بول چال۔ گفتگو۔ قول۔ مقولہ

گفتنی: کہنے کے لائق۔ بیان کرنے کے قابل

گلستان: شیخ سعدی کی فارسی نثر میں تصنیف۔ اس کا بنیادی

موضوع اخلاق اور پند و نصائح ہے۔ شیخ سعدی کے زمانے سے

آج تک عالم اسلام کے مدارس کے سلیبس میں شامل

ہے۔ فصاحت و بلاغت، حسن و بیان اور لطف ادا کے لحاظ سے

تمام فارسی ادب میں بے مثل اور لا جواب ہے۔ اسی لیے دنیا

کی ہر زندہ قوم نے گلستان کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

گلگند: ایک دوا جو گلاب کے پھولوں کو شکر میں ملا کر بناتے ہیں

گلال: ایک قسم کا سرخ سنوف۔

گنج رواں: قارون کا خزانہ جو روایت کے مطابق زمیں میں دھنستا

چارہا ہے۔ وہ خزانہ جو کبھی خالی نہ ہو۔

گنجینہ: خزانہ دہینہ

گم گشتہ: کھویا ہوا، بھولا ہوا، بھاگا ہوا

گورخر: جنگلی گدھا

گوگھرؤ: ایک کاٹا جو سہ گوشہ ہوتا ہے

(ل)

لاٹانی: بے مثل۔ بینظیر۔ یگانہ۔ یکتا

لاف زنی: شیخی۔ خود ستائی۔ تعلیٰ

لامکان: وہ مکان جس میں مکانیت کی تخصیص نہ ہو۔ عالم قدس۔

اللہ کی تعریف کا کلمہ۔

در حجب بس صورتِ مست بس صدا
اس لیے بہت سی صورتیں اور آوازیں پردہ میں

ہست بر سماع و بصر مہرِ خدا
بعض کانوں اور آنکھوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے

لاہوت: تصوف میں مقامات کا وہ درجہ جہاں سالک کوئی فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے

لحن داؤد: جب حضرت داؤد خوش الحانی سے دورانِ وعظِ زبور پڑھتے تو انسان و حیوانات پر بے خودی کا عالم طاری ہو جاتا اور سینکڑوں سننے والے وجد میں آ کر بے ہوش و جاں بحق ہو جاتے

لطائف ستہ: چھ لطیفے روح، نفس، قلب، سر، مخفی، انہی۔ سالک اپنے جسم کے ان مقامات کو ذکر و مشاغل بناتا ہے

لطافت: عمدگی۔ خوبی۔ سرگرمی

لعل: سرخ رنگ، جواہر

لعین: یعنی۔ مردود۔ بد بخت۔ جہنمی

لغت: فرہنگ۔ زبان۔ لفظ۔ وہ کتاب جس میں الفاظ اور ان کے معنی و مطالب و غیرہ درج ہوں

لقائے دوست: دوست کا دیدار یا ملاقات

لوازمات: ضروری چیزیں اسباب

لیلیٰ: عرب کی مشہور معشوقہ کا نام جو قیس یعنی مجنوں کی محبوبہ تھی

لییم: تاس۔ کنجوس

(م)

مراقب: مراقبہ کرنے والا، منتظر، گردن

مال و جاہ: دولت اور عزت

مانع: منع کرنے والا۔ روکنے والا۔ ممانعت۔ انکاد

ماہیت: حقیقت۔ کیفیت

مبدأ: شروع ہونے کی جگہ۔ آغاز۔ ابتداء

مبدع: نئی چیز پیدا کرنے والا۔ بے مادہ بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ

ممرہ: پاک۔ بری۔ صاف۔ بے عیب۔ منزہ

مبغوض: بغض کیا گیا۔ دشمن رکھا گیا۔ قابل نفرت

مہبوت: حیران۔ متحیر۔ ہکا بکا۔

متجلی: روشنی، چمکدار

متشکل: شکل اختیار کرنے والا، صورت قبول کرنے والا

متصل: اتصال رکھنے والا۔ قریب۔ برابر۔ ملنے والا

مترود: تردد کرنے والا۔ فکر مند۔ پریشان

متصرف: قبضہ کرنے والا۔ قابض

مٹھف: صفت رکھنے والا

مختصین: تعین کیا ہوا۔ مقرر کیا ہوا۔

محقق علیہ: جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ سب کی رائے اور مرضی کے مطابق

مٹھم: جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

مثنوی: دو دو والا۔ نظم کی ایک قسم۔ جس میں کوئی مسلسل بات بیان کی جاتی ہے۔ اس میں ہر شعر کا قافیہ جدا لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہوتی۔

مجنوں: عرب کے مشہور عاشق قیس عامری کا لقب ہے۔

مجتہد: وہ شخص جو قرآن و حدیث میں مذکورہ احکام سے ان چیزوں پر حکم لگاتا ہے۔ جن کا حکم قرآن و حدیث میں موجود نہیں ہے اس

وقت حاجت حق کند آزار عیاں
ضرورت کے وقت اندان سبک ظاہر کرے گا

گرچہ تو ہستی کنوں عنافل ازاں
اگرچہ تو اب ان سے عنافل ہے

کے پاس اگر کوئی قرآن کی آیت یا حدیث بطور نص (قطعی حکم) کے موجود ہوتی ہے تو وہ اُس کے ذریعے سے حکم بیان کرتا ہے۔ ورنہ کس نص پر قیاس کر کے حکم جاری کرتا ہے۔ پیشوائے مذہب مجرد اکیلا تھا۔ وہ شے جو مادہ سے پاک ہو۔ منیاسی۔ تارک الدنیا مجروح: زخمی۔ گھائل۔ چوٹ کھایا ہوا
محاسب: علم حساب سے واقف۔ حساب داں۔ پڑتال کرنے والا
محبوس: جس میں رکھا گیا۔ اسیر۔ زندانی۔ مقید
محکم: مضبوط
محزون: خزانہ کی جگہ۔ خزانہ۔ گودام
محقق: تحقیق کرنے والا۔ وہ شخص جو بات کو دلیل سے ثابت کرے۔
محل: منزل۔ موقع۔ بادشاہوں نوابوں کا مکان۔ قصر ایوان۔ ملکہ
محمود: تعریف کیا گیا۔ سراہا گیا۔ رسول کریم کا صفاتی نام
محو اور فنا: وہ کیفیت جس میں سالک اپنی ہستی کو مٹا دے
محمول: حمل کیا گیا۔ لاوا گیا۔ ظن کیا گیا
مخدوم: خدمت کیا گیا۔ قابلِ تعظیم۔ بزرگ۔ آقا۔ مالک
مخفی: چھپی ہوئی۔ پوشیدہ۔ خفیہ
مدظلہ: مدظلہ العالی: خدا اُس کا سایہ عاطفت ہمیشہ قائم رکھے۔
مدح: تعریف۔ توصیف۔ وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی جائے۔
مدیرکہ: عقل و ذہن
مدعی: دعویٰ کرنے والا۔ مستغنیث۔ رقیب

مدعا علیہ: وہ شخص جس پر دعویٰ کیا جائے
مدعا: مطلب۔ مقصد۔ ارادہ۔ مال مسروقہ
مربی: پرورش کرنے والا۔ سرپرست
مرتاض: ریاضت کرنے والا۔ علم و ہنر یا تصوف میں مشقت اٹھانے والا۔
مرجان: مونگا چھوٹا موتی
مرغ: دل حرکت کرنے کی وجہ سے دل کا مرغ کے ساتھ استعارہ کرتے ہیں۔
مرغزار: چمن
مراقبہ: غیر اللہ سے توجہ ہٹا کر حضورِ دل کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہونا
مسیبوق: سابق۔ گزرا ہوا۔ گزشتہ۔ اصطلاح فقہ میں وہ شخص جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہو جانے کے بعد نماز میں شامل ہو۔
مستجاب: قبول کیا گیا مانا گیا
مستغرق: غرق شدہ۔ ڈوبا ہوا
مستقر: ٹھکانا
مستور: پوشیدہ
مسدود: بند کیا گیا۔ روکا گیا۔ بند رکھا ہوا
مسرت فردا: آنے والی خوشی۔ مستقبل کی شادمانی
مستغنی: آزاد۔ بے پروا
مسلوب العقل: جس کے حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ دیوانہ۔ پاگل

اہل خود را داں کہ تو دست او
در اصل وہ چاہتا ہے کہ سر لوگ اس کی پیروی فرما لیں

ہر کہ با اہل کتاں شد فراق جو
جو شخص دشمن کی پیروی کرتا ہے وہ دُور کش ہے

مسئلہ کذاب: اس نے ایمان میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور کچھ لوگ اُس کے پیروکار بن گئے۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں حضرت وحشی کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

مُسہل: وہ دوا جس سے دست آئیں

مشاطہ: وہ عورت جو عورتوں کا بناؤ سنگھار کرے۔ وہ عورت جو شادی کروائے

مسجد الحرام: مکہ معظمہ میں بیت اللہ کے چاروں طرف کا ایک خاص علاقہ مسجد حرام کہلاتا ہے۔ رسول کریم کے زمانہ مبارک میں اس کی کوئی خاص چہار دیواری نہ تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اُس کے اندر کی آبادی کو منتقل کر کے چہار دیواری بنوائی اور پھر مختلف ادوار میں اس کی توسیع ہوتی رہی۔

مسجد اقصیٰ: یہ مسجد بیت المقدس میں واقع ہے۔ رسول کریم کی معراج یہاں سے ہی شروع ہوئی تھی۔ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہنچ کر آپؐ نے ۱۶ مئی ۱۷ھ کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں۔

اسی وجہ سے اس کو قبلہ اولیٰ یا قبلہ اول بھی کہا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کا ہمیشہ یہی قبلہ رہا ہے۔ حضرت داؤد کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اسی جگہ یہ کل کی تعمیر کی تھی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں بیت المقدس کا علاقہ اسلامی ریاست میں شامل ہوا تھا۔

مُشتاق: آرزو مند۔ خواہشمند۔ خواہاں۔ منتظر

مُشتِ خاک: مٹی بھر خاک یعنی انسان

مُشک: وہ خوشبودار سیاہ رنگ کا مادہ جو تہت نیپال اور حقن میں ایک

خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ کالا سیاہ۔ کستوری مُشیت ایزوی: اللہ کی مرضی۔ حکم الہی۔ تقدیر الہی مصفیٰ: صاف کرنے والا

مصنوع: صفت کیا ہوا بنایا ہوا

مضراب: ستار بجانے کا چھلا

مُضرت رساں: نقصان پہنچانے والا

مُضرت: نقصان۔ زیاں۔ ضد

مُضطر: تکلیف میں مبتلا۔ بے بس۔ پریشان

مُضخمل: مجھ ہونے والا۔ دبلا پتلا۔ اداس۔ دلگیر

مطاف: خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنے کی جگہ

مطبخ: کھانا پکانے کی جگہ۔ باورچی خانہ

مُطرب: خوش کرنے والا۔ گانے والا

مُطلق: بے قید۔ آزاد۔ قرآن کی وہ آیت جہاں ٹھہرنا چاہئے۔

مُظاہر: ظاہر ہونے کی جگہیں

مُظہر: ظاہر ہونے کی جگہ۔ جائے ظہور۔ تماشا گاہ۔

مُظہر اتم: ظاہر ہونے کی سب سے اچھی جگہ

مُعارف: معرفت کی جمع

معاصی: جرم۔ گناہ

مُعترض: اعتراض کرنے والا۔ روک ٹوک کرنے والا

مُعزِلہ: یہ فرقہ واصل ابن عطا کا پیرو ہے۔ ان کے عقائد ہیں کہ

قرآن مخلوق ہے۔ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔ تقدیر کا عقیدہ غلط

چوں جزای سَیَہِ مُشَلَشِ بُود

تو بُزائی کا بدلہ بھی اُسی جیا ہوتا ہے

زائ کہ مُشَلِ آں جَسَہِ آں شُود

کیونکہ ہر عمل کا بدلہ اُس کی مُشَل ہوتا ہے

ہے۔ گناہ کبیرہ کرنے والا مومن نہیں اور خدا کی صفات نہیں ہیں

معدوم: مٹایا گیا۔ نیست کیا گیا۔ فنا کیا گیا۔ نابود

معرفت: شناخت۔ علم الہی۔ قانون قدرت یا فطری اشیاء سے

واقفیت۔ خدا شناسی۔

مُعرّی (مُعرّا): برہنہ سادہ کھلا پاک بلا ترجمہ قرآن پاک سادہ

نثر

معصیت: گناہ قصور یا فرمانی

معلم الملوک: فرشتوں کا استاد۔ شیطان جس کی بابت مشہور ہے کہ

فرشتوں کو تعلیم دیا کرتا تھا۔

معنوی: معنی سے منسوب۔ اصلی۔ اندرونی۔ باطنی

معیت: ساتھ۔ ہمراہی

معیت حق: مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت اور یہ دو طرح کی

ہے۔

معیت عامہ: حق تعالیٰ کی یہ معیت تمام مخلوق کے ساتھ ہے خواہ وہ

کافر ہو یا مومن

معیت خاصہ: یہ معیت صرف صالحین اور عارفین کو حاصل ہوتی

ہے۔ یہ ایسی ہی ہے کہ جیسے محبوب کی معیت محبت کے ساتھ

مُغالطہ: دھوکا۔ فریب۔ بھول چوک

مُغائرّت: غیریت۔ اجنبیت۔ ناموافقت

مُغائر: ناموافق۔ مخالف

مُفقور: کھو یا ہوا۔ ناپید۔ غائب۔ نثارو

مقتدر: اقتدار رکھنے والا۔ طاقتور

مقرب: قریب کیا گیا۔ بزرگی۔ وہ شخص جسے قربت حاصل ہو۔

دوست

مقطع صورت: مہذب شکل

مقلد: تقلید کرنے والا۔ مرید۔ پیرو۔ نقال

مقتضا: تقاضا کیا گیا۔ موقع۔ مناسب

مُقسط: عادل۔ منصف۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام

مقطع: غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا

ہے۔

مُکدّر: کدورت آمیز۔ گدلا۔ میلا۔ ملول۔ غمگین

مکروہ: ناپسند۔ فقہ کی اصطلاح میں ناجائز چیز

مُکلف: پر تکلف۔ حزین۔ سجا ہوا

مُجاووا: پناہ ملنے کی جگہ

ملکی: ملک سے منسوب۔ فرشتے کی مانند

ملکی طاقت: انسان میں خداوندی اطاعت اور اعمال خیر کی

طاقت۔ یہ طاقت روح کے ساتھ خاص ہے

ملک الموت: موت کا فرشتہ مراد حضرت عزرائیل

ملکوت: بادشاہی۔ سلطنت۔ حکومت۔ فرشتوں کے رہنے کا مقام

ملع: روشن کیا گیا۔ درخشاں۔ سونے چاندی کے ورق

ملونی: آمیزش۔ ملاوٹ۔ کھوٹ

ملیح: غمگین۔ سلونا۔ خوبصورت۔ سانولا

بیج میوہ پختہ باکورہ نہ شد
کوئی پختہ میوہ پھر کچا نہیں ہو سکتا

بیج انگورے دگر غورہ نہ شد
پکا ہوا انگور پھر کچا انگور نہیں بن سکتا

ممدوح: تعریف کیا گیا۔ جس کی تعریف کی جائے

ممکنات: وہ باتیں جن کا ہونا ممکن ہو۔ ممکن کی جمع

مملوک: وہ جس پر قبضہ کیا جائے۔ مقبوضہ۔ غلام بندہ

ممولاً: ایک چھوٹا پرندہ جس کے پیٹ پر کالی دھاریاں ہوتی ہیں۔

مناجات: سرگوشی۔ کانٹا پھوسی۔ دعا۔ عرض۔ التجا۔ وہ نظم جس میں

خدا کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اظہار کر کے دعا مانگی جائے

منافی: نفی کرنے والا۔ خلاف۔ ضد

منزہ: عیبوں سے بری۔ پاک۔ مبرا

منطق الطیر: یہ فارسی ادب میں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھی

جانے والی کتاب ہے۔ حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کو اسی تصنیف

کی بدولت شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہوئی۔ اس میں

حضرت شیخ عطارؒ نے تصوف کے گہرے اور نازک مسائل کو بے

تکلفی روانی اور سادگی سے ادا کیا ہے ان کے ساتھ ان کی قوت تخیل

بھی اعلیٰ قسم کی ہے۔ اس میں مسائل تصوف کو تمثیلی صورت میں

پرنندوں کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔

منادی: پکارنے والا۔ ڈھول کی آواز جو اس غرض سے ہو کہ لوگ

آگاہ ہو جائیں

منفعت: نفع۔ سود۔ حاصل۔ فائدہ۔ یافت

منعم: نعمت دینے والا۔ آقا۔ غنی

منکسر المزاج: وہ جس کی طبیعت میں اکسار ہو

من و سلوئی: میٹھی رطوبت اور شیریں۔ وہ کھانا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے لشکر بنی اسرائیل پر شام کے پُر خار میدان (تبیہ) میں نازل ہوا۔

منج: نتیجہ دینے والا

منج: نتیجہ دیا ہوا

منجم: ستاروں کی گردش سے آنے والے حالات کا بتانے والا

منی: نطفہ

مواخذہ: جواب طلبی۔ گرفت۔ باز پرس۔ بدلہ

موسم ربیع: موسم بہار

موسم خریف: موسم خزاں

مؤخر: آخر کیا گیا۔ پچھلا۔ آخری

مورد الزام: جس پر کوئی الزام ہو۔ مجرم

مؤئے: بال

مورد عتاب: جس پر تنگی و سختی کی جائے

موجد: ایجاد کرنے والا۔ نئی بات نکالنے والا

مؤکل: ذمے دار وہ شخص جسے کوئی کام سپرد کیا ہو

مؤکلن: وہ شخص جو دلیل مقرر کرے۔ سپاہی

موقوف: ٹھہرایا گیا۔ کھڑا کیا گیا۔ وہ حدیث جس کے راویوں کا

سلسلہ صحابہ تک پہنچے۔

مؤہوم: وہم کیا گیا۔ وہمی۔ قیاس۔ فرضی

مہبط: اترنے کی جگہ

مہجور: جدا۔ چھوڑا گیا۔ فراق زدہ

مہر: محبت۔ دوستی۔ رحم۔ آفتاب۔

رَو چو بُرہانِ مُحقق نُور شو

اور بُرہانِ الدینِ محقق جو اللہ کی طرح نور بن جا

پُختہ گردد از تغیرِ دُور شو

اُس کی یاد میں پختہ ہو جائے تاکہ تو پھر کچا نہ بنے

میکائیل: ایک مقرب فرشتے کا نام ان کے ذمہ مخلوق خدا میں رزق کی تقسیم ہے

میل: جھکاؤ و رغبت

میلاں: ہرجان۔ توجہ۔ التفات

(ن)

نابکار: نالائق

نابود: نیست۔ فانی۔ معدوم

ناخلف: نالائق بیٹا۔ والدین کی اطاعت نہ کرنے والا

نار: آگ

ناسوت: عالم اجسام۔ دنیا۔ شریعت۔ ظاہری عبادت

ناصح: نصیحت کرنے والا۔ صلاح کار

ناقد: اوٹنی۔ سائنڈنی

نام و ننگ: عزت۔ آبرو۔ ناموس

نخس: گندہ۔ ناپاک۔ پلید

نحو: طور طریقہ۔ وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا توڑنا اور ان کا باہمی

تعلق معلوم ہو۔

نحوی: علم نحو کا ماہر

نخستان: کھجور کے درختوں کا ٹھنڈ۔ ریگستان میں سرسبز و شاداب

قطعہ

ندرت: عمدگی۔ انوکھا پن۔ نادر پن۔ کمیابی

نرد: ایک بازی جسے تختہ زد بھی کہتے ہیں۔ چوسر کی گوٹ۔ شطرنج کا

مہرہ

نرکل: نرسل۔ سرکٹا

نزع: جھگڑا۔ فساد۔ تنازع۔ تکرار

نزع: جان کنی۔ دم توڑنا

نسیم: صبح کی ہوا۔ ہلکی ہلکی خوشبودار ہوا

نشاط: خوشی۔ شادمانی۔ فرصت۔ مزہ

نصرانی: دین مسیح کا پیرو۔ عیسائی

نصیبہ: قسمت۔ نصیب۔ تقدیر

نفاق: پھوٹ۔ ظاہر میں دوستی باطن میں دشمنی

نفع: پھونکن۔ ہوا سے بھرنا

نسخ صور: وہ صور جو قیامت کے روز حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں

گے اور جس کے اثر سے تمام دنیا نیست و نابود ہو جائے گی۔

نفس: سانس۔ دم۔ گھڑی

نفس امارہ: بہت حکم کرنے والا۔ انسان کی خواہش جو برائی پر آمادہ

کرے۔

نفس مطمئنہ: حکم الہی پر چلنے والا نفس جو بری باتوں سے پاک صاف

رہے۔

نفس لوامہ: گناہ مرزد ہونے کے بعد اپنے آپ کو لعنت ملامت

کرنے والا نفس

نقیری: شہنائی۔ الغوزہ

نقیب: لوگوں کے خاندان اور ذاتی حالات سے واقفیت رکھنے والا۔

وہ ندانی چوں بدانی کا یں بدست
اور اگر نہیں جانتا ہے تو کیسے جانے کا کہ یہ بُرا ہے

گر ہی دانی رہ نی کو پرست
اگر تو نیک راستہ جانتا ہے تو عبادت کر

باخبر۔ مدح خواہ۔ تشبیر کرنے والا۔ ہر کارہ

نمدہ: نمدے: وہ کپڑا جو اون کو جما کر بناتے ہیں۔ وہ کپڑا جو گھونڈے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں۔

نمرود: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور کا کافر بادشاہ تھا۔ جس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کی سزا میں قدرت نے ایک چھمر اُس پر مسلط کر دیا تھا جو اس کے دماغ میں گھس گیا تھا۔ جس کی کلبلاہٹ اور اذیت رسانی اُس وقت تک ختم نہ ہوتی تھی جب تک کہ نمرود کے سر پر جوتے کی دس پندرہ ضربیں نہ پڑ جاتیں۔

نگ: لحاظ۔ شرم و حیا۔ ذلت۔ بدنامی

نور افشاں: منور کرنے والا

نور روز: ایرانیوں کا قومی جشن سال کا پہلا دن

نور علی نور: بہتر۔ علی۔ نور پر نور۔ ایک سے بڑھ کر ایک

نیرنگی: جادو گردی۔ فریب۔ شعبدہ بازی

عیس: خالی۔ عدم۔ نابود۔ فنا

نے نواز: بانسری بجانے والا

نیمستی: ہستی کا مقابل۔ ناپید ہونا۔ فنا ہونا۔ نحوست۔ ٹھکدستی

واجب الوجود: جس کی ذات اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ

وادی ایمن: وہ جنگل جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو درودہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں نکلے تو ایک درخت پر خدائی تجلی نظر آئی۔ یہ مقام کوہ طور کے دائیں جانب تھا۔

وراء الورا: پیچھے سے پیچھے۔ دور سے دور۔ پرے سے پرے

وصل: معشوق سے ملنا۔ بحر کی ضد۔ ملاقات

واصل بن عطا: یہ معتزلہ کے فرقہ کا بانی ہے نہایت ذہین شخص تھا۔

لیکن اُس کے عقائد فلسفہ یونان سے متاثر تھے۔ حضرت خواجہ حسن بھری کی مجلس میں اُس نے بحث شروع کی اور دعویٰ کیا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر بلکہ بین ہے۔ اس پر حضرت خواجہ حسن بھری نے فرمایا: ”اَصْنَوْكَ مُنَّا“ یعنی وہ ہم اہل سنت والجماعت سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس وقت سے اس کو اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو معتزلی کہا جانے لگا۔

وحدت الوجود: لا الہ الا اللہ کے معنی اہل ظاہر کے نزدیک تو یہ ہیں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور پرستش و عبادت صرف اُسی کی ہونی چاہئے لیکن صوفیاء کرام کے نزدیک لا الہ الا اللہ کے معنی لا موجود الا اللہ کے ہیں یعنی عالم وجود میں صرف ذات واحد موجود ہے اور اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں۔ وحدت الوجود کے مسئلہ کی تشریح گفتگو کے ذریعہ ممکن نہیں۔ یہ مقام حاصل ہو جانے سے اس یعنی وحدت الوجود کی سمجھ آ جاتی ہے۔

وہاب: بہت بخشے والا۔ خدائے تعالیٰ کا صفاتی نام

وہبی علوم: قدرت کی طرف سے بخشے ہوئے علوم۔

ولی: وہ شخص جو اللہ کی ذات و صفات کو پہچانے ہمیشہ طاعات بجا لائے محرمات سے بچے لذتوں اور شہوتوں میں منہمک نہ ہو نجاستوں سے بچتا ہو۔ فرائض کا تارک نہ ہو مجنون اور پاگل نہ ہو

بار باشد علم کاں نبود ز ہُو

وہ علم بوجہ ہوتا ہے جو اللہ کی جانب سے نہ ہو

گفت ایزد یخمل آسفارہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنی کتابیں لادے ہوئے ہے

شرمگاہ اور بدن کو برہنہ نہ رکھتا ہو

وَرُوْد: چراگاہ یا پانی کے گھاٹ پر جانا

(ہ)

ہائیل و قاتیل: یہ دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔

قاتیل کے ساتھ جو جڑواں لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام اقلیمہ تھا اور ہائیل کے

ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نام لیوذا تھا۔ اُس زمانہ کی شریعت کے اعتبار

سے قاتیل کی شادی لیوذا کے ساتھ ہونی چاہئے تھی۔ جو اتفاقاً خوش شکل نہ

تھی۔ اور ہائیل کی شادی اقلیمہ سے ہوئی تھی جو کہ حسین تھی۔ اس رشک و

جلن میں قاتیل نے ہائیل کو قتل کر ڈالا تاکہ اُس کی منسوب سے اُس کی

شادی ہو جائے۔ یوں یہ دنیا میں سب سے پہلا قاتل تھا۔

ہاروت و ماروت: ایک عقیدے کے مطابق اُن دو فرشتوں کے

نام جو کہ دنیا میں آ کر ایک زہرہ نامی عورت پر عاشق ہوئے۔ اب

چاہے ہائیل (عراق) میں لٹکے ہوئے عذاب الہی میں گرفتار ہیں

ہامان: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں فرعون کا وزیر

ہم خرقہ: وہ دو بزرگ جو ایک شیخ کے خلیفہ ہوں

ہُما: ایک مشہور خیالی پرندہ جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جس کے سر

پر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔

ہمزبانی: ہم قول۔ متفق۔ ہم کلام

ہمہ اوست یا وحدت الوجود: صوفیاء کرام کا یہ عقیدہ کہ تمام

موجودات عین ذات حق ہیں۔ ممکنات کے تعینات اور تشخصات

محض ایک پردہ ہیں۔ اگر یہ پردہ اٹھ جائے تو سوائے ذات حق کے

کوئی وجود نہیں ہے اور یہ عالم امکان نیست و نابود ہو جائے۔

ہشت بہشت: خلد دار السلام دارالقرار جنت عدن جنت الملوئی

جنت النعیم، علیین فردوس جنت کے آٹھ درجے ہیں

ہفت و شش: ساتوں آسمان اور چھ جانبیں (سمتیں)

ہفت دوزخ: ستر، سعیر، ہاویہ، جہنم، جمیم، نطی، حاطیہ (جہنم کے

سات درجے)

یہج: معدوم۔ کچھ نہیں۔ کم۔ نکما۔ قابل نفرت

(کی۔ے)

یار غار: حضرت ابو بکر صدیقؓ جو کہ ہجرت کے وقت رسول کریمؐ کے

ساتھ غار ثور میں رہے، مطلقاً پاک و دوست

ید بیضا: سفید ہاتھ۔ روشن اور چمکدار ہاتھ۔ حضرت موسیٰؑ کا معجزہ نما

ہاتھ۔ آپ اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالتے تو وہ چمکتا ہوا دکھائی

دیتا۔ معجزہ۔

یعقوبؑ: عبرانی زبان میں اس کا مطلب ہے خدا کا بھیجا ہوا خدا کا

چنا ہوا مقبول خدا

یجیؑ: لغوی معنی ”جیتا ہے“۔ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا نام جو

حضرت زکریاؑ کے فرزند تھے۔ اسرائیلی کتب میں آپ کا نام یوحنا

درج ہے۔

یک رنگی: ایک طرح کا ہونا۔ محبت۔ دوستی

یمین: عرب کی ایک ریاست کا نام جو کعبہ شریف سے ”یمین“ یعنی

دائیں جانب ہے۔ اسی لیے اسے یمین کہتے ہیں۔

آں نیاید ہچورنگ ماشطہ

وہ پایدار نہیں رہتا ہے مشاطہ کے لگائے ہوئے رنگ کی طرح

علم کاں نبود زھو بے واسطہ

جو علم اللہ تعالیٰ کی جانب سے بلا واسطہ نہ ہو

یگانہ: سگا۔ رشتہ دار۔ اکیلا۔ واحد۔ بے نظیر
یہودی: حضرت یعقوبؑ کے چوتھے بیٹے یہودا سے منسوب قوم۔
یہی حضرت موسیٰؑ کی امت ہیں۔

ورنہ چوں شد شاہد تو پسیہ سرِ غر
ورنہ تیرا محبوب بڑے گدھے کی طرح کیوں ہو گیا

چوں زراند و دست خوبی درِ بشر
انسان کی خوبی مصلحت کی طرح ہوتی ہے

خدا را از ضد توای دید اے فتی
کیونکہ خدا کو ضد ہی سے پہنچتے ہیں

بد ندانی چوں ندانی نیک را
جب تک نہ کی کو نہیں سمجھ گدہی نہیں سمجھ سکتا

راہِ مُنت کا روک کر نہیت
منت کا راستہ کام اور نکاتی کرنا ہے

طلب خواری دریا نہ شرط نہیت
لوگوں میں پیٹ پین مناسب نہیں

وقت درد و غم بجز حق کو الیف
لیکن بیماری اور غم کے وقت اللہ کے سوا کون ہے

وقت صحت جملہ یارند و حلیف
نہ رستی میں سب گیار اور ساسنی ہیں

ہست مغبون و گرفت از شکیت
وہ گھٹنے اور شک میں ہے ایسے کوشش میں نگارہ

گفت احمد ہر کہ دور و زش حکیت
سننے والا کہ میں کے گزرنے والے دور ایک جیسے ہوں

عذر ناداں زہر ہر دانش شو
نا سمجھ کا عذر، ہر عقل کا زہر ہوتا ہے

عذر احمق بدتر از خبرش بود
احق کا عذر اُس کے جرم سے بھی بدتر ہوتا ہے

کال ملاحیت اندر و عاریہ بُد
کیونکہ اُس کا حسنِ خوبی عارضی تھے

چوں فرشتہ بود ہمچوں دیوشد
وہ پہلے فرشتے جیسا تھا، بھوت جیسا بن گیا

is this? It is Your mercy, Your kindness, Your patience, Your love, Your loyalty, Your protection, Your friendship, and Your Nazar that have rendered me altered. Please do not let me go back to who I was. Please do not allow me to wander. Please do not abandon me. Please do not let go of my hand. Direct me, guide me, lead me to where You would have me go. I am Yours now. You hold the Key that opens the door to The Introduction to The Prophet. God is no longer a dream or a concept, He as an experience, which is now a possibility. I thank You. My Beloved Baba Ji, You are and will always reside in my heart and You are forever in my Yaadein. Everything I have experienced and everything that I have expressed was not possible had it not been for one person, my husband, Umair. He brought me to Mecca and **Baba Ji** to me. Umair has been my partner for 25 years on a very difficult journey. He has held my hand and carried me through fire. He is Good to his core. His capacity to love, and to show kindness and compassion is greater than anyone I know. He possesses a certain purity of the heart that is incomparable and Divine in nature. Despite all that..... we have been deluged by marital and personal storms throughout our marriage. Often, I found myself questioning our union and couldn't understand why we had been brought together. Is it possible that there was a plan and a reason? Isn't there always? Looking back now what I can say is that, maybe..... it was to unify two flawed and broken souls. Through circumstance and consequence compel them to collapse side by side, into what I can now say resembled a sort of an un-intentional and in-deliberate Sajda. It was from that place of collapse that Umair set out on his long journey to find a Baba Ji. Upon finding The Baba Ji, he brought Him home to me. All these years later and ONLY by the Grace of Baba Ji, that collapse has been transformed into a true Sajda where we now sit and we behold the beauty and greatness of our **Baba Ji** together.....we send praise and thanks to The Prophet together.....and we sit in silence and stillness for that which is beyond words, The Beloved.....offering the only thing we have to offer, our tears.

Harvey Fazle
(New Jersey, U.S.A)
May, 2013

خدا را از ضد تو اید وید اے فتی
کیونکہ ضد کو منہ ہی ہے چہنتے ہیں

بد ندانی چوں ندانی نیک را
جب تک نیک کو نہیں سمجھ گاہی نہیں سمجھ سکتا

in either conversation or thought. The painful past that creeps in when I'm not looking, scrambles in the light of Awareness.

By no means do I believe that I have arrived, or that I am close to 'there.' That will never be. Every day, I re-commit and renew my relationship with joy and delight simply based upon Whom, I have pledged myself to. Some days, I'm good in my life and some days I'm impossible. Some days, people tell me how great I am and on other days I can scare and scatter a crowd. It will always be such, given my frail nature. The One thing that I know for sure is that I am not alone anymore. Wherever I am, **Baba Ji** is with me, protecting me from my only enemy, myself, with His Presence and His Light.

In this entire equation, there is a remarkable and, an invisible entity. It is Baba Ji's wife. We call her Amma Ji. My perception of her, and it may be limited, is that she is His disciple as well as His equal. It is only because of her tremendous generosity and her un-selfish sharing of 'her husband,' that we have what we have. I often forget that **Baba Ji** is first a husband. She is the silent gatekeeper and the quiet CEO who runs and manages Baba Ji's Empire, and she doesn't say a word. She will never take credit or claim anything. Amma Ji, from the depths of my heart, I thank you. In your absence, **Baba Ji** praises your greatness to no end. He has said that despite all the difficulties and hardships you have endured in your marriage, across all these decades, you never ever complained. You always gratefully accepted whatever He was able to offer. He said that whatever He placed in your hands was multiplied because of the Barkat that lay in those hands. In my entire life, I have not heard a man praise his wife so. Mashallah Mashallah.

I have now reached the most difficult part of this entire writing. Baba Ji, how do I accurately and sufficiently express WHO You are to me? How do I say that I love You? How do I thank You for the miracles that have happened in and outside of me? How do I tell You gratefully, I do not recognize this 'me?' How do I describe You? How do I praise You? How do I expound Your greatness? When I wasn't looking, You slipped into my Khayaal. From there, You have been shifting and fixing and clearing everything that has separated me from You and from God.

You have burned through the thick black haze of fear and darkness, reminding and promising me that it will be gone soon. When in despair, You remind me that life is to enjoy; to laugh and play, not, to cry away. It is when I am at my worst sobbing that You laugh, gently reminding me how frivolous and temporary everything is. That the Only reality is You and The Beloved. At my worst, there has never been anger or judgment from you; only understanding and compassion.

You have never asked for anything and I have taken everything. What kind of hisaab

دور ندانی چوں بدانی کایں بدست
اور اگر نہیں جانتا ہے تو کیسے جانے گا کہ یہ بُرا ہے

گر ابھی دانی رو نیکی پرست
اگر تو نیکی راستہ جانتا ہے تو عبادت کر

knew how 'good' and right I was in my own head. But He also could see the potential in me that is, inherent in all beings. It was that potential that He was determined to develop in spite of me.

I really believe that it has been the depth of my imperfection and self-righteousness that has commanded the years of suffering that have followed. It has been my stubborn refusal to submit that has caused me this indescribable pain. The illness of my Being, by choice is and has been ingratitude. It is the lens that won't allow me to see any good or any abundance in anything. It is the heavy brick veil that I bring to all my relationships and to all my experiences. Turmoil, loneliness and confusion had to be my companions because that's all that ignorance, selfishness and darkness can offer. There was no other way. In order to be with Baba Ji, I had to be turned inside out. Truth be told, suffering is the human condition and there is no cure for life however why would someone choose more suffering? One wouldn't. For me the illusion was that submission meant defeat and loss. Being grateful felt disingenuous because I was really waiting for more and better and then... I was going to be grateful. In order for it all to be acceptable... it had to be on my terms and on my clock. Most of all being khush was not going to happen until requirements A-Z were met every day by everyone. Me me me main main main mera mera mera has been the manufacturer of everything unwanted.

The more settled in and accepting I become of the truth that ... I really don't know anything, the more uncomfortable my ego becomes thereby allowing me ... to sink into the Knowingness. All there is for me to do is to ATTEMPT to submit, forgive, ask for forgiveness, love, show kindness, accept, be grateful and follow Baba Ji's command to Be Khush. There is only one thing for me to do: To keep walking towards my Murshid and My God.

Just my intention and desire for alignment with *Baba Ji* has given me a taste of so many gifts, freedom, connection, and companionship for this world and beyond, peace, acceptance, happiness, truth, love, well-being and real eyes to see reality as IT actually exists not what my 'version' of reality is. "Khush Raho" is not a prayer, but a Divine Order from Baba Ji, that under all circumstances must be obeyed. Shukar and Sabar are not words He uses casually. These are His commands.

Through Baba Ji, I have learned that the nature of relationship is incompleteness. However, the Divine relationship between the Disciple and Master is not only complete but is the only true relationship that exists, in this World and beyond. His presence has completed what was missing in all my relationships. All things unresolved, unmet needs, loneliness, emotional hunger, unanswered questions get a soothing salve from every conversation. Fear and doubt recede while I am engaged

وہ ندانی چوں بدانی کا یہ بدست
اور اگر نہیں جانتا ہے تو کیسے جانے گا کہ یہ بُرا ہے

گر ہی دانی رو نیکی کو پرست
اگر تُو نیک استہ جانتا ہے تو عبادت کر

would wane and dissipate some. Upon hearing His voice, a wave of embarrassment and shame would come over me. All of a sudden, discussing my problems would seem inappropriate. Instead of presenting my list of complaints I would begin requesting him wisdom, the ability to do and be good, and to be a little less flawed. In exchange, He showered Duas upon me that I felt so unworthy of receiving that I could only respond with tears.

My small *self* and I could not escape the floodlight of Baba Ji. Every corner of darkness had to be brushed with the Light. Every flaw had to be magnified in order to be polished. Everything not good, not clean, not love, not forgiveness, not righteous, not peace, not TRUTH had to begin to be destroyed if I wanted to live a life consistent with being a Muridnee of my Beloved Baba Ji. Unbeknownst to me..... that was what my soul ultimately longed to become. I feel that perhaps, the soul has an agenda that can only be seen, deciphered and finally completed by a Man of greatness. It is only possible through a sort of anesthesia-induced state of unconsciousness that a person becomes ready for an operation from a Surgeon of the Soul. Rarely does one find a volunteer for such surgery.

Full disclosure, while all this inner and outer upheaval was going on, I began to question my Self, my resolve, my conviction and my commitment. Everything that I had ever known to be 'true' had been replaced by an indelible question mark. What if I could just undo everything? What if I could just go back to my life pre-Baba Ji? I did NOT want to ever un-do having Him in my life. I wanted Him but I didn't want myself or my life to change. I could adjust to the darkness again..... after all, I lived in it my whole life it wasn't so bad was it? Most of the World lives like that and they're okay.

There was no going back. I could not stop the peeling away of concepts, truths and attachments. Layer by layer, I was disappearing. The me that I spent my whole life creating and parading had been reduced to a film of dust that remains after a floor has been swept, the residue that even the broom doesn't want and refuses to pick up. The most painful extraction has been the 'gone-ness' of people. Had I known that was going to happen, I would have gladly wrapped myself in the arms of darkness and ignorance. No one had warned me. This path did not come with a list of possible side effects. How could **Baba Ji** do this to me? I thought He loved me. He was supposed to prevent this and protect me. Why else would I have embarked on a Spiritual Journey?

He knew EVERYTHING. He knew who I was at my core, flawed and imperfect. He knew how pretentious and fraudulent I was. He knew how attached I was to everything. He knew how ungrateful and blind and unwilling to change I was. He

نکتہ از نا اہل گر پوشی بہ است
اگر نکتہ کو نا اہل سے چھپے تو بہتر ہے

مستع چوں نیست خاموشی بہ است
جب کوئی نکتہ والا نہیں ہے تو چپ ہو جا

BOHAT DINON KA SOYA MANWA

It is an honor and a privilege to have another opportunity to give words to my thoughts and feelings for Baba Ji. A few years and a few editions have passed. My intention is to leave words in this world that will exist way beyond my existence; words that serve as a letter of love to my **Baba Ji** as well as, an accurate portrayal of Ameer Sahib. If there is confusion and inconsistency caused by my previous writing and my current writing, I apologize, for I am still in pursuit of clarity. What I wrote about Him then was true and what I write about Him now..... is true. He is the only and ever constant Variable. I will struggle to capture with words the un-capture-able. I will attempt to humanize and personify He who is beyond both. With the limitations of dimension and language I will do my best to introduce a current snapshot of an unfolding Shadow.

Because of Baba Ji's generosity, I have been able to cultivate a relationship with Him over these last few years. Every interaction with Him, every conversation has altered and adjusted me and continues to do so. However, I am very clear as to the work that still lies ahead of me.

When I met Baba Ji, I was 'good,' my life was 'good,' everything was 'good.' My expectation was that life would become simple and easy. Meaning, that difficulties and challenges would no longer apply to me. With arrogance and superiority, I moved through my life; that lasted a very short time. Before I could see it coming, my life was deluged by 'thoofans,' coming from every direction. My entire world and I began unraveling and then fragmenting. As I scrambled to gather the broken pieces, I was overcome by a darkness that I could not escape. How was I going to gather the pieces if I couldn't even see them?

This wasn't supposed to happen. This was not consistent with what is 'supposed' to happen after you have met a man of greatness. Angrily I demanded answers but to no avail. **Baba Ji** had returned to Pakistan and I didn't have Allah's number.

My entire life and I were a construct of my darkness and my ego, and it really worked for me because I lived in a world of ego. Baba Ji's presence flooded my small dark existence with the intensity of the Sun. I wasn't looking for that. I was absolutely convinced that I was already living in the light. I fought, I resisted, I cried, I pouted, I blamed and I called **Baba Ji** every day. My daily self-pity, my breakdown and my phone call to baba ji suffered a 9-10 hour time delay, which only caused me more anger and frustration. But by the time I spoke to Him, the intensity of my drama

رو چو برمان محقق نور شو
اور بران الدین محقق بر لاطیف کیرج نور بن جا

پنختہ گردد از تغیر دور شو
اُس کی یاد میں پنختہ ہو جا تا کہ تو پھر کجا نہ بنے

In my relationship with God, I always felt that there was something missing. There was a distance that I could not overcome; there was a chasm that I couldn't cross. **Baba Ji** is the missing piece. He is the bridge between me and my Creator. He has been the bridge between me and my husband. **Baba Ji** has been the bridge between me and my children. **Baba Ji** is the ultimate bridge between where I am and where I want to be. His words are so simple and become true. His response to every problem or complaint is, "Allah behtar karega," and that is exactly what happens. **Baba Ji** is not interested in the drama or the details of the mess, he is focused on the solution and that is what he delivers.

A week after I met Baba Ji, I became a disciple. A few months ago, he and his wife left to go back to Pakistan. I was devastated and not one day goes by that I don't miss him terribly. Even though he is half a world away, ironically, I have never felt closer to him. The most amazing thing that happened is that while **Baba Ji** was here, I was able to introduce my parents, and my sister and brothers to him. My father is a Sardar. When my father met Baba Ji, it was a magical encounter between these two men who both mean so much to me. Through his interaction with Baba Ji, my father has great love and respect for him. Baba Ji's love is divine and transcendent.

I must acknowledge Baba Ji's wife, who we call Amma Ji. She is an amazing companion to Baba Ji. She facilitates **Baba Ji** to be able to do what he does as a **Guru**. She supports all his followers and has always been extremely helpful to all of us. I am grateful to Amma Ji. To my Baba Ji, I want to say that you are the most powerful and gentle giant that I have ever met. I can never thank you enough for coming into our lives. My praise of you is insufficient and this is just a small token of what you mean to me.

Harvey Fazle

(New Jersey, U.S.A)

January 2009

بیج میوہ چنستہ باکورہ نہ شد
کوئی پختہ میوہ پھر کچا نہیں ہو سکتا

بیج انگورے دگر غورہ نہ شد
پکا ہوا انگور پھر کچا انگور نہیں بن سکتا

MY GURU

As I begin to write, I am humbled by the enormity of what stands before me. How do I capture the intensity of the Sun or the depth of the ocean with mere words? How do I describe someone who is beyond any description? How do I express who this man is to me?

My husband had been on a quest to find his *Guru*. He didn't know who he was or where he lived. I encouraged his journey and supported his search. I was clear that this was going to be "his" *Guru* because I didn't need one. I was quite satisfied with my own personal journey into Spirituality. I was born and raised as a Sikh and was very proud of all that I had received from my religion. As an adult, I studied many different faiths and found great value and inspiration in them. Twenty years ago, I met a Pakistani Muslim man with whom I fell in love, we married and I converted to Islam. I have had the privilege of visiting Mecca which has been a life altering experience. Feb. 23, 2007, my husband found his Teacher and he happened to live less than an hour from our home. It was a cold day in March and Alam Sahib was coming to our house with his family to meet me and our children. I prepared dinner as I would for any guest. Alam Sahib entered our home and lovingly greeted all of us. The moment I set eyes on him, I was changed. I kept saying to myself, what is happening to me? I couldn't stop looking at him and I was overwhelmed with emotion. I had to do everything I could, to keep myself from crying. He had been there hardly ten minutes. But I knew in those few moments in his presence, that I would have to have him in my life and it would be in the capacity of my *Guru* or my Baba Ji.

Baba Ji is the compassionate and loving embodiment, of religion and mysticism. He is a healer of pain, a dispeller of darkness and a dissolver of sorrow. He has the wisdom of a thousand books, intellect beyond any intellectual, and the compassion of a thousand mothers. His loving gaze is without judgment. Baba Ji's love is complete. It is without any expectation or condition. It is unlike any love that I have ever experienced. At times, it has been very difficult for me to be with him. In his purity, I see my own impurities and flaws magnified. At those times, I feel unworthy of his presence because I know who I am and why would he want to talk to me or be with me? So like the Prodigal Son, I go away for a few days, but I always return more committed.

بیج میوہ پختہ باکورہ نہ شد
کوئی پختہ میوہ پھر کچا نہیں ہو سکتا

بیج انگورے دگر غورہ نہ شد
پکا ہوا انگور پھر کچا انگور نہیں بن سکتا

every effort to remain conscious of every moment and every soul that is sent my way.

"This being human is a guest house. Every morning is a new arrival. A joy, a depression, a meanness, some momentary awareness comes as an unexpected visitor... Welcome and entertain them all. Treat each guest honorably. The dark thought, the shame, the malice, meet them at the door laughing, and invite them in. Be grateful for whoever comes, because each has been sent as a guide from beyond." — Maulana Jalal ud Din Rumi

The answer to the question, "Who is Baba Ji" is almost impossible to answer. It is simply because his characteristics are beyond the grasp of words in any language. **Baba Ji** is someone whom one feels at his very core. Just when **Baba Ji** anchors in the harbour of my thoughts, he pierces through my skin and takes a seat, in what feels like the heart of my soul, imparting velvet like warmth. A musky fragrance fills my breath, a crystal like clarity removes my clouded vision, uncontrollable tears and a perpetual smile simultaneously toy with my emotions and it appears like my heart beats in a thick mixture of sweet honey and a heavenly wine.

*Not all sugarcane has sugar, not all abysses a peak;
Not all eyes possess vision, not every sea is full of pearls.
O nightingale, with your voice of dark honey! Go on lamenting!
Only your drunken ecstasy can pierce the rock's hard heart!
Surrender yourself, and if you cannot be welcomed by the Friend,
Know that you are rebelling inwardly like a thread
That doesn't want to go through the needle's eye! - Maulana Jalal ud Din Rumi*

Umair Fazle

(New Jersey, U.S.A)

May, 2013

یہ سچ آئینہ دگر آہن نہ شد | یہ سچ نان گندمی خرمن نہ شد
کوئی آئینہ پھر لوہا نہیں بن سکتا | اور کوئی گیہوں کی روٹی کھلیاں نہیں بن سکتی

"Dance, when you're broken open. Dance, if you've torn the bandage off. Dance in the middle of the fighting. Dance in your blood. Dance when you're perfectly free." - Maulana Jalal ud Din Rumi

How is it possible that a man steps into my life and reincarnate me? How on earth can I experience a tsunami after tsunami within me, leaving me more cleansed and humble than ever before? How can all this have any explanation? Question after question stormed in my mind. I did not attend to a single one. Why would I even care?

Jid-da piyagharajaave o teshakker wand-da phirdaai

Baba ji is an ever-flowing and a limitless river of love. I float in his endless river, partially immersed, but always having the deep desire to completely drown in it one day. He offers an undying life-line for the heart and the soul. One look at him, unlocks the oceans of tears that have been desperately waiting to be released, for God knows how long. Such is my Baba Ji's effect on the human soul which becomes alive by recognizing the emissary of its Creator. It celebrates the arrival of his saviour and a ceaseless whirling becomes its expression of delight. Baba Ji's words have a soothing effect on our wounds. His prayers have the ability to vapourize all our worldly concerns. His smile feels like a heavenly breeze. His laughter is sheer music to the ears. His tears are like pearls falling from God's own necklace.

My HEART, so precious,

I won't trade for a hundred thousand souls.

Your one smile takes it for free. - Maulana Jalal ud Din Rumi

Baba Ji has shared with me some profound secrets. One of which is that every experience and every person comes in our life to give us an opportunity to learn and evolve, leaving behind the old you. Our reactions and responses to various circumstances as well as our interaction with human beings, mould us into who we are. Every situation and every person should be welcomed as we know not what hidden gifts they bring with them. There is so much truth in this lesson and I make

دیں روڈ از دست و درو سر دہد
دین ہاتھ بخل جاتا ہے اور درو سر دے جاتا ہے

ز انکے بے عزتی شقاوت بر دہد
اس لئے کہ بے احتیاطی بد بختی لاتی ہے

of its origin and fly back to its makeshift vessel. Soon after I met him for the first time, it was through the utmost beneficence of **Baba Ji** that I realized my first such expedition.

Baba Ji is the rose that blossoms in the thoughts of several fortunate disciples like myself. The paradisiacal and entrancing flower is constantly watered by their tears when they are helplessly captivated in his remembrance. In return, he exhales a fragrance of **il Allah** that reaches out to each one of his devotees, keeping their souls further connected and mesmerized. Blessed are those who are privileged to be in **Baba Ji**'s physical presence. The ones who are deprived of such fortuity, rendezvous with him one-on-one, in an entirely different world. Such divine moments come only through **Baba Ji** to enlighten us and remain to be the most treasured gems of our lives.

*With thee, my love, hell itself were heaven.
With thee a prison would be a rose-garden.
With thee hell would be a mansion of delight,
Without thee lilies and roses would be as flames of fire!*
— **Maulana Jalal ud Din Rumi**

It is true that the ego needs to gradually shrink down to as close to the point of decimation, as possible. It is the single most important pre-requisite that holds the key to the gates of the spiritual path. However, **Baba Ji** disclosed to me how self-loathing can also become a hostile and resisting barrier on the road to freedom. It almost appeared that he dug out the self-acceptance from the hardened clay of negativity that had been baking in the blazing fire of my never-ending human imperfections and inadequacies. As and when I was able to accept and befriend the new me, I began to realize the true value of my blessings. It seemed as if **Baba Ji** had spread a soft and silky *chaadar* on my flaws, allowing them to take a much needed nap and awakening the uncontaminated part of my inner-self which still housed traces of Purity - a Purity, that I needed to acknowledge, realize and be grateful for. It then rained. It poured. I danced in ecstasy till I fell to my knees, humbled and lifeless. Like a spring swoops the barrenness of a desert, a unique freshness enveloped me, inside out.

عزم را مگزار و محکم کن تو این
اس لئے احتیاط کو مضبوطی سے پکڑے رکھ

ہست بے عزمی پشیمانی یقین
بے احتیاطی سے انسان کو آخر کار شرمندگی ہوتی ہے

MOREY PERITUM

When another entity's majesty becomes more manifest over one's consciousness, than one's own actuality, the gradual fading away of the self starts taking place. We experience the first glimpse of selflessness and it is a fantastic, yet inexpressible experience. **Baba Ji** has become a permanent resident of the world of my thoughts. In fact he is the emperor of that kingdom. I used to think I am the one responsible for reeling him into my thoughts and keeping him there, for as long as I desired. But the reality is quite the opposite. It is the grace, magnanimity and the purity of **Baba Ji's** love that wraps its arms around my very being. His remembrance is like a flawless diamond embedded in my heart from which exudes a bright, rainbow-like radiance relentlessly illuminating every dark crevice that is hidden within me.

Throughout my life, I had experienced, what was foolishly thought to be "love." It came in various shapes of beautiful castles which were always meticulously designed and built with the formless sand of personal desires, ego and fantasy. Hence, the crumbling of these wishful and superficial palaces was a pre-destined certainty. *Ishq*, the selfless love, was a pearl that lay at the bed of a murky ocean inside me and my beloved **Baba Ji** not only provided me the tools, but also the hand-held spiritual guidance to deep dive into my own depths, enabling me to fetch this glistening jewel from the abyss. That was true love...pure love...Divine love....the ONLY love!

*"I have lived on the lip
of insanity, wanting to know reasons,
knocking on a door. It opens.
I've been knocking from the inside."* — Maulana Jalal ud Din Rumi

Ishq is the intoxication that from time to time flies one's soul on its wings and takes it into the realm of heaven, providing a foretaste of an addictive intoxicant. The aftertaste, as well as the after-effects, of this firewater leaves a permanent impression on the soul. It is in the blessed hands of the *Murshid* to increase or decrease the frequency of such pilgrimage and it allows the soul to kiss the stone

یکمیسے نافع و دلجوئی تست
کیونکہ اُس کی وجہ تُو اللہ کی طرف مائل ہے

درحقیقت ہر غلو و دردی تست
حقیقت میں تیرا ہر دشمن تیری دعا ہے

my namaz being complete without it. I am so grateful and humbled by his prayers for me. **Baba Ji** has an extraordinary ability to transform people, sometimes instantly and sometimes at a very gentle pace. In either case, the process is seamless and

one only comes to know of it when one has traveled quite far into ones new existence. As soon as one recognizes the freshness of ones new being, one immediately connects this new found change to **Baba Ji**.

The **Nazr-e-Karam** of **Baba Ji** compelled me to connect with my inner-self. By no means was this an easy relationship; it required a simple but terribly bitter ingredient -- TRUTH. To observe, own and accept my flaws was like walking barefoot on a never-ending path sprinkled with prickly thorns. Just when I thought that the worst was over, a new imperfection would pierce through me and leave me more wounded than before. **Baba Ji** taught me that this process of being honest to oneself was mandatory for the seeker of the Ultimate Truth... *only truth connects with Truth*. Not only did **Baba Ji** connect me to the Almighty but he initiated a friendship between us. Ever since **Baba Ji** took me under his wing, I have become more conscious of my direction in life. He constantly reminds me of the importance of human beings who continue to shape our existence along with the Fazl of **Baari Taala**.

Anwaar-ul-Uloom is a wonder that originates from **Baba Ji's** love-filled heart. While I was reading this book, it would awaken areas of my mind which appeared to be non-existent till that moment. But just like **Baba Ji's** love, the essence of this book penetrated my heart...and this essence was there to stay.

*Koi meray dil se poochhay teray teer-e-neem kash ko
Yeh khalish kahaan se hoti jo jigar ke paar hota.*

Words alone cannot find adequate expression to show my gratitude for my Allah or my **Baba Ji**. But maybe...just maybe, the emotions that pour out during my remembrance of the two of them, can convey the slightest hint of my love and thankfulness to both.

Umair Fazle
(New Jersey, U.S.A)
January 2009

بدبہ نسبت باشد ایں راہم بدای
برائی نسبت سے ہوتی ہے خوب سمجھ لے

پس بد مطلق نباشد در جہاں
دنیا میں مطلق کوئی چیز بُری نہیں ہے

presence of a guide, a *guru*, a God-sent man who would rescue me from the depths of my own oblivion. This craving became my mantra for the next two months or so. I prayed hard and as usual I looked for an easy way out. I asked Him to send me one, rather than myself venturing out and looking for my saviour.

Again, it was Aneeq Bhai who gave me a call from Arkansas one day, informing me that the author of the book that I have been reading for the last two and a half months has arrived in New Jersey. That is the place where I have been living now for 10 years. All my naïve and ignorant mind could think of was what I will ask him about *Anwaar-ul-Uloom*, how I would praise him on this exquisite work and also how I would try to impress him with my ability to comprehend the book's multifaceted spiritual philosophy? The relationship I foolishly constructed in my mind, between the two of us, was that of a fan and a celebrity writer.

Finally, *Friday the 23rd of February, 2007* came and brought me a brand new present that was far brighter than my past and that eliminated all worries about my future. A heavenly radiance dawned on me. It was the inexpressible glow of *Janaab Muhammad Alam Ameer Sahib* that instantly sparked a flame within me. Soon after, I vividly remember melting in his feet with a profound desire to remain there till eternity. With a mother's affection and a father's strength he lifted me up, looked in my eyes and gave company to my uncontrollable tears. His single hug simultaneously emanated the love of many-a-near and dear ones. Naturally by this time, my entire agenda had diminished to a meaningless nothingness which was not far from my own condition. I began to recognize the magnificence and grace of my God-sent man, the answer to my prayers, and the saviour of my soul. I truly felt I was in the care of someone who had a spiritual and tender association with the Almighty. His initial vibe had shackled and claimed ownership of my soul.

Baba Ji, as I started regarding him, instantly made a home in my thoughts and in my heart. There was nothing I had done to deserve this wonderful privilege. It was merely the benevolence of *Baba Ji's* penetrating gaze and the compassion of his warm heart that included an insignificant and unworthy man like me in his limitless circle of love. Within a few days of meeting him, I witnessed the impact of his spiritual supremacy. I had been praying for almost three decades, but never had I experienced a *namaz* of such spiritual significance and enormity. I started my *namaz* in my room in New Jersey but completed it in the House of God. From that day onwards, thankfully, a visible and valuable feature was added to my prayers. This was *Baba Ji's* gifts of all gifts to his ordinary disciple. I cannot mention what that generous bestowal was but what I can share with you is that I cannot imagine

خود دین آں بے گلو و آلت است
اسکو کھانے کیلئے گئے یا برتن کی ضرورت نہیں ہوتی

آں غذائے خاصگان دوست است
یہ غذا دربار الہی کے خاص لوگوں کی ہے

MY BABA Ji

I was not searching for it. I didn't even know what it was. Nevertheless, like the gradual, yet steady oozing of water in the driest of desert sands, an incredible voice echoed and made its way through my heart. It was an extraordinary voice; one that could not be heard but one that could be felt, similar to the breathing of a newborn who lies on his bosom that is on top of yours.

The fear of the unknown took the better of me despite the constant reassurance of Goodness the voice whispered. Being only human, I looked for answers from my mind, questioning logic and rationale and hoping to solve or shelve this mystery. Before I knew it, this sweet pain started becoming a source of comfort, belongingness and above all a restless ecstasy that remained with me at all times.

I reached out to my life-long mentor, *Dr. Aneeq Ahmad*, whose household, *Dastan Serai* had very generously and lovingly gifted me priceless gems of spirituality. I had never really valued these pearls of wisdom on a conscious level, at the time. As soon as I shared my plight with Aneeq Bhai, he immediately recognized my *incompleteness*...more importantly, my desire to reach some sort of *fruition*. He recommended I read a book called *Anwaar-ul-Uloom*. His wish has always been my command, but being aware of my separation with the Urdu language for well over a quarter of a century, I realized this would be a rather uphill task. They say where there's a will, there's a way whereas I say, when it is the *Almighty's Will* then even the most hindering of impediments become the most flowing and fastest of ways. I requested my mother, living in Lahore to send me the book that Aneeq Bhai had suggested would centre my wavering and lost soul...the soul that had been waiting for 40 long years to be dug out of the dark grave of sin, ego and ingratitude.

Anwaar-ul-Uloom soon got delivered to me. The challenge of reading Urdu still remained a challenge, but not for long. As my flow got better and better, I found the language of this magical book leaving more of an impression on my heart than on my mind. The messages, the stories and the poetry began to, word by word pave a path for me to acknowledge. I could somewhat see this transformation as it was unfolding, but I could unmistakably feel it at the very core of my being. It was like my heart was wet clay tossed on a spinner's wheel and moulded by warm, comforting and remarkably familiar hands. The more I read, the more I craved the

قوتِ حیوانی مراؤ را ناسزا است
حیوانی غذا میں اس کچے کی طرح بھی نہیں

قوتِ اصلی بشر تو رحمتِ خداست
اصلی انسان کی غذا تو نورِ خدا ہے

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کا اپنے روحانی مرشد مولانا رومؒ کو خراج تحسین

پیر رومیؒ خاک را اکیر کرد از غبارم حبْلوه ہا تعمیر کرد
پیر رومیؒ نے خاک کو اکیر بنا دیا میرے خس و خاشاک سے کئی جلوے ظاہر کر دیئے۔

بیا کہ من ز خم پیر رومؒ آوردم مے سخن کہ جواں تر زیادہ عجبی است
اؤ! کیونکہ میں پیر رومؒ کے ساغر سے کچھ لایا ہوں، ایسے اقوال کی شراب کہ جو انگور کی شراب سے بھی زیادہ
تمیز اور جوان ہیں۔

پیر رومیؒ را رنسیق راہ ساز تا خدا بخشد ترا سوز و گداز
پیر رومیؒ کو اپنے راستے کا ہمسفر بناتا کہ اللہ تعالیٰ تم کو سوز و گداز عطا فرمائے۔

ز آتش مردان حق می سوزمت نکتہ از پیر رومؒ آموزمت
مردان حق کی آگ میں جل گیا ہوں۔ پیر رومؒ سے ایک نکتہ (راز) میں نے سیکھ لیا ہے۔

وقت است کہ بکشایم میخانہ رومیؒ باز پیران حسم دیدم در صحن کلیاست
اب موقع ہے کہ میں رومیؒ کے مئے خانہ کا دروازہ کھول دوں (یعنی تعلیماتِ رومیؒ کو عام کر دوں) یہیں نے کلیا
کے صحن میں مردانِ حسم کو دم بخود دیکھا ہے۔

ہیچو بہزہ توں بودے دوستاں
اُسے تو کوڑے پراگے ہو بہزہ کی طرح مجھ و ناتھی ہے

لفظ کا یہ بے دل و حباں برزباں
وہ لفظ جو بغیر دل و جان کے زبان پر آجائے

پیرِ رومیؒ مرشدِ روشن ضمیر کاروانِ عشق و مستی را امیر
پیرِ رومیؒ روشن ضمیر مُرشد ہیں، وہ عشق و مستی کے کاروان کے امیر ہیں۔

مَنْزِلش برتر ز ماه و آفتابِ خیمہ را از کھشاں ساز و طنب
اُن کی منزل ماہ و آفتاب سے بڑھ کر ہے۔ اُن کے خیمہ (جائے ہدایت) کی طنائیں (ریاں) کھکشاں سے لائی گئی ہیں

نورِ شَدَن درمیاں سینہ اش جامِ جَم شرمندہ آئینہ اش
اُن (مولاناؒ) کے سینہ میں قرآن، پاک نور ہے۔ اُن کے دل کے آئینہ کے سامنے جامِ جم بھی بیچ ہے۔

صُحبتِ پیرِ رومیؒ ہے مجھ پہ ہوا یہ از فاش لاکھ حکیم سبز جیب ایک کلیم سر بکف

نے مہرہ باقی نے مہرہ بازی جیستا ہے رومیؒ ہا رہے رازی

گُستہ تار ہے تیری غودی کا ساز آہک کہ تو ہے نعمتِ رومیؒ کے بے نیاز آب تک

مقامِ ذکر، کمالاتِ رومیؒ و عطار مقامِ منکر، مقالاتِ بوعلی سینا

خود دن و بورا نہ شاید اے پیر
اے بیابانِ تیرے کسی کام کا نہیں کیونکہ حسابِ انہیں

ہم ز دورش بنگر و اندر گذر
اے واعظ کو دور سے دیکھ لے اور گزر جا

سیرت فخر العارفین

جہانگیری سلسلہ تصوف کا دستور العمل جو تمام سلاسل پر محیط ہے

حالات طیبات، ارشادات، تعلیمات اور کرامات

* شمس المملۃ والدین، شیخ العارفین، سیدنا مولانا و ملجانا حضرت سید شاہ مخلص الرحمن جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ

* بدر المملۃ والدین، شیخ العارفین، سیدنا مولانا و ملجانا حضرت سید شاہ محمد عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

موقفہ: حق آگاہ حضرت مولانا حکیم سید سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: المعارف۔ گنج بخش روڈ، لاہور

لَا صَلَوةَ تَمَّ إِلَّا بِالْحَضُورِ
کہ کوئی نماز بغیر حضورِ قلب کے مکمل نہیں ہوتی

بشنواز اخبارِ آلِ صدرِ الصدور
صدور کے صدر من اللہ علیہ السلام کی حدیثیں

0300-4435283

ریاض بک ہاؤس
آؤٹ فال روڈ
لاہور

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کا اپنے روحانی مرشد مولانا رومؒ کو خراج تحسین

خیالِش بامہ و انجم نشیند نکھاشِ آں سوتے پرویں بہ بیند
دل بیتابِ خود را پیشِ او نہ دم اور عشہ از سیلاب چنید

اُس کا خیال و فکر چاند اور ستاروں کا ہم نشین ہے، اُس کی نگاہ (بلند ترین) پرویں تارہ سے بھی آگے کی جانب دیکھتی ہے۔ اپنا دل بیتاب اُس کے سامنے پیش کر، رومیؒ کا دم پارے سے بے تابی کو چن لیتا ہے۔

رُومؒی گمراہِ اسرارِ فقیری کہ آں فقر است محمود امیری
حذر زان فقر و درویشی کہ از دے رسیدی بر مقامِ سر بریری

رُومؒیؒ سے فقیری کے راز و نیاز (اسرار) سیکھ، اُس کے فقر پر امیری رشک کرتی ہے۔ ایسے فقر و درویشی سے پرہیز کر جس کی وجہ سے غیرت و حیثیت کا سر جھکانا پڑے۔

خودی تا گشت ہجو حُر دانی بہ فقر آموخت آدابِ گدائی
ز چشمِ مستِ رُومؒی دامِ کرم سرورے از مستِ کبریا بی

خود شناسی جب رُوحانیت سے جُدا ہو جائے تو فقر سے اللہ کی بارگاہ میں گدائی کا طریقہ سیکھ۔ میں نے رُومؒیؒ کی مَست نگاہوں سے یہ (اُدھار لیا) حاصل کیا کہ کبریا بی کے مقام سے سرور حاصل ہوتا ہے۔

حکیم الامت علامہ محمد اقبال کا اپنے روحانی مُرشد مولانا روم کو خراج تحسین

مے روشن زناکِ منِ فرورِ بخت
نصیب از آتشِ دایم کہ اول
خوشامدے کہ در دایمِ آویخت
سنائی از دلِ رومیِ برا نیگخت

میری انگور کی بیل سے (خیالات سے) روحانی اور نورانی شراب ٹپک پڑی۔ وہ انسان خوش نصیب ہے جو مجھ سے وابستہ ہو گیا۔ مجھے اُس آگ (عشق الہی) سے حصہ ملا جو کہ حکیم سنائی نے پہلے پہل رومی کے دل میں روشن کی تھی۔

را یاد است از داناے افروغ
لیکن باتو گویم ایں دو حرف
بسالے کہ از بود و عدم گفت
کہ با من پیرِ مرفے از عجم گفت

مجھے ایک فرنگی دانشور کے ہستی اور نیستی کے متعلق بتاتے ہوئے بہت سے راز یاد ہیں۔ لیکن میں تجھے وہ چند باتیں بتاتا ہوں جو ایک عجمی بزرگ (مولانا روم) نے مجھ سے کی تھیں۔

چو رومی در حرمِ دایمِ اذانِ من
بہ دورِ فتنہ عصرِ کہن او
از آسمانِ ختمِ اسرارِ جاںِ من
بہ دورِ فتنہ عصرِ زلِ من

میں نے جب رومی کی طرح حرم میں اذان دی تو اُس سے میں نے روحانیت کے اسرار و رموز سیکھے۔ جس نے پرانے زمانے کے فتنوں کے دور سے آج کے زمانہ کے فتنوں سے آشنا کیا۔

بازا آنا ہر آن پستی باز آ

تو واپس آ، تو واپس آ، تو جو کچھ بھی ہے، واپس آ

گر کافرو گبر و بت پستی باز آ

اگر تو کافر ہے، اگر تو آتش پرست ہے اور اگر توبت پرست ہے تو بھی تو واپس آجا

اے درگہ مادر گہ نومیدی نیست

جہاں یہ درگاہ نا اُمیدی کی درگاہ نہیں ہے

صد بار اگر توبہ شہستی باز آ

اگر تو نے سو بار بھی توبہ توڑی ہے تو پھر بھی تو واپس آجا

(حضرت ابو سعید الوخیری رحمۃ اللہ علیہ)

تحفہ سبیلی کمیشنز

عظیم منزل، فیڈرل سٹریٹ، ابدالی چوک، اسلام پورہ، لاہور

0300-4101533, 042-37153092

E-mail: azharsubhani71@gmail.com

اقبال روڈ راولپنڈی

فون نمبر 5558320

احمد بک کارپوریشن

ڈسٹری بیوٹر